بدنام زمانہ ملعون وسیم رضوی کی کتاب "محمد" میں ۸۷؍ الزامات اور اعتراضات کا
مدلل اور دندان شکن جواب

عظیمِ محمد ﷺ

تصنیف: مولانا محمد ابراہیم آسی (جامعہ قادریہ اشرفیہ، ممبئی)

ناشر: تحفظ ناموس رسالت بورڈ ممبئی

بدنام زمانہ ملعون وسیم رضوی کی کتاب "محمد"
میں ۸۷/ الزامات اور اعتراضات کا
مدلل اور دندان شکن جواب

عظیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف:

مولانا محمد ابراہیم آسی
(جامعہ قادریہ اشرفیہ، ممبئی)

حسب فرمائش:

پیر طریقت، حضرت علامہ مولانا
سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی
(صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء)

قائد اہل سنت، محافظ ناموس رسالت
الحاج محمد سعید نوری صاحب
(بانی رضا اکیڈمی)

ناشر: تحفظ ناموس رسالت بورڈ، ممبئی
52/ڈونٹاڈ اسٹریٹ، پہلا منزلہ، کھڑک، ممبئی - 400009
فون نمبر: 022 2345 4585
Email-mumbai.razaacademy@gmail.com / Website: www.razaacademy.com

نام کتاب: **عظیم محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
موضوع: ردّ (ملعون وسیم رضوی کی کتاب ''محمد'' کا جواب)
تصنیف: مولانا محمد ابراہیم آسیؔ

نظر ثانی: مفتی عبدالمجید خان صاحب مصباحی، مفتی محمد شاہ نواز مصباحی
پروف ریڈنگ: پروفیسر مولانا محمود علی خان، قاری رئیس احمد واسطی،
مولانا عبدالرحیم اشرفی، پروفیسر رضوی سلیم شہزاد

حوالہ تلاشی: قاری رئیس احمد واسطی، مولوی محبوب رضا،
مولوی مجاہد رضا

معاونین: ریحان انور دھوراجی والا صاحب، جناب اسلم لاکھا صاحب،
ایڈوکیٹ سلطان صاحب، جناب شیخ عرفان صاحب
جناب عارف رضوی صاحب، جناب حسن رضوی صاحب،

دیگر مذاہب کی
کتب کی فراہمی: انور حسین، ریحان وارثی
کمپوزنگ: جناب فرید شیخ صاحب

سنہ اشاعت: مارچ 2022 تعداد اشاعت: ۱۱ر سو 1100
تعداد صفحات: 272 قیمت: 200 روپے

شائع کردہ: تحفظ ناموس رسالت بورڈ، ممبئی

ملنے کے پتے: رضا اکیڈمی، ممبئی اقراء بک ڈپو، ممبئی کتب خانہ امجدیہ، دہلی

فہرست مضامین

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	اسمائے کتب	مصنفین	مطبوعہ
۱	قرآن مقدس	-----	-----
۲	صحیح البخاری	امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، سرسید احمد روڈ، دریا گنج، دہلی
۳	صحیح مسلم	امام المحدثین ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری	ارشد برادرس، سوئیوالان، نئی دہلی
۴	سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان ابن اشعث	ارشد برادرس، سوئیلالان، نئی دہلی
۵	جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	ارشد برادرس، سوئیلالان، نئی دہلی
۶	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
۷	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	ادارہ اشاعت اسلام، دیوبند
۸	مشکوٰۃ المصابیح	محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور
۹	الدرالمنثور	امام جلال الدین سیوطی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
۱۰	التفسیر الکبیر	امام محمد رازی	دارالفکر، بیروت، لبنان
۱۱	تفسیر مدارک التنزیل	علامہ عبداللہ بن احمد نسفی	فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور
۱۲	تفسیر خازن	علامہ علی بن محمد ابراہیم بغدادی	فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور
۱۳	تفہیم القرآن	سید ابوالاعلیٰ مودودی	ادارہ ترجمان القران، لاہور

۱۴	طبرانی	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، لاہور
۱۵	تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی خطیب بغدادی	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
۱۶	تاریخ ابن عساکر	امام ابن عساکر دمشقی	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
۱۷	سیرت ابن اسحاق	محمد بن اسحاق بن یسار	مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور
۱۸	سیرت ابن ہشام (عربی)	ابو محمد عبدالملک بن ہشام	مکتبہ امدادیہ، سہارنپور
۱۹	سیرت ابن ہشام (مترجم)	ابو محمد عبدالملک بن ہشام	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، سرسید احمد روڈ، دریا گنج، دہلی
۲۰	طبقات ابن سعد (عربی)	علامہ محمد بن سعد	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
۲۱	طبقات ابن سعد (مترجم)	علامہ محمد بن سعد	حافظی بک ڈپو، دیوبند، یوپی
۲۲	الاصابہ فی تمییز الصحابہ	حافظ ابن حجر عسقلانی	مکتبہ رحمانیہ، جے ماڈل ٹاؤن، لاہور
۲۳	مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ادبی دنیا، مٹیا محل، دہلی
۲۴	رحمۃ للعٰلمین	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، سوئیوالان، دہلی
۲۵	فتاویٰ قاضی خان	حسن بن منصور قاضی خان	حافظ کتب خانہ، مسجد روڈ، کوئٹہ
۲۶	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین شامی	مکتبہ زکریا، دیوبند، یوپی
۲۷	احیاء العلوم	امام محمد بن محمد غزالی	فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، دہلی

۲۸	اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ	ڈاکٹر محمد احمد نعیمی	کتب خانہ امجدیہ، مٹیا محل، دہلی
۲۹	محمد اور قرآن	ڈاکٹر رفیق زکریا	انقلاب پبلی کیشنز، ممبئی
۳۰	شریمد والمیکی رامائن	والمیکی	گیتا پریس، گورکھپور
۳۱	منواسمرتی	مترجم: کرپارام شرما	ویدک دھرم پریس، دہلی
۳۲	منودھرم شاستر	منوجی	نگارشات پبلیشرز، مزنگ روڈ، لاہور
۳۳	ستیارتھ پرکاش	دیانند سرسوتی	آرین پرنٹنگ پبلی کیشن ٹریڈنگ کمپنی، لاہور
۳۴	دی ہنڈریڈ	مائیکل ہارٹ	کرول پبلیشنگ گروپ، یونائٹیڈ اسٹیٹس
۳۵	پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں	محمد یحییٰ خان	نگارشات پبلیشرز، مزنگ روڈ، لاہور
۳۶	نسائیات	ڈاکٹر سید محمد عباس رضوی	ترقی اردو بیورو، نئی دہلی
۳۷	گنیز ورلڈ ریکارڈ	------	www.guinnessworldrecords.com
۳۸	بی بی سی رپورٹ	-----	
۳۹	ویکی پیڈیا	-----	
۴۰	مضامین ڈاٹ کوم	-----	

ضروری اعلان

محترم قارئین! زیر نظر کتاب ''عظیم محمد'' ملعون وسیم رضوی کی کتاب ''محمد'' کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ دینی کتابوں کے علاوہ ویب سائٹس اور دیگر مذاہب کی کتابوں کو بھی ماخذ بنایا گیا ہے تاکہ مدلل، مفصل اور دندان شکن جواب دیا جاسکے۔ اس کتاب کی تحریر یا حوالے سے کسی بھی مذہب کی اہانت ہرگز مقصود نہیں۔ دیگر مذاہب کی کتابوں کی عبارتوں کو صرف بطور مثال پیش کیا گیا ہے اور یہ بتانا مقصد ہے کہ ہر ایک مذہب کے رواج و رسوم الگ الگ ہیں اور ہر ایک کو اپنے مذہب کے رواج و رسوم پر چلنے کا حق حاصل ہے۔ لہٰذا کسی بھی عبارت کو صرف بطور مثال ہی تصور کیا جائے۔ ہم کسی کے بھی مذہبی رسوم و رواج پر انگشت نمائی نہیں کرتے اور نہ ہی کسی کو کرنا چاہیے۔ کتابوں کے حوالے، تحریر، کمپوزنگ، تصحیح و پروف ریڈنگ اور اشاعت و طباعت میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ کوئی غلطی نہ رہنے پائے اس کے باوجود بتقاضائے بشری اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو اور قابل عفو ہو تو درگزر کردیں بصورت دیگر مجھے اطلاع کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کرلی جائے۔

طالب دعا

محمد ابراہیم آسیؔ

جامعہ قادریہ اشرفیہ، چھوٹا سونا پور ممبئی

Email: mdibrahimaasi@gmail.com

"انتساب"

اس عظیم ہستی کے نام

جو اللہ کے آخری رسول ہیں

جو رحمتہ اللعالمین ہیں

جو ہر قوم کے لئے مسیحا ہیں

جسے دنیا **محمد** ﷺ کے نام سے جانتی ہے۔

شکر خدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لئے جس نے لفظ کن سے پوری کائنات کی تخلیق فرمائی۔ اور اپنے پیارے حبیب اور آخری رسول حضرت محمد ﷺ کو پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا جو پوری انسانیت کے لئے ایک عظیم مسیحا ہیں۔ اور حمد ہے اس رب کریم کے لئے جس نے ابن آدم کے لئے قرآن مقدس کو نازل فرمایا تاکہ اس کی روشنی سے حق و باطل کی شناخت کر سکیں اور اس کو اپنے لئے مشعل راہ بنا سکیں۔ اور مختلف اقوام کے لئے کثیر تعداد میں رسولانِ عظام اور انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا تاکہ اپنے معبود حقیقی کو پہچان سکیں۔ انسان کی کامیابی و کامرانی صرف اپنے حقیقی رب کی اطاعت و فرماں برداری ہی میں ہے۔ وہ دونوں جہان میں کامیاب ہوئے جنہوں نے اللہ و رسول کی اطاعت و فرماں برداری کی، اور وہ خسارے میں ہوں گے جو احکام الٰہی اور فرمان نبی ﷺ سے منحرف ہوئے۔ عداوت رب عز و جل اور عداوت رسول ﷺ گمراہی کا باعث ہے۔

دعائیہ کلمات

پیر طریقت، رہبر شریعت، قائد قوم وملت،
خاندان اہل بیت کے چشم و چراغ، شہزادۂ حضور شہید راہ مدینہ،
حضرت علامہ مولانا الشاہ سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ وصدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم!

محبتِ رسول مدارِ ایمان ہے، غلامانِ مصطفیٰ کے لئے ناموس رسالت کا تحفظ فرضِ عین ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں ؎

اے عشق ترے صدقے، جلنے سے چھُٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی، وہ آگ لگائی ہے

یوں تو ۱۴ر سو سال سے بعض دشمنانِ اسلام اور گستاخان رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آپ کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہتے اور لکھتے رہے ہیں لیکن دور حاضر میں بدنام زمانہ ملعون وسیم رضوی نے جس طرح سے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابرکت ذات پر اور قرآن کریم و دینِ اسلام پر واہیات خرافات اور بکواس سے پر اعتراضات والزامات اپنی کتاب ''محمد'' میں لگایا ہے، ماضی قریب اور بعید میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

الحمدللہ! ثم الحمدللہ!! اس کا مکمل اور دندان شکن جواب اس کتاب

''عظیم محمد'' میں دیا گیا ہے۔ جس پر تمام ہی عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلبی مسرت محسوس کرتے ہیں کہ ''عظیم محمد'' نامی اس کتاب کے ذریعہ ملعون وسیم رضوی کے منہ پر زوردار طمانچہ رسید کیا گیا ہے۔

قائدقوم وملت، بانی رضا اکیڈمی، ناموس رسالت بورڈ کے سکریٹری جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب نے سنی مسجد بلال میں ایک نشست کے دوران آبدیدہ ہوکر فقیر سے کہا کہ ایسی زہریلی کتاب کا جواب دینا ہم غلامانِ مصطفےٰ پر فرض ہے۔ اس کے بعد ایک مکمل لائحہ عمل تیار کر کے جواب دینے کی جدوجہد شروع کی گئ۔ فقیر نے مولانا محمد ابراہیم آسیؔ (مہتمم جامعہ قادریہ اشرفیہ، ممبئ) سے جواب لکھنے کی فرمائش کی، آپ نے شب وروز محنت شاقہ سے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ عزوجل انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ناموس رسالت بورڈ کے سکریٹری الحاج محمد سعید نوری صاحب نے تحفظ ناموس رسالت بورڈ کے زیر اہتمام اس کتاب کی اشاعت فرمائی۔ اللہ رب العزت ان کی عمر دراز فرمائے اوران سے مزید دینی کام لے۔ ان تمام غلامانِ مصطفےٰ کے لئے جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے لئے جہدوجہد اورکوشش کی، فقیر دعاء گو ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے دارین کی سعادتوں سے انہیں مالا مال فرمائے۔

اٰمین بجاہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم۔

دعا گو

فقیر سید معین الدین اشرف الاشرفی الجیلانی

ناموس رسالت کے لئے سب کچھ قربان

قائد اہل سنت، محافظ ناموس رسالت، اسیرِ مفتیٔ اعظم،

الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ

(بانیٔ رضا اکیڈمی وسکریٹری تحفظ ناموس رسالت بورڈ ممبئی)

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں۔

جان ہے عشق مصطفےٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ، ناز دوا اُٹھائے کیوں

ایک عاشق رسول کے لئے تحفظ ناموس رسالت ہی سب کچھ ہے۔ وہ ہر طرح کا نقصان برداشت کرسکتا ہے لیکن اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناموس پر ذرہ برابر آنچ آئے اسے کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔ کچھ ماہ قبل دفتر رضا اکیڈمی ممبئی پر میرے نام سے بذریعہ کوریئر ایک کتاب آئی، جس کا نام ''محمد'' ہے، اس کتاب پر بطور مصنف ''وسیم رضوی'' لکھا ہوا ہے۔ مذکورہ کتاب کا سرِ ورق ہی اتنا گندہ اور توہین آمیز بنایا گیا ہے کہ کوئی بھی سچا مسلمان اسے دیکھ کر کبھی چین وسکون سے نہیں رہ سکتا۔ کتاب کی فہرستِ عناوین بھی اس قدر توہین آمیز اور گستاخانہ انداز لئے ہوئے ہے کہ ہر سچا عاشق رسول غیرت سے مر جانا پسند کرے گا لیکن ایسے توہین آمیز عنوانات کو پڑھنا اور دیکھنا پسند نہیں کرے گا۔ کتاب کو دیکھنے کے بعد میری جو کیفیت ہوئی اس کو زبان اور قلم سے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میری

آنکھوں نے ایسے نازیبا الفاظ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں نہ کبھی دیکھا اور نہ ہی کانوں نے سنا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ دین اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسی توہین آمیز باتیں اور گستاخانہ اظہار خیال شاید ہی کبھی کسی نے کیا ہو۔ کتاب کو دیکھنے کے بعد بے ساختہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میرا دعویٰ ہے کہ کسی بھی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ان عبارتوں کو دیکھنے کے بعد پرسکون نہیں رہ سکتیں۔ دل میں خیال آیا کہ اس کا جواب دینا فرض عین ہے تاکہ دنیا کے سامنے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگائے گئے الزامات اور بہتان تراشیاں کائی کی طرح چھنٹ جائیں۔ میں نے بِلا تاخیر پیر طریقت، رہبر شریعت، جانشین مخدوم سمنان، صاحبِ سجادہ، حضرت علامہ مولانا الشاہ سید معین الدین اشرفی الجیلانی (صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء و مرکزی صدر تحفظ ناموس رسالت بورڈ) سے ملاقات کر کے تبادلہ خیال کیا اور یہ طے پایا کہ فوری طور پر تحفظ ناموس رسالت بورڈ کے زیر اہتمام اس کتاب کا جواب منظر عام پر لایا جانا چاہیے تاکہ اپنوں کو اطمینان ہو سکے اور غیروں کے منہ پر طمانچہ لگ سکے۔ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے علماء کرام کے ساتھ میٹنگ کی گئی، لائحہ عمل تیار کیا گیا اور معین المشائخ کی سرپرستی میں اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ و عندیہ ظاہر کیا گیا۔

ملعون وسیم رضوی کی بکواس اور ہفوات پر جوابی کتاب کی تیاری شروع ہوئی۔ جامعہ قادریہ اشرفیہ کے منتظم اعلیٰ مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب کو یہ ذمہ داری سونپی گئی۔ بہت ہی مختصر وقت میں انہوں نے اس کتاب کی تکمیل کی اور ملعون وسیم رضوی

کی کتاب ''محمد'' کا مدلل اور دندان شکن جواب ''عظیم محمد'' کے نام سے تیار ہو گیا۔

الحمدللہ! کتاب ایسی جامع اور مدلل تیار ہوئی ہے کہ آئندہ قرآن، اسلام اور ذات مصطفیٰ ﷺ پر الزامات لگانے سے پہلے کوئی بھی بدبخت سو بار سوچنے پر مجبور ہوگا۔ ان شاء اللہ ہماری کوشش ہوگی کہ اس کتاب کو متعدد زبانوں میں شائع کرایا جائے تاکہ اپنوں اور غیروں کے ہر فرد تک اس جوابی کتاب کو پہنچایا جا سکے۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب نے مستند حوالوں اور تاریخی شواہد کی بنیاد پر اس کتاب کے ذریعہ جھوٹے مصنف ملعون وسیم رضوی کے تابوت میں ایسی کیل ٹھونکی ہے کہ ان شاء اللہ آئندہ کوئی بھی جری و بدبخت اس طرح کی نازیبا حرکت کرنے سے پہلے سوچنے پر مجبور ہوگا جبکہ اس جوابی کتاب کے ذریعہ اہل ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور کسی بھی طرح سے اس کی اشاعت میں تعاون کرنے والوں کو دونوں جہان کی بھلائی اور دنیا و آخرت کی سرخروئی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین الکریم ﷺ

طالب دعا

اسیر مفتی اعظم، محمد سعید نوری

رضا اکیڈمی ممبئی

مجلس مشاورت اور جواب کی تیاری

بدنام زمانہ ملعون وسیم رضوی نے ایک کتاب بنام ''محمد'' لکھی جس میں ناموس رسالت، عظمت قرآن، عظمت اسلام اور امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی ذوات بابرکات کی شان میں نازیبا کلمات اور جملے لکھے۔ کتاب جب رضا اکیڈمی کے دفتر پہنچی اور بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری صاحب نے دیکھا تو خون کے آنسو روتے ہوئے پیر طریقت، رہبر شریعت، قائد اہل سنت، حضرت علامہ مولانا الحاج سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی، صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کو اطلاع دیتے ہوئے اس جانب مستحکم قدم اُٹھانے کا مشورہ دیا۔ کتاب کے جواب کا لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے تحفظ ناموس رسالت بورڈ کے زیر اہتمام جامعہ قادریہ اشرفیہ سنی مسجد بلال ممبئ میں ایک مجلس مشاورت معین المشائخ کی سرپرستی اور الحاج سعید نوری صاحب کی صدارت میں رکھی گئی جس میں اہل علم اور دانشوروں نے شرکت کی، بالخصوص جناب ریحان دھوراجی والا صاحب، جناب اسلم لاکھا صاحب، ایڈوکیٹ سلطان صاحب، جناب عارف رضوی صاحب (کیلکو) جناب عرفان شیخ صاحب، مولانا انوار بغدادی صاحب، مولانا عباس رضوی صاحب (ترجمان رضا اکیڈمی)، مولانا خلیل الرحمن نوری صاحب، مولانا ظفر الدین رضوی صاحب، مولانا محمد عمر صاحب (ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ اشرفیہ)، مفتی شاہ نواز صاحب، مولانا حافظ و قاری مشتاق احمد تیغی صاحب، مولانا عبدالرحیم اشرفی صاحب اور دیگر علما شامل ہوئے اور یہ طے پایا کہ تحفظ ناموس رسالت بورڈ کے زیر اہتمام اس کام کو بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ علما

اور دانشوروں کی نگرانی میں یہ ذمہ داری مجھے سونپی گئی، کتاب ہندی میں تھی بہت مختصر وقت میں کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ علماء اور اہل فکر کی ٹیم جواب دینے کے لیے کمر بستہ ہوگئی سب سے پہلی توجہ کتاب ''محمد'' میں دیے گئے حوالوں کی طرف کی گئی۔ حوالوں کے لئے کتابوں کی فہرست تیار کی گئی اور کتاب کی فراہمی کے لیے جناب عرفان شیخ صاحب نے کافی تگ ودو کی، ہنداور بیرون ہند سے تمام کتابیں اکٹھا کی گئیں اس کے بعد اس میں دیے گئے حوالوں کو تلاش کر کے اکٹھا کیا گیا، پھر اس کے حوالوں کے ذریعے ہی گھیر کر اس کا محاسبہ کیا گیا۔

حوالہ جات میں جو خیانت کی گئی ہے اس کو بیان کرنا مشکل ہے۔ اتنی زیادہ خیانت کی گئی ہے کہ اس کو تحریف وترمیم کہنا بھی درست نہ ہوگا۔ یوں کہیے کہ حوالہ دیا گیا ہے اور مفہوم غائب! حوالے کی عبارتیں ایسی ہیں جیسے آٹے میں نمک۔

میں نے ۱۸/دسمبر ۲۰۲۱ء کو اس کام کا آغاز کیا سب سے پہلے ملعون وسیم رضوی کی کتاب ''محمد'' کا بغور مطالعہ کیا۔ ایک ایک سطر کو انہماک کے ساتھ پڑھ کر اعتراضات والزامات کا جائزہ لیا کتاب میں دیے گئے تمام حوالوں کو الگ کر کے ایک فہرست بنائی۔ جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا تھا ان میں سے حوالوں کو الگ کر کے دونوں حوالوں کا تقابلی مطالعہ کر کے اس کا تجزیہ کیا گیا۔ حوالوں میں جو خیانت کی گئی تھی اس کی نشان دہی کی گئی۔ اس میں ۱۵/دن لگ گئے اس کے بعد تصنیفی کام شروع ہوا۔ الحمدللہ ۲۸/جنوری ۲۰۲۲ء ۲۴/جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ کو ۳۶/ کتابوں سے ماخوذ ۲۳۰/حوالوں سے یہ کتاب ''عظیم محمد''، مکمل ہوگئی۔

احقاق حق اور ابطال باطل نمایاں ہوگیا ملعون وسیم رضوی کی من گھڑت اور

جھوٹی دیوار جو اس نے حق کے سامنے کھڑی کرنے کی کوشش کی تھی زمین بوس ہو گئی۔ اس کے چہرے سے مکھوٹا اتر گیا۔ کتاب ''عظیم محمد'' ﷺ کے مطالعہ کے بعد کوئی بھی انصاف پسند انسان اسے ننگا کر سکتا ہے۔ اور کوئی بھی اس کے اعتراضات اور الزامات کا آسانی سے جواب دے سکتا ہے۔ اسے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگے گی کہ وہ کتنا بڑا خائن، مکار، جھوٹا اور جاہل ہے۔

بالخصوص میں شکر گزار ہوں پیکر علم وفن استاذ الاساتذہ والعلماء خیر الاذکیا حضرت علامہ مولانا محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ (الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور) کا جنہوں نے کتاب ''عظیم محمد'' کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور تصحیح فرمائی۔ اللہ عزوجل ان کا سایہ علماء کرام پر تادیر قائم رکھے۔

اور دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کوششیں کیں، رب قدیر ہم سب کو ناموس رسالت اور عظمت اسلام پر مر مٹنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

طالب دعا

محمد ابراہیم آسی

جامعہ قادریہ اشرفیہ، ممبئی

Email:mdibrahimaasi@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلام تحسین

مصنف کتب کثیرہ، ماہر علوم وفنون

حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمجید خان مصباحی

خطیب وامام مدینہ مسجد، جوہو گلی، اندھیری، ممبئ

قارئین کرام وارباب علم ودانش!

روحی فداہ حضور پرنور سیدنا محمد عربی ﷺ کی امت اجابت میں چند ماہ سے بڑی بے چینی اور اضطراب پایا جارہا ہے۔ اکناف عالم میں جہاں سیدنا محمد عربی ﷺ کا ذکر جمیل منبر ومحراب، محفل میلاد اور کتاب وخطاب سے مسلسل بلند ہو رہا ہے، وہیں چند شر پسند عناصر توہین رسالت کے شرارے بھی برسائے جارہے ہیں۔

ان میں سب سے زیادہ شورش اور باغیانہ تیور بدنام زمانہ ملعون وسیم رضوی لکھنوی کا ہے اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''محمد'' رکھا اس میں اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کے منصوبوں پر دل کھول کر الزام تراشی کی، طرح طرح کے بہتان واتہام، دروغ بیانی اور دجل وفریب سے اپنی ناپاک اور گندی ذہنیت کے مطابق بھڑاس نکالی، قرآنی آیات وآحادیث سیرت وتواریخ، اور فقہائے امت کی کتب فقہ میں انتہائی بددیانتی اور خیانتیں کیں جسے ایک انصاف اور صلح پسند انسان پڑھنے کے بعد ملعون وسیم رضوی کی ہزارہا ملامت کرے گا۔

اس سلسلہ میں انفرادی واجتماعی، تحریکی وتنظیمی، قلمی واشاعتی، تدریسی وتحقیقی ادارے اپنے اپنے ایمانی وروحانی دکھ درد کے ساتھ میدان میں آئے۔ اور یہ ظاہر کیا کہ اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ پہلے اس کا علمی وتحقیقی جواب لکھا جانا چاہئے۔ تاکہ اسے سپریم کورٹ میں پیش کر کے یہ باور کرایا جائے کہ یہ کتاب ''محمد'' نہایت مفسد اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ پھر اس کے بعد مزید کارروائی کی جائے اس کا جواب لکھنے کے لیے ایسے شخص کی ضرورت محسوس کی گئی جو علوم دینیہ کے ساتھ عصری علوم وغیرہ سے بھی تعلق رکھتا ہو اور زمانے کے حالات کا بھی عارف ہو، تصنیف وتحقیق سے بھی خاصا شغف رکھتا ہو۔ عالم دین تو بہت ہیں اللہ تعالیٰ جس سے چاہے اپنے دین کی خدمت اور سیدنا محمد عربی ﷺ کے ناموس وعظمت کی حفاظت وصیانت کا کام لے لے۔ چنانچہ اس کام کے لئے حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم آسی (استاذ جامعہ قادریہ اشرفیہ) کا نام نیک فال ثابت ہوا۔ ان کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ یہ ''فطری ادیب ومحقق'' ہیں۔

ہر استاذ کے نہ جانے کتنے شاگرد ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر شیخ کے نہ جانے کتنے مرید ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ شاگرد اور مرید اپنی سعادت اور نیاز مندی سے اپنے استاذ اور شیخ کے نزدیک زیادہ عزیز اور محبوب ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی میرے عزیز شاگرد حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم آسی زید مجدہ کا حال ہے۔ میں اپنے تلامذہ میں ان پر فخر کرتا ہوں۔ چاندی کے عوض اہم شخصیات کے وزن کی مثالیں تو بہت ملتی ہیں۔ مگر میرے پاس اگر ہیرے جواہر ہوتے تو میں انہیں اس سے تول دیتا۔

ملعون وسیم رضوی کی کتاب ''محمد'' پڑھنے کے بعد ایک عام آدمی افسوس کرتا رہ جائے گا کہ اس شخص نے قرآنی آیات بھی پیش کیں، احادیث وتواریخ، اور فقہ و سیرت کی کتابوں کی عبارتیں بحوالہ نقل کیں۔ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ وہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا بدنام، گمراہ وگمراہ گر آدمی ہے؟

اس دنیا میں رہنے بسنے والے سارے انسانوں سے گزارش کروں گا کہ اپنے ماتھے کی آنکھوں سے ملعون وسیم رضوی کی کتاب ''محمد'' کا جواب ''عظیم محمد'' کی ایک ایک سطر کا مطالعہ کریں تو آپ پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ ملعون وسیم رضوی نے جو عیاری و مکاری، جھوٹ اور فریب کا سہارا لے کر اپنے تئیں جو شیش محل تیار کیا تھا۔ علامہ آسی نے اسے دلائل کے موسل دان میں رکھ کر کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اسلام اور بانیِ اسلام پر الزامات لگانے کی پاداش میں اسے ننگا بھی کر دیا۔ اس کے ایک ایک جملے کا نہایت مدلل اور مسکت جواب دیا ہے۔

سرزمین ہند پر جب کسی باطل ومفسد نے قرآن، اسلام، پیغمبر اسلام اور قوانین اسلامی کے ساتھ کھلواڑ کرنے کی کوشش کی ہے تو علمائے اہل سنت نے اپنے قلم کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے انہیں لا جواب کر کے خاموش کر دیا ہے۔ یقیناً علامہ آسی زید مجدہ نے تاریخ کے انہیں جیالوں میں اپنا نام رقم کروالیا ہے ''عظیم محمد'' کے مطالعہ کے بعد اگر ذرہ برابر بھی ملعون وسیم رضوی کے اندر غیرت ہوگی تو وہ ندامت کے آنسوؤں میں غرق ہو جائے گا۔ اور پھر کچھ لکھنے کی تاب نہ لا سکے گا۔

اس کتاب کا میں نے بالاستعاب مطالعہ کیا۔ تخریب کار کا حق وصداقت کے

جلو میں بڑی دیانتداری کے ساتھ جواب دیا گیا ہے۔عبارت نہایت ہی شستہ اور سلیس ہے۔لیکن مفسد سے مواخذہ کے لئے آہنی زنجیر ہے۔قاری کے ذہن میں بات آب شیریں کی طرح اترتی چلی جاتی ہے۔موصوف نے جماعت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کردیا ہے۔

علامہ آسی صاحب فطری ادیب و محقق، ماہر علوم وفنون، استاذ ومدرس اور باوقار مفتی ہیں۔علم الفرائض میں تواپنا ثانی نہیں رکھتے۔حالات حاضرہ کے نباض خطیب و مقرر (جن کے خطبات چند سالوں میں بیس ایڈیشن میں طبع ہوکر علما وطلبہ میں مقبولیت کی ثریا پر پہنچ چکے ہیں) برصغیر کے مشہور ومعروف قلم کار ومصنف،تحریکات دینی وعلمی کے معتمد اور بااثر منتظم ہیں۔ ذلك فضل الله یو تیه من یشاء

فقیر غفرلہ المجید اپنی اور پوری جماعت کی طرف سے حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم آسی زید مجدہ کو کلام تحسین و آفرین کے ساتھ ڈھیروں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ساتھ ہی قابل مبارک باد ہیں پیر طریقت حضرت مولانا سید معین اشرف اشرفی جیلانی صاحب کچھوچھوی (صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء) اور قائد اہل سنت، الحاج محمد سعید نوری صاحب (بانی رضا اکیڈمی) جن کی ایما پر یہ کتاب معرض وجود میں آئی۔اللہ تعالیٰ اس خدمت کے صلہ میں انہیں دارین کی نعمتیں، برکتیں،سعادتیں عطا فرمائے۔آمین

وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین

عبدالمجید خان المصباحی

۲۸/ جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ/ یکم فروری ۲۰۲۲ء

پیش لفظ

توہینِ رسالت، فتنۂ ارتداد
اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیاء و رسل کا سلسلہ دراز رکھا جنہوں نے دنیا میں تشریف آوری کے بعد اپنی پاک طینت طبیعت سے اللہ تعالیٰ کی شریعت کی تعلیم دے کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو شیطانِ لعین کے مکر و فریب سے بچایا اور خدائے وحدہ لاشریک کی وحدانیت کی طرف مائل کیا، ان نفوسِ قدسیہ کی آمد کا سلسلہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ السلام سے لے کر آخری نبی، رحمۃ اللعالمین، خاتم النّبین، محبوبِ ربّ العالمین، مصطفیٰ جانِ رحمت، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک جاری رہا اور پھر آپ ﷺ کی خاتمیت پر سکہ مرتب کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے اپنے مقدس کلام، قرآنِ مجید میں صاف صاف ارشاد فرمادیا کہ

ترجمہ: ''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں! اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' (سورہ احزاب آیت 40)

اسی طرح رسولِ اکرم ﷺ نے بھی اپنی حدیث مبارکہ میں واضح ارشاد فرمایا کہ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ترجمہ: ''میں آخری بنی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

ان واضح ارشادات کے بعد بھی دنیا میں بعض بد بخت مسلمان نما انسان ایسے بھی پیدا ہوتے رہے جن پر شیطان لعین نے اپنا تسلط قائم کیا اور وہ گمراہی کے ایسے اوندھے گڑھے میں جا پڑے کہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کی چالوں میں آ گئے اور فتنۂ ارتداد کا شکار بن گئے۔ حالانکہ قرآن کریم نے اور احادیث رسول ﷺ

نے آنے والے زمانے کے ان فتنوں سے امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قدم قدم پر آگاہی بھی دی اور چوکنا بھی کیا مگر جن کے نصیبوں میں ہدایت نہیں وہ گمراہی وارتداد کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹک ہی پڑے۔ یہ قرآن تو پڑھتے رہے مگر قرآن ان کی حلق سے نیچے نہیں اُترا، یہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن ومنور وادیوں کی سَیر تو کرتے رہے مگر اندھیروں نے ان کا پیچھا نہیں چھوڑا، پھر کسی نے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا تو کسی نے ان جھوٹوں کی پیروی کی اور اپنی دنیا وآخرت کو برباد کرلیا۔ بعض ایسے بھی گزرے اور گزرتے رہیں گے جنہوں نے اللہ عزّوَجلّ کی شانِ اقدس میں توہین کی یا توہین کرنے والوں کی حمایت کی تو کسی نے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کا انکار کیا۔ جن کی سرکوبی ہر دور میں اہلِ ایمان کرتے رہے اور عظمتِ انبیاء ومرسلین کی حقانیت کو نیز قرآن وسُنّت اور اسلامی احکامات کو دنیا کے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں کرتے رہے۔

اپنے نبی، پیغمبرِ اسلام، جنابِ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان سے کھلواڑ کرنے والوں کا تعاقب کرکے انہیں کیفرکردار تک پہنچانے والے ایسے مجاہدینِ اسلام کی طویل فہرست ہے جنہوں نے اپنے دلوں میں جاگزیں، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت والفت کا ایسا اظہار کیا کہ اپنی جان، اپنا مال، اپنی آل واولاد اور اپنا گھر بار سب کچھ عظمت و ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت وصیانت میں قربان کردیا اور یا تو خود سُرخرُو ہوئے یا گستاخوں کو اُن کے انجام تک پہنچایا۔

میرے پیرومرشد، حضور تاج الشریعہ نے ایسے ہی ایمانی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان ''سفینۂ بخشش'' میں یوں رقم طراز ہیں،

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں اُن پر فدا کردیں

اللہ ربّ العزت نے انسانی فطرت میں جذبات و احساسات کو ودیعت فرمایا ہے، انہی جذبات و احساسات میں جوش و خروش، محبت و اُلفت اور غیرت و حمیت جیسے مثبت جذبات بھی ہیں تو نفرت و عداوت اور کینہ و حسد جیسے منفی جذبات بھی۔ انسانی سماج میں جب کبھی منفی جذبات نے سر اُبھارا اور انفرادی یا اجتماعی احساسات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کی گئی تو ایسے مواقع پر ردّ عمل کے طور پر انتشار، بے چینی، بغاوت اور بدلے کی کیفیات کا ابھرنا فطری عمل ہے۔ جب بھی کبھی کسی انسان کے پیارے، محبوب فرد یا عزیز از جان شخصیات یا پھر مقدس مذہبی شخصیات پر توہین آمیز گفتگو یا اہانت آمیز طرز عمل اختیار کیا جاتا ہے تو انہیں جاننے ماننے اور ان کی محبت میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے والوں پر بجلی گرنا، ان کا بے چین ہونا اور بطورِ ردعمل مختلف ضروری اقدامات پر عمل پیرا ہونا فطری تقاضہ ہے۔

قرآنِ مقدس میں اللہ عزَّ وَجلّ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔'' (سورہ منافقون آیت 8)

مذہبِ اسلام نے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو ہی ایمان کی جان قرار دیا ہے چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایمان کس چیز کا نام ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان تمہارے نبی کی محبت کا نام ہے اور فطرتِ انسانی کا تقاضہ ہے کہ وہ جس سے محبت کرتا ہے اس کی ذات یا صفات میں ادنی سی توہین بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ اسی لئے جب جیتندر تیاگی عرف ملعون وسیم رضوی نے اللہ کے حبیب، مسلمانوں کی جانِ ایمان، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں منہ بھر بھر کر توہین آمیز باتیں کتابی شکل میں شائع کی تو ہر صاحبِ ایمان کا کلیجہ چھلنی ہوتا گیا، جس نے بھی اس ملعون کی

گندی، گستاخانہ عبارات پر نظر ڈالی وہ خون کے آنسو رونے پر مجبور ہوا۔ ایسی ایسی توہین آمیز باتیں اس ملعون تیاگی عرف ملعون وسیم رضوی نے تحریر کی ہیں کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کرنے والی اس کتاب کا جواب دینا اس لئے بھی ضروری تھا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو الحاد و بے دینی سے بچایا جاسکے، تو وہیں غیر مسلموں تک اسلام و شریعت کے صاف شفاف چہرے کو پیش بھی کیا جاسکے۔

ایمان ایسی ہی متاعِ بے بہا ہے کہ جس کی حلاوت و چاشنی کو ایک مرتبہ خوش قسمت اہلِ ایمان محسوس کرلیں تو پھر اس کی بقا و دوام کی خاطر ہر منزل سے گزرنے کو ہمیشہ تیار نظر آتے ہیں، وقت اور حالات کے مطابق تغیر پذیر اقدار کے تقاضوں کے مطابق وہ اپنے نبی کی شان وعظمت کے تحفظ و بقا کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اسلامی حکومتوں میں قاضیِ اسلام اور بادشاہ اسلام نے توہینِ رسالت کرنے والوں پر جہاں احکامِ اسلام نافذ فرمایا تو وہیں بادشاہی نظامِ حکومت میں مسلمان بادشاہوں نے علماء امت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ایسے بدبختوں کو اپنے انجام تک پہنچایا۔ سمجھ میں یہ آیا کہ امارت اور سلطنت کے زیرِ سایہ اہلِ عشق و ایمان اپنی حکمت و تدبّر سے کام لیتے رہے اور شانِ اُلوہیت یا شانِ رسالت کے گستاخوں کو ان کی اوقات بتا کر اصل اسلامی تعلیمات کو اُجاگر کرتے رہے۔

موجودہ حالات میں، جمہوریت اور جمہوری نظامِ حکومت کے زیرِ سایہ مسلمانوں کو حکمت و تدبر اختیار کرنا ازحد ضروری ہے، جمہوری نظامِ حکومت نے جہاں غیروں کو آزادیِ اظہارِ رائے کے عنوان سے ڈھیل دی ہے تو وہیں اسی عنوان کے تحت اسلام دشمن طاقتوں نے اسلام، مسلمان اور مقدس اسلامی شخصیات پر

انگشت نمائی کرنے والوں کی پشت پناہی بھی کی ہے۔اس نظامِ حکومت نے اہلِ ایمان و اہلِ اسلام کے ہاتھوں کو روکے رکھا ہے، یہاں اپنے مذہبی فرائض و واجبات پر مکمل طور سے عمل آوری کی اجازت تو ہے لیکن بعض معاملات میں جمہوری اقدار کو اسلامی اصولوں پر فوقیت بھی ہے۔

ایسے پُرفتن حالات میں علمائے اُمت اور زعماء ملّت پر دوہری ذمہ داریاں عائد ہوجاتی ہیں کہ وہ اسلامی احکامات کی سربلندی کی خاطر عوامِ مسلمین کی رہنمائی بھی فرمائیں اور شاتمانِ رسالت کو موجودہ حکومت و اقتدار کی عدالت میں بطورِ مجرم پیش کر کے حصولِ انصاف کے تقاضوں کو پورا بھی فرمائیں۔یہی وجہ ہے کہ شانِ اُلوہیت یا شانِ رسالت یا مقدس مذہبی شخصیات کی شان میں توہین و گستاخی کرنے والوں کے خلاف اسلامی احکامات کے مطابق حد متعین کرنے کی بجائے اپنے ملک کے دستورِ اساسی کی بنیادوں پر مسلمان آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ایسی ہی کوششوں کا ایک حصہ ملعون وسیم رضوی عرف جتیندر تیاگی کی اہانت آمیز کتاب ''محمد'' کا تحریری جواب دینا بھی ہے۔ملعون وسیم رضوی عرف تیاگی کی الزامی کتاب کا مدلل و مُسکِت جواب اپنی کتاب کے ذریعہ مولانا ابراہیم آسی صاحب (مہتمم جامعہ قادریہ اشرفیہ، ممبئی) نے دینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ ''عظیم محمد'' نام سے اس جوابی کتاب کو ترتیب دینے میں مولانا ابراہیم آسی صاحب اور ان کی ٹیم نے جس محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے وہ نہ صرف قابلِ تعریف ہے بلکہ قابلِ تقلید بھی۔ جانشینِ مخدومِ سمناں، صاحبِ سجادہ، معین المشائخ، حضرت سید معین میاں اشرفی الجیلانی صاحب قبلہ اور قائدِ ملّت، اسیرِ مفتیِ اعظم، الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ کی ایماء پر پوری دنیا کے مسلمانوں کی جانب سے ادا کئے گئے اس فرضِ کفایہ کی ادائیگی پر راقم الحروف رضوی سلیم شہزاد اور عزیز

دوست ڈاکٹر رئیس احمد رضوی کی جانب پُرخلوص مبارکباد پیش ہے۔قرآن کریم کی سورہ توبہ آیت 24 میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: ''تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان، یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔'' جس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل، مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں، اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لیے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دنیاوی تعلقات کچھ قابلِ التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی تعالیٰ حضرت مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب اور ان کی پوری ٹیم کے علماء، صاحبانِ ثروت افراد اور معاونین کی اس خدمت جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے اور ان سب کے لئے اس کام کو دارین کی سعادتوں کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

رضوی سلیم شہزاد، ایم اے، بی ایڈ
E-Mail: rsshahzad@gmail.com

جھوٹا مصنف، جھوٹی کتاب، حقیقت کے آئینے میں

بدنام زمانہ ملعون وسیم رضوی نے ایک زہریلی کتاب لکھ کر جو نفرت کی آگ پھیلائی ہے ماضی قریب و بعید میں اس کی مثال نہیں ملتی یہ کتاب مجموعۃ الاکاذیب یعنی جھوٹ کی گٹھری ہے اور مصنف معلم الکاذبین یعنی جھوٹوں کا گرو ہے۔اس کی کتاب ''محمد'' کا مکمل مفصل، مدلل اور دندان شکن جواب زیر نظر کتاب ''عظیم محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہے۔ملعون وسیم رضوی کی کتاب ''محمد'' کا مطالعہ کرنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ وہ آدابِ تصنیف و تالیف سے بے خبر ہے۔ یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ حوالے کے تعلق سے بھی اس کو کوئی جانکاری نہیں ہے۔کتاب میں کچھ باتیں اس نے اپنی طرف سے کہیں اور کسی بات کو حوالے سے لکھا جس کتاب کا حوالہ دیا اس کا نام اور باب اور جلد نمبر بھی دے دیا۔اس کے علاوہ کتاب کے آخر میں اس نے حوالہ جات کی ایک طویل فہرست جو ۳۵۰/حوالہ جات پر مشتمل ہے، درج کی ہے جس میں کتابوں، اخباروں اور ویب سائٹوں کا نام درج ہے جب کہ پوری کتاب کے اندر صرف ۳۷/کتابیں، ۳۱/اخبار، ۲/میگزین اور ۲/ویب سائٹ کا حوالہ دیا گیا ہے۔اب ملعون وسیم رضوی سے سوال ہے کہ اس نے جو ۳۵۰/حوالہ جات لکھے ہیں وہ کتاب میں کہاں ہیں؟ اس کا جھوٹ یہیں سے ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ کتنا بڑا مکار اور فریبی ہے ۲۶/کتابوں اور ۵/رسائل و جرائد سے ۱۲۱/حوالے لے کر اس کو ۳۵۰/حوالے بتاتا ہے۔کسی بھی زبان کا ادیب، مولف، مصنف، اس کو جھوٹا اور مکار قرار دے گا۔ وہ شاید یہ باور کرانا چاہتا اور بتانا چاہتا

ہے کہ میں نے اپنی کتاب کو ساڑھے تین سو حوالوں سے لکھا ہے اور اپنے آپ کو بڑا محقق، مفکر اور اسکالر ثابت کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے مبلغ علم کا رقبہ ہاتھ کی ہتھیلی بھر بھی نہیں ہے۔ وہ اس مینڈک کی طرح ہے جو کنویں کا ایک چکر لگا کر سمجھتا ہے کہ میں نے پوری دنیا کا چکر لگا لیا ہے حقیقت پر مبنی بات یہ ہے کہ اس کی کتاب میں صرف ۱۳۱/ کتابوں اور جرائد و رسائل کے حوالے موجود ہیں۔ قارئین کے سامنے ان حوالوں کی تفصیل بھی پیش کرتا ہوں تا کہ ملعون وسیم رضوی کے سفید جھوٹ کے دفتر سے پردہ اُٹھ جائے۔ اس نے اپنی پوری کتاب میں جو حوالہ دیا ہے اس کی تفصیل بھی ملاحظہ کریں۔

حوالے کا خلاصہ

قرآن سے ۷۰، صحیح بخاری سے ۱۴، صحیح مسلم سے ۴، طبقات ابن سعد سے ۲، ابوداؤد سے ۲، ابن اسحاق سے ۳، البیہقی سے ۱، ابن ہشام سے ۲، کتاب الاغانی سے ۱، فتوح البلدان سے ۱، ابن خلکان سے ۱، موطا امام مالک سے ۱، طبری سے ۱، مسند احمد سے ۱، ترمذی سے ۲، تفسیر جلالین سے ۱، احیاء العلوم سے ۱، تفسیر ابن کثیر سے ۱، درمنثور سے ۱، الاستخراج سے ۱، الدرالمختار سے ۱، فتاویٰ قاضی خان سے ۱، ایسر التفاسیر سے ۱، ستیارتھ پرکاش سے ۱، انگریزی مضمون سے ۱، تیمور لنگ کی خودنوشت سے ۱،

پینگ بل ٹیرازم انڈیسک سے ا، جرمن اخبار ویلٹ ایم سون ٹیگ سے ا، دی اینچ آف سیکریٹ ٹیرر سے ا، ٹائمز میگزین سے ا، اب قارئین خود فیصلہ کریں۔ مذکورہ بالا حوالوں کے علاوہ اور کوئی حوالہ نہیں ہے تو ساڑھے تین سو حوالے کہاں سے ہو گئے۔ جب کوئی دانشور صاحب قلم اس کے حوالوں کا جائزہ لے گا تو اس کی جہالت اور حماقت پر ماتم کرے گا۔ ملعون وسیم رضوی جھوٹے حوالے درج کر کے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ میرا مطالعہ کتنا وسیع ہے۔ حقیقت تو یہ ہے اس کی حیثیت پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں ہے۔

وہ اپنی کتاب کے آغاز میں ''اعلان'' عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ کتاب ''محمد'' میں لکھی گئی تحریر اور حوالے اور اس کی مثالیں کسی خاص مذہب یا مذہبی مبلغ کو نشانہ بنا کر تکلیف پہنچانا مقصد نہیں۔

زہریلا بیان

اپنے قول میں ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے چند مثالیں پیش کرتا ہوں قارئین کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس کی تحریروں سے انصاف پسند لوگوں کے دلوں کو تکلیف ہو گی کہ نہیں۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

(ا) محمد ایک لٹیرے گروہ کے سردار تھے۔(صفحہ 9) معاذ اللہ

(۲) خدیجہ کو جنسی تعلق کے لئے ایک جوان لڑکا مل گیا تھا۔
(صفحہ 24) معاذ اللہ

(۳) خدیجہ محمد سے جنسی تعلقات قائم کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھی۔
(صفحہ 25)، معاذ اللہ

(۴) محمد تشدد، غارت گری، زنا کاری، قتل عام پر بھروسہ کرتے تھے۔
(صفحہ 34) معاذ اللہ

(۵) محمد اتنے شاطر تھے کہ انہوں نے غارت گری، عورتوں کے ساتھ جنسی تعلقات اور قتل کو اللہ کے نام پر بھلائی سے جوڑ دیا۔ (صفحہ 52) معاذ اللہ

(۶) محمد نے اسلامی جنگ میں ملی مال غنیمت کے نام پر خوبصورت عورتوں کے ساتھ بھرپور جنسی تعلق قائم کیا۔ (صفحہ 59) معاذ اللہ۔

(۷) محمد کو عائشہ کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے میں بہت لطف آتا تھا۔
(صفحہ 61) معاذ اللہ

(۸) وصال کے وقت محمد نے کلمہ نہیں پڑھا تھا۔ (صفحہ 62) معاذ اللہ

(۹) محمد کی موت کثرت مجامعت سے ہوئی تھی۔ (صفحہ 62) معاذ اللہ

(۱۰) نبی کا وصال ہوا تو ان کا جسم اکڑ گیا تھا۔ (صفحہ 63) معاذ اللہ

(۱۱) محمد نے کئی گھناؤنے جرائم کئے سب سے زیادہ شرم ناک ۹/سالہ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کا تعلق تھا۔ (صفحہ 69) معاذ اللہ

(۱۲) محمد نے اونٹ کا پیشاب پیا۔ (صفحہ 71) معاذ اللہ

(۱۳) محمد کو ان (ابوبکر صدیق) کی معصوم بچی کی عصمت دری کرنی پڑی۔
(صفحہ 73) معاذ اللہ

(۱۴) محمد صاحب اپنی ہوس کی تکمیل کے لئے قرآن کا سہارا لے کر ایسی عورتوں کے ساتھ ہمبستری کرنے کو درست بتاتے تھے۔ (صفحہ 74) معاذ اللہ

(۱۵) محمد صاحب نے قرآن کی آڑ میں اپنی ہوس پوری کی تھی۔
(صفحہ 75) معاذ اللہ

(۱۶) محمد صاحب کی ہوس کا نشانہ بننے والی پہلی خاتون کا نام خولہ بنت حکیم السلیمیہ تھا (صفحہ 75) معاذ اللہ

(۱۷) حقیقت میں محمد صاحب ام ہانی کے ساتھ زنا کرنے گئے تھے۔
(صفحہ 77) معاذ اللہ

(۱۸) قرآنی تعلیم کی وجہ سے ہر جگہ زنا اور عصمت دری ہو رہی ہے۔
(صفحہ 80) معاذ اللہ

(۱۹) عائشہ بے شرم ہو کر محمد کے ساتھیوں کو جنسی تعلیم دیتی تھی۔
(صفحہ 81) معاذ اللہ

(۲۰) رسول نے اس آیت میں عورت کے ساتھ اس کے مقعد میں ہمبستری کی اجازت دے دی ہے اور اغلام بازی کو حلال بتایا ہے۔ (صفحہ 85) معاذ اللہ

(۲۱) ماں سے شادی کرنا یا ایسی عورت سے شادی کرنا جو پہلے سے شادی شدہ ہو اسلام کے مطابق حلال ہے۔ (صفحہ 87) معاذ اللہ

(۲۲) عصمت دری کرنا اور کرانا یہی اسلام ہے۔(صفحہ 91)معاذ اللہ

(۲۳) مسلمان جتنا بڑا ہوگا اتنا ہی بدکرداری بڑھے گی۔(صفحہ 91)معاذ اللہ

(۲۴) اسلام جو محمد کے ذریعے لایا گیا ہے وہ ایک ذہنی مریض،فرضی سوچ، مغرور اور عیاش شخص کی پیداوار ہے۔(صفحہ 102)معاذ اللہ

(۲۵) جب محمد نے زینب کو نیم برہنہ دیکھا تو اس کی نیت خراب ہوگئی۔ (صفحہ 103)معاذ اللہ

(۲۶) محمد عیاشی کے دوران نشہ کا بھی استعمال کرتے تھے۔(صفحہ 107)معاذ اللہ

(۲۷) محمد ذہنی بیمار اور عورتوں کے ساتھ جنسی تعلق کر کے لطف لینے والے شخص تھے۔(صفحہ 107)معاذ اللہ

(۲۸) حقیقت تو یہ ہے کہ محمد کا کوئی کردار نہیں تھا۔(صفحہ 128)معاذ اللہ

(۲۹) محمد کو بچپن میں مرگی کا دورہ پڑتا تھا۔(صفحہ 128)معاذ اللہ

(۳۰) دنیا کا سب سے پہلا دہشت گرد صرف محمد تھا۔(صفحہ 128)معاذ اللہ

(۳۱) حدیث کے مطابق محمد دیکھنے میں بدصورت تھے۔(صفحہ 129)معاذ اللہ

(۳۲) عورتیں محمد سے نفرت کرتی تھیں شاید اسی لئے وہ خواتین کی عصمت دری کرتے تھے۔(صفحہ 129)معاذ اللہ

(۳۳) مسلمان محمد کو رسول اور عظیم انسان کہتے رہیں لیکن درحقیقت وہ ایک ظالم عصمت دری کرنے والا شخص تھا۔(صفحہ 131)معاذ اللہ

(۳۴) محمد فطری موت نہیں مرا اسے زہر دیا گیا تھا۔(صفحہ 131)معاذ اللہ

(۳۵) محمد نے کنانہ بن الربیع کو قتل کر دیا اور اس کی بیوی صفیہ سے زبردستی شادی کر لی تھی۔(صفحہ 132)معاذ اللہ

(۳۶) مسلم عورتیں بچہ پیدا کر کے اپنی اندام نہانی اتنی ڈھیلی کر لیتی ہیں کہ اس کا شوہر اس اندام نہانی میں سر ڈال کر اندر دیکھ سکتا ہے۔(صفحہ 137)معاذ اللہ

(۳۷) اسلام کو سچا مذہب کہنا تو دور کی بات یہ مذہب کہلانے کے قابل نہیں ہے۔ (صفحہ 139)معاذ اللہ

(۳۸) جنسی تعلق کے معاملے میں بھی محمد صاحب کو سوپر مین آف سیکس تک کہہ دیتے ہیں۔ (صفحہ 140)معاذ اللہ

(۳۹) رسول رات دن مسلسل اپنی عورتوں سے ہمبستری کرتے تھے۔ (صفحہ 140)معاذ اللہ

(۴۰) محمد صاحب ڈھیلی چھاتی والی اپنی عورتوں سے بے رغبت ہو گئے ہوں گے۔ (صفحہ 141)معاذ اللہ

(۴۱) محمد اور ان کے عیاش ساتھیوں کی نظر ہوازن قبیلے کی عورتوں پر تھی۔ (صفحہ 143)معاذ اللہ

(۴۲) عورتوں کو گرفتار کر کے اجتماعی عصمت دری کے لئے محمد کا ایک مذموم منصوبہ تھا۔(صفحہ 146)معاذ اللہ

قارئین! ملعون وسیم رضوی کے قلم سے نکلے ہوئے مذکورہ بالا زہریلے جملوں سے آپ اندازہ لگائیں کہ ایک ایک جملہ دل کو کس قدر مجروح کرنے والا

ہے!! مسلمانوں کے علاوہ ہر انصاف پسند انسان انسانیت کا دل رکھنے والا یہ برملا کہے گا کہ یہ جملے انتہائی نازیبا اور نا قابل برداشت ہیں دنیا کا کوئی بھی انصاف پسند، منصف اور جج یہی کہے گا کہ ایسے جملے لکھنے والا مجرم اور سزا کا مستحق ہے۔ ایسا شخص سماج اور اعلیٰ معاشرہ کے لئے ایک ناسور ہے جس سے نفرت و عداوت کی آگ تو پھیل سکتی ہے محبت و اخوت کی نہیں۔ ایسی کتاب دو مذاہب کے درمیان دراڑ ڈال سکتی ہے، امن وشانتی کے ماحول کو خراب کرسکتی ہے۔

ملعون وسیم رضوی سوالات کے گھیرے میں

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ 1 پر لکھتا ہے۔

''چھوٹے مسلمان بچوں کو مدرسوں کی تعلیم سے دور کرنا ہوگا۔قرآن میں دی گئی تعلیم کی وجہ سے مسلمان اپنی کامیابی دہشت گردی کے ہتھیار سے موازنہ کرتا ہے''

میں ملعون وسیم رضوی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ امرتسر پنجاب جلیان والا باغ میں ۱۳/ اپریل ۱۹۱۹ء میں ہزاروں بے قصور ہندوستانیوں کا قتل عام ہوا ان قاتلوں نے کس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی تھی؟ ان کو قرآن کی کونسی تعلیم دی گئی تھی؟

۳۰/ جنوری ۱۹۴۸ء کو موہن داس کرم چند گاندھی (گاندھی جی) کو دن دہاڑے نتھورام گوڈسے نے گولی سے چھلنی کر کے قتل کر دیا نتھورام گوڈسے نے کس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی؟ اس نے کس قرآن پر عمل کیا تھا؟

۳۱/اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ہندوستان کی وزیر اعظم اندرا گاندھی پر گولیوں کی برسات کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اس قاتل نے کس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی تھی؟ کس قرآن پر عمل کیا تھا؟

سونیا گاندھی کے شوہر سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کو ۲۱/مئی ۱۹۹۱ء کو بم سے اُڑا دیا گیا ان کے قاتل نے کس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی تھی اور قرآن کس سے پڑھا تھا؟

نازی حکومت کی حمایت میں ہٹلر نے تقریباً ساٹھ لاکھ یہودیوں کو ہولوکاسٹ کے ذریعے موت کی نیند سلا دیا۔ یہ قتل عام کرنے والوں نے کس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی تھی؟ قرآن کی کس تعلیم سے متاثر تھے؟ کیا ملعون وسیم رضوی کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟ اگر ذرا سی عقل ہوتی تو اس طرح کی باتیں نہیں کرتا۔ مختصراً یہ چند مثالیں دی گئیں ورنہ سیکڑوں صفحات اس پر قلم بند کئے جا سکتے ہیں۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۵/ پر لکھتا ہے

”زیادہ بیویاں ہونے کی وجہ سے انہیں کوئی دوسرا حاصل نہ
کرے اس لئے انہوں نے اسلام میں اللہ کی جانب سے
پردہ یعنی برقع کا رواج شروع کر دیا“

اس جاہل کو اتنا پتہ ہونا چاہئے تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے نہ صرف اپنی بیویوں کے لئے پردہ لازم قرار دیا بلکہ قیامت تک کی مسلم عورتوں کو پردہ کا حکم دیا۔ جاہل ملعون وسیم رضوی کو معلوم نہیں کہ پردہ کا حکم کن کے لئے ہے؟ ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۶/ پر لکھتا ہے کہ

''تاریخ نویسوں کے مطابق صرف ہندوستان میں ہی اسلام کی تلوار سے آٹھ کروڑ ہندوؤں کو موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔''

ملعون وسیم رضوی جیسا دروغ گو کون ہوسکتا ہے۔اس نے چھوٹی چھوٹی بات کے لئے جو اسلام، قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے تھی حوالے تو دیئے لیکن اتنی بڑی بات کہہ رہا ہے کہ آٹھ کروڑ ہندوؤں کو قتل کیا گیا، اس کے حوالے میں نہ ہی مورخ کا نام لکھ رہا ہے اور نہ ہی کتاب کا حوالہ دے رہا ہے۔ یہ جو قتل کی بات کر رہا ہے تو کیا وہ بتا سکتا ہے کہ اس وقت ہندوستان کی آبادی کتنی تھی؟ حملہ آور کتنے کروڑ کی فوج لے کر حملہ آور ہوئے تھے کہ آٹھ کروڑ ہندوؤں کو مار ڈالا۔ جب کہ انگریز حکمران کے دور ۱۸۷۲ء میں ہندوستان کی آبادی صرف بیس کروڑ اکسٹھ لاکھ تھی تو اس سے پہلے اور کم رہی ہوگی۔ ملعون وسیم رضوی کا مذکورہ بالا جملہ صرف ہندو بھائیوں کے جذبات کو مجروح کرنے اور ان کو مشتعل کرنے کے لئے ہے۔ ملعون وسیم رضوی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگا ان شاء اللہ۔

ملعون وسیم رضوی کی عربی دانی

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲/ پر لکھتا ہے کہ

''میں نے صرف قرآن مجید پڑھا تھا۔عربی زبان میں اس کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔لیکن کچھ مہینہ پہلے جب میں نے قرآن مجید کے مطلب کو سمجھنا شروع کیا تو یہ سمجھ میں آیا کہ دنیا میں دہشت گردی اسی کتاب سے پھیلی ہوئی ہے۔''

ملعون وسیم رضوی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے کتنے سال عربی کی تعلیم حاصل کی؟ کیوں کہ قرآن عربی زبان میں ہے۔ عربی قرآن کا مطلب و مفہوم سمجھنے کے لئے عربی زبان کا جاننا بہت ضروری ہے۔ چند مہینے ملعون وسیم رضوی نے سعودی عرب کے ایک ہوٹل میں نوکری کی جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں ''مصنف کا مختصر تعارف'' کے عنوان میں لکھا ہے۔ شاید چند ماہ وہاں گزارنے پر وہ اپنے آپ کو عربی کا بڑا عالم سمجھنے لگا۔ اگر ایسا ہوتا تو عرب کا ہر بکری چرانے والا اور اونٹ کا رکھوالا عالم ہو جاتا۔ اب آیئے قارئین دیکھتے ہیں کہ ملعون وسیم رضوی کو قرآن فہمی، حدیث فہمی اور تاریخ و عربی دانی پر کتنا عبور ہے۔

''بن'' اور ''بنت'' کا فرق

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۵۸ / پر لکھتا ہے۔ ''جویریہ بن الحارث'' ''جویریہ'' عورت کا نام ہے تو اس کے لئے ''بن'' کا لفظ کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے عورت کے لئے ''بن'' نہیں بلکہ ''بنت'' استعمال ہوتا ہے جس کو ''بن'' اور ''بنت'' میں فرق نہیں معلوم، وہ چلا ہے قرآن و احادیث کی تفسیر کرنے اور اس کا مطلب سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے۔ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا اور مکار ہے اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

الزام بغیر ثبوت کے

ملعون وسیم رضوی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اپنی کتاب کے صفحہ ۸ پر لکھتا ہے

''محمد کا غلاموں کے ساتھ اغلام بازی کرنا''

اپنی پوری کتاب میں اغلام بازی کے تعلق سے نہ کوئی حدیث لکھی نہ کسی تاریخی کتاب اور نہ ہی کسی جریدہ ورسالہ کا حوالہ دیا اور نہ ہی کسی کا کوئی قول پیش کیا ہے۔ پوری کتاب میں کوئی حوالہ نہیں ہے اس کے باوجود اغلام بازی کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرتا ہے اس سے بڑا الزام تراش اور جھوٹا کون ہوگا۔

جب کہ اغلام بازی کے بارے میں اللہ کے نبی نے لعنت فرمائی ہے۔

جامع ترمذی جلد اول، صفحہ نمبر ۵۹۷، ابواب الرضاع، حدیث نمبر ۱۱۶۵

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے۔''

منہ ایک باتیں دو

قارئین! میں آپ کے سامنے ملعون وسیم رضوی کی دو عبارت نقل کرتا ہوں جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا اور دغا باز ہے اور متضاد بیان دیتا ہے یا یوں کہیئے کہ جو جھوٹا ہوتا ہے اس سے متضاد باتیں صادر ہو جاتی ہیں۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۴۹/ پر لکھتا ہے کہ

''قرآن کوئی اللہ کی کتاب نہیں ہے ایک ذہنی بیمار کے خیالات کی تخلیق ہے۔''

وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲/ پر لکھتا ہے:

''قرآن مجید، اللہ کی کتاب نہیں ہے۔''

پھر ملعون وسیم رضوی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب صفحہ ۹۳؍ پر لکھتا ہے۔

''حضرت فاطمہ (مقدس خاتون) کی پرورش محمد کی نگرانی میں ہوئی اور آپ کی پرورش اس باوقار گھر میں ہوئی جہاں اللہ کا پیغام آتا تھا، جہاں پر قرآن اُترا۔''

ملعون وسیم رضوی کی جہالت نادانی اور حماقت پر جتنا ماتم کیجئے کم ہے۔ وہ خود کہتا ہے کہ قرآن آسمانی کتاب نہیں ہے، قرآن اللہ کی کتاب نہیں ہے پھر وہ عظمت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''مگر فاطمہ کی شان یہ ہے ان کی پرورش اس گھر میں ہوئی جہاں قرآن کا نزول ہوتا تھا۔''

اب خود بتایئے کہ اس شخص کا دماغی توازن ٹھیک ہے یا نہیں؟ خود ہی کہتا ہے قرآن اللہ کی کتاب ہے پھر خود ہی کہتا ہے کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب نہیں۔ آگے طرفہ تماشہ کے لئے اس کی دو عبارت اور دیکھ لیں اپنی کتاب کے صفحہ ۴؍ پر لکھتا ہے کہ

''محمد کو اس کے دادا اور چچا نے ضرورت سے زیادہ پیار دیا جس کی وجہ سے وہ پوری طرح بگڑ گئے۔ انہیں نہ تہذیب وشائستگی سکھائی گئی اور نہ ہی نظم وضبط کا سبق دیا گیا''

اب دوسری عبارت قارئین ملاحظہ فرمائیں وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۹۳؍ پر لکھتا ہے کہ

''محمد نے اپنی فاطمہ (مقدس خاتون) کو اس طرح تربیت

دی کہ ان میں انسانیت کی تمام خصوصیات پیدا ہوگئیں‘‘

قارئین خود انصاف فرمائیں جب کوئی انسان خود بگڑا ہوا ہو۔ اس میں تہذیب وشائستگی نہ ہو اور نظم وضبط معلوم نہ ہو تو پھر وہ کس طرح اپنی اولاد کو اعلیٰ تربیت دے سکتا ہے اور ایسی اعلیٰ تربیت کہ اس میں تمام خصوصیات پیدا ہو جائیں۔کیا اس کا جواب ملعون وسیم رضوی کے پاس ہے مکروفریب کرنے والے کے پاس جھوٹی باتوں کا کوئی جواب نہیں ہوتا۔

ملعون وسیم رضوی حلالی یا حرامی؟

ملعون وسیم رضوی کی دریدہ دہنی فریب مکاری اور جہالت کو ملاحظہ کیجئے۔وہ اپنی پوری کتاب میں کہیں لکھتا ہے محمد کی بیوی عائشہ، کہیں لکھتا ہے محمد کی شادی عائشہ کے ساتھ، کہیں لکھتا ہے ابوبکر کی بیٹی عائشہ کے ساتھ محمد کی شادی ہوئی،

صفحہ نمبر ۶۰/ پر ایک بار، صفحہ ۶۱/ پر ۴/ بار، صفحہ ۶۴/ پر ایک بار، صفحہ ۶۵/ پر دو بار، صفحہ ۳ پر تین بار، صفحہ ۶۶/ پر ایک بار، صفحہ ۶۷/ پر ۳/ بار، صفحہ ۶۸/ پر ایک بار، صفحہ ۶۹/ پر ایک بار، صفحہ ۸۱/ پر دو بار، صفحہ ۸۷/ پر ایک بار، صفحہ ۸۸/ پر ایک بار۔

مجموعی طور پر ۲۱/ جگہ وہ تسلیم کرتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی ہیں اس کے باوجود وہ جاہل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہمبستری کو زنا لکھتا ہے اس بدبخت کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۳۷/ پر لکھتا ہے۔

''ابوبکر پہلے ہی سے محمد کا عقیدت مند تھا۔ ابوبکر کی دوستی حاصل کرنے کے لئے محمد کو ان کی معصوم بچی کے ساتھ زنا کرنا پڑا۔''

جاہل ملعون وسیم رضوی کو اتنا معلوم نہیں کہ میاں بیوی کے درمیان زنا یعنی بلتکار نہیں ہوتا۔تمام مذاہب میں اپنے اپنے طریقے سے بیاہ ہوتا ہے۔ ہر مذہب میں شادی بیاہ کی الگ الگ رسم و رواج ہے۔ اسی رسم و رواج کے دائرے میں عورت اور مرد کا رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا شادی ہے۔اس کے بعد دونوں کے جنسی تعلقات کو ہمبستری یا سمبھوگ کہا جاتا ہے۔ رشتہ ازدواج میں منسلک نہ ہو، ایسے ہی تعلق قائم کرے اس کو عصمت دری، بلتکار یا حرام کاری کہا جاتا ہے۔

میں ملعون وسیم رضوی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے باپ محمد ذکی نے شادی کر کے اپنی بیوی سے ہمبستری کی یا نہیں؟ کی اور ضرور کی، تبھی تو ملعون وسیم رضوی پیدا ہوا، جب محمد ذکی اور اس کی بیوی کے درمیان زنا کاری اور بلتکاری ہوئی تو بتایا جائے کہ زنا اور بلتکاری سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو سماج میں حرامی کہا جاتا ہے یا نہیں؟ اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ ہمارے قول کے مطابق نہیں بلکہ ملعون وسیم رضوی کے قول کے مطابق ملعون وسیم رضوی حرامی ہوا یا حلالی؟

جھوٹ سے پردہ ہٹا

ایک اور جھوٹ ملاحظہ کریں، ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۲۰/ پر لکھتا ہے

''پرورش کے لئے محمد کو ریگستان میں رہنے والے ایک خانہ بدوش میاں بیوی جوڑے کے سپرد کر دیا اس وقت محمد کی عمر صرف ۶/ ماہ تھی۔''

اب آیئے دیکھتے ہیں کے دیگر مذاہب میں بچوں کو دودھ پلانے کے تعلق سے کیا دستور رہے۔

دیانند سرسوتی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا میں لکھتا ہے کہ

''جب بچہ پیدا ہو، چھ دن تک ماں کا دودھ پیئے، چھٹے دن عورت باہر نکلے اور بچہ کو دودھ پینے کے لئے کوئی دائی رکھے۔''

اس بات سے معلوم ہو گیا کہ دیگر مذاہب میں بھی بچے کے دودھ پلانے کے لئے دائی مقرر کی جاتی تھی۔

ملعون وسیم رضوی کی بکواس کے بعد اب حقیقی تاریخ کا جائزہ پیش کرتا ہوں حضور اقدس ﷺ کی عمر اس وقت چھ ماہ نہیں تھی بلکہ ولادت کے چند روز بعد ہی حضرت حلیمہ سعدیہ آپ کو اپنے ساتھ لے گئی تھیں۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری اپنی مشہور زمانہ کتاب ''رحمۃ للعالمین'' کے صفحہ ۱۴۱/ پر تحریر کرتے ہیں کہ

''شرفاء مکہ کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو جب کہ وہ آٹھ دن کے ہو جاتے تھے دودھ پلانے والیوں کے سپرد کر کے کسی اچھی آب و ہوا کے مقام پر باہر بھیج دیا کرتے تھے۔ اس دستور کے مطابق حضور ﷺ کو بھی حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیا گیا۔''

اس سے ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔

جھوٹ پہ جھوٹ

ملعون وسیم رضوی ایک جھوٹی بات اپنی کتاب صفحہ ۲۵ / پر لکھتا ہے

''خدیجہ نے محمد کو سمجھایا کہ ان کے پاس فرشتہ آیا تھا اور انہیں پیغمبر بنانے کے لئے انتخاب کیا ہے۔ اس شکل کو خدیجہ نے جبرئیل کا نام دیا تھا۔''

یہ سراسر جھوٹ ہے کہ اس فرشتے کا نام جبرئیل حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تجویز کیا تھا۔ بخاری شریف میں ایک طویل حدیث ہے۔ مختصراً ملاحظہ فرمائیں۔

بخاری جلد اول کتاب الوحی، حدیث نمبر ۳، صفحہ ۹۵

''جب آپ پر وحی آنا شروع ہوئی، ابتدائی کیفیت کو دیکھ حضرت خدیجہ حضور اقدس ﷺ کو لے کر اپنے چچا زاد بھائی، ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں اور کہا اے میرے چچازاد بھائی اپنے بھتیجے محمد ﷺ کی بات سنو۔ آپ نے پورا واقعہ سنایا اس کے بعد ورقہ بن نوفل نے کہا یہ وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا۔ کاش میں جوان ہوتا! کاش میں زندہ رہتا، جب آپ کی قوم آپ کو شہر بدر کرے گی!!

ابن ہشام، جلد اول، باب ۴۱، صفحہ ۲۶۷، پر بھی بیان کیا ہے کہ

''حضور ﷺ نے جبرئیل کا تعارف حضرت خدیجہ سے فرمایا۔ ابن ہشام نے کہا کہ مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا

کہ میں ان پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ جبرئیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ خدیجہ کو ان کے رب کا سلام پہنچائیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدیجہ یہ جبرئیل ہیں، تمہارے پروردگار کا سلام تمہیں پہنچا رہے ہیں۔ حضرت خدیجہ نے کہا اللہ تو خود سلام ہی ہے، سب کو اسی سے سلامتی ہے جبرئیل پر بھی سلام ہو۔''

اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ورقہ بن نوفل نے کہا کہ وہ ناموس ہے۔ ناموس سے مراد فرشتہ ہے۔ یہ بات ظاہر ہوگئی کہ حضرت خدیجہ نے فرشتہ کا نام نہیں دیا تھا۔ یہ ملعون وسیم رضوی کا بہتان ہے۔

ظالم کون مظلوم کون؟

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۳۱/ پر لکھتا ہے کہ

''مکہ میں محمد یا مسلمانوں پر ظلم وستم کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔''

آگے ملعون وسیم رضوی صفحہ ۳۲/ پر لکھتا ہے کہ

''محمد نے مظلوم ہونے کا ناٹک کیا۔''

اور آگے لکھتا ہے کہ

''مسلمانوں کے ذریعے لکھی گئی تاریخ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ ظلم کا ثبوت نہیں ملتا۔''

اس کے مکر وفریب اور جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے چند احادیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، دیکھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں پر مکہ میں کتنا ظلم وستم ڈھایا گیا تھا۔

صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب المناقب، صفحہ نمبر ۴۴۶، حدیث نمبر ۱۰۳۳، میں ہے۔

''حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کی ٹیک لگائے بیٹھے تھے، ان دنوں مشرکین کی جانب سے ہم پر ظلم وستم ڈھائے جا رہے تھے۔''

صحیح بخاری جلد دوم، کتاب المناقب، صفحہ ۴۴۶ حدیث نمبر ۱۰۳۵ میں ہے کہ

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ افراد آپ کے ارد گرد موجود تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور اسے آپ کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ برابر سجدے کی حالت میں رہے یہاں تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا۔''

صحیح بخاری جلد دوم، کتاب المناقب، صفحہ نمبر ۴۴۷ حدیث نمبر ۱۰۳۷ میں ہے کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن

ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور اسے پکڑ کر نبی کریم ﷺ سے دور کیا اور فرمایا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے"

سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۳۵۰ پر ہے کہ

"ابن اسحاق نے کہا مشرکوں نے ان صحابیوں پر جنہوں نے اسلام اختیار کیا اور رسول اللہ کی پیروی کرنے والوں پر ظلم و ستم ڈھائے اور ہر قبیلے نے اپنے قبیلے کے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ انہیں قید کرتے، مارتے، بھوکے پیاسے رکھتے، تپتی زمین پر لٹا کر تکلیفیں دیتے، بعض تو شدید مصیبتوں کو برداشت نہ کر سکے۔"

آگے ابن ہشام لکھتے ہیں کہ

"حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حالت یہ تھی کہ وہ بنی جمح کے ایک شخص کے پروردہ غلام میں سے تھے، ان کا نام بلال بن رباح تھا اور والدہ کا نام حمامہ، آپ بڑے پاک دل اور اسلام کی صداقت کے پیکر تھے، جب دوپہر کی گرمی بہت تیز ہوتی تو امیہ بن خلف آپ کو لے کر نکلتا اور مکہ کے پتھریلے مقام پر

چت لٹا دیتا اور کسی کو بڑی چٹان لانے کا حکم دیتا اور وہ آپ کے سینے پر رکھ دی جاتی۔ پھر وہ آپ سے کہتا کہ تو اسی حالت میں رہے گا، یہاں تک کہ مر جائے یا پھر محمد سے انکار کر کے لات وعزیٰ کی پوجا کرے۔ بلال اس حالت میں بھی احد احد (اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے) کہتے رہے۔"

سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۳۵۲ر میں بیان ہے کہ

"ابن اسحاق نے کہا: بنی مخزوم، عمار بن یاسر ان کے باپ اور ان کی ماں کو لے کر نکلتے تھے اور یہ سب کے سب اسلام کے گھرانے والے تھے جب دوپہر کے وقت گرمی خوب بڑھ جاتی تو ان لوگوں کو مکہ کی گرم زمین پر تکلیفیں دیتے تھے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ان کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے یاسر کے گھر والو صبر کرو، تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے۔"

اس کے علاوہ بہت ساری احادیث اور تاریخی واقعات مسلمانوں پر ظلم وستم کے کتابوں میں موجود ہیں، بطور مثال چند پیش کئے گئے۔ تاکہ ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ثابت ہو جائے جو یہ کہتا ہے کہ مکہ میں مسلمانوں پر ظلم وستم نہیں ہوا۔ اتنا ظلم وستم ہونے کے باوجود جب مکہ فتح ہوا تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو معاف فرما دیا جب کہ کفار قریش اپنے انجام سے کانپ رہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحم دلی کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔

مکروفریب

کفارِ قریش اور ابوجہل کے ظلم وستم پر پردہ ڈالتے ہوئے ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۲۹؍ پر لکھتا ہے کہ

''مسلمانوں پر ظلم کئے گئے اس کے بارے میں بہت سے جھوٹے قصے سنائے جاتے ہیں۔ سمیہ نام کی عورت کو لے کر مسلمانوں پر ظلم کا قصہ سنایا جاتا ہے۔ ابن سعد کے حوالے سے البیہقی لکھتا ہے کہ ابوجہل نے سمیہ کی اندام نہانی کو چاقو سے زخمی کیا تھا۔ اگر شہادت کا یہ واقعہ ہوتا تو محمد کی تعریف لکھنے والے ہر مصنف اس کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے۔ مسلمان کس طرح کے اعلیٰ مکروفریب پیش کرتے ہیں۔''

ملعون وسیم رضوی یہ کہنا چاہتا ہے کہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی یہ شہادت جھوٹی ہے ان پر ظلم نہیں ہوا تھا جب کہ ملعون وسیم رضوی ابن سعد کا حوالہ دیتا ہے کہ البیہقی نے اسے لکھا ہے۔ اب آیئے ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کا پردہ چاک کرنے کے لئے تاریخ کی کئی کتابوں کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۶۳؍ میں لکھتے ہیں۔

''ابوجہل لعین نے عمار کی والدہ سمیہ کی اندام نہانی میں دشنہ مار کر شہید کردیا پھر ان کے باپ کو بھی۔ یہ اسلام میں سب

سے پہلے شہید ہیں تاریخ ابن عساکر جلد سوم میں ہے کہ ایک
مرتبہ ابوجہل نے گالیاں بکتے ہوئے حضرت سمیہ رضی اللہ
عنہا کی ناف کے نیچے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں
لت پت ہو کر گر پڑیں انہوں نے اسلام کی سب سے پہلی
شہید خاتون ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔"

امام بن حجر عسقلانی اپنی کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں، تذکرہ سمیہ ام عمار، میں لکھتے ہیں کہ

"حضرت عمار کی والدہ حضرت سمیہ کو ابوجہل نے نہایت ہی
وحشیانہ طریقے سے شہید کیا۔ چنانچہ تاریخ اسلام کی یہ پہلی
شہادت تھی جو استقلال اور استقامت کے ساتھ راہ خدا میں
واقع ہوئی۔"

سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۳۵۲ میں ہے کہ

"ابن اسحاق نے کہا: بنی مخزوم عمار بن یاسر ان کے باپ اور
ان کی ماں کو لے کر نکلتے تھے۔ یہ سب کے سب اسلام کے
گھرانے والے تھے۔ جب دوپہر کے وقت گرمی بڑھ جاتی
تو ان لوگوں کو مکہ کی گرم زمین پر تکلیفیں دیتے، عمار کی ماں کو
تو ان لوگوں نے مار ہی ڈالا۔"

قارئین! آپ غور کریں کہ بہت سارے مورخین نے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ اس کے باوجود اس کا انکار ملعون وسیم رضوی کی جہالت اور دروغ گوئی نہیں تو اور کیا ہے۔

قیدی

ملعون وسیم رضوی کا ایک اور جھوٹ ملاحظہ کریں وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۹/ پر لکھتا ہے کہ

''ایک حدیث کہتی ہے کہ جب عمر مسلمان نہیں بنا تھا تو ایک دن اس نے اپنی بہن کو قیدی بنالیا۔''

قیدی بنانا سراسر جھوٹ ہے۔اس پورے واقعہ کو سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۳۷۸ میں اس طرح لکھا ہے کہ

''عمر رضی اللہ عنہ جب گھر کے نزدیک آئے تو انہوں نے خباب کی قرأت سن لی تھی۔ جب وہ اندر آئے تو کہا کہ یہ کس کے گنگنانے کی آواز تھی جو میں نے سنی، بہن، بہنوئی دونوں نے کہا تم نے کچھ نہیں سنا، حضرت عمر نے کہا کیوں نہیں؟ واللہ میں نے سنا ہے اور مجھے خبر بھی پہنچی ہے کہ تم دونوں نے محمد کے دین کی پیروی اختیار کر لی ہے۔اس پر بہن بہنوئی نے کہا کہ ہاں ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔تم جو چاہو کرو۔ تب حضرت عمر نے بہن بہنوئی کو زدوکوب کیا اور زخمی کر دیا، جب عمر نے اپنی بہن کا خون دیکھا تو اپنے کئے پر پچھتائے اور مارنے سے رک گئے بعد میں حضرت عمر اسلام لائے۔''

اس کے علاوہ کہیں بھی یہ نہیں ملتا ہے کہ حضرت عمر نے اپنی بہن کو قیدی بنالیا

ہو۔لیکن ملعون وسیم رضوی نے جیسے قسم کھالی ہو کہ بات بات پر جھوٹ بولوں گا اور مسلمانوں پر الزام لگاتا رہوں گا۔قارئین! حوالہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کو قیدی نہیں بنایا تھا۔

غافل کون؟

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۵۸ پر لکھتا ہے کہ

''اللہ کے رسول نے بنو مصطلق پر اس وقت حملہ کیا تھا جب وہ
سب غافل تھے اور اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔
رسول نے ان لوگوں کو مار ڈالا اور جو بچ گئے انہیں قیدی بنالیا۔''

یہ بات بھی سراسر جھوٹ ہے۔اب میں سیرت ابن ہشام کے حوالے سے اس واقعہ کو پیش کرتا ہوں۔

''سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۳۴۸/ سے یہ واقعہ شروع ہوتا ہے اور صفحہ ۳۵۳/ پر ختم ہوتا ہے۔کہیں نہیں لکھا ہے کہ وہ غافل تھے، جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں قیام فرما تھے وہ ایک چشمہ تھا، جس کا نام مریسیع تھا، جو قُدید کے نواح میں ساحل کی طرف واقع ہے، وہیں تصادم ہوا۔ ملعون وسیم رضوی کی مکاری دیکھئے کہ چشمہ کا نام سنتے ہی جانوروں کو پانی پلانے کا واقعہ اپنی طرف سے جوڑ دیا اور وہ لکھتا ہے کہ وہ سب غافل تھے۔حالانکہ وہ سب غافل نہیں تھے بلکہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاری کر رہے تھے۔اب مختصر واقعہ پیش کرتا ہوں۔

ابن ہشام نے ابن اسحاق کے حوالہ سے لکھا ہے، ابن اسحاق کہتے ہیں کہ

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی کہ بنی مصطلق مسلمانوں کے مقابلے کے لئے لوگوں کو جمع کر رہے ہیں۔ ان کا قائد حارث بن ابوضرار تھا اور یہ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا والد تھا۔ آپ ان کے مقابلے کے لئے نکلے اور ایک چشمہ بنام مریسیع پر قیام فرمایا اور بالآخر وہیں پر تصادم ہوا اور خون ریزی ہوئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنو مصطلق کو شکست دی، ان کے کچھ آدمی مارے گئے، باقی بچے مردوں اور عورتوں کو قبضہ میں لے لیا۔''

اب ملعون وسیم رضوی جواب دے کہ جنگ کی تیاری کون کر رہا تھا؟ دونوں طرف سے تصادم ہوا کہ نہیں؟؟ پھر وہ غافل کیسے تھے؟ رہا ان کے مالی اسباب پر قبضہ کرنا، لوگوں کو قید کرنا، جنگ میں جو فاتح ہوتا ہے وہی اس پر قبضہ کرتا ہے، یہی جنگ کا دستور ہے۔ اگر بنو مصطلق فاتح ہو جاتے تو کیا مسلمان لشکریوں کو پھولوں کا گلدستہ پیش کرتے؟ ملعون وسیم رضوی کا مطالعہ کافی کمزور ہے۔ ماضی بعید، ماضی قریب اور زمانہ حال کی جنگوں کے حالات اس کو معلوم نہیں۔ جب دو لشکروں اور فوجوں میں جنگ ہوتی ہے تو فاتح لشکر مفتوح لشکر کو قید کر لیتا ہے۔ فاتح ملک مفتوح ملک کو اپنے تصرف میں لے لیتا ہے۔ کیا ملعون وسیم رضوی کو معلوم نہیں کہ انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کر کے تقریباً دو سو سال تک حکومت کی اور ہندوستانیوں پر اپنا قانون نافذ کر دیا۔

ملعون وسیم رضوی کی بکواس

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۵۸ ر پر لکھتا ہے کہ

''جویریہ ایک خوبصورت عورت تھی، محمد کے آدمیوں نے اس کے شوہر کو قتل کر دیا۔اس کے بعد جویریہ کو جنسی تعلقات کے لئے باندی بنا کر لے آیا گیا اور اسے مسلمان بننے پر مجبور کیا گیا۔''

قارئین! یہ ملعون وسیم رضوی کی بکواس ہے۔ حقیقت کو جاننے کے لئے سیرت ابن ہشام سے من وعن واقعہ تحریر کر رہا ہوں۔

سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۳۵۱، پر ہے کہ

''ابن ہشام نے کہا جب آپ غزوہ مصطلق سے واپس آرہے تھے اور ساتھ جویریہ بنت حارث بھی تھیں اور آپ لشکر کے انتظام میں مصروف تھے تو آپ نے جویریہ کو ایک انصاری کے پاس بطور ودیعت رکھ دیا اور انہیں حفاظت سے رکھنے کا حکم دیا اور آپ مدینہ آگئے اب حارث بن ابوضرار اپنی بیٹی کا فدیہ لے کر آیا۔ یہ جب عقیق پہنچا تو اس نے اپنے ان اونٹوں پر نظر ڈالی جو فدیہ کے لئے لایا تھا۔ ان میں سے دو انٹوں پر اسے لالچ آئی اس نے انہیں عقیق کی ایک گھاٹی میں چھپا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

آیا اور کہا اے محمد! تم میری بیٹی کو لے آئے ہو، یہ اس کا فدیہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور وہ دو اونٹ کہاں ہیں جنہیں تم نے عقیق کی فلاں گھاٹی میں چھپا دیا ہے۔

حارث یہ سنتے ہی بولا۔

اشهد ان لا اله الا الله و انك محمد رسول الله فوالله ما اطلع علی ذالك الا الله

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ خدا کی قسم! اس معاملے میں اللہ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا تھا۔ پس حارث اس کے دو بیٹوں اور اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور وہ دونوں اونٹ آدمی بھیج کر منگوائے گئے اور ان کی بیٹی جویریہ واپس کر دی گئیں۔ یہ بھی اسلام لے آئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے والد کو پیام نکاح دیا۔ انہوں نے جویریہ کا نکاح کر دیا اور چار سو درہم مہر مقرر ہو گیا۔''

سیرت ابن ہشام میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے ابن ہشام لکھتے ہیں کہ

''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جویریہ کو اپنی زوجیت میں لینے سے لوگوں نے بنو مصطلق کے سو قیدیوں کو آزاد کر دیا جو بنو مصطلق کے خاندان سے تھے۔ میری نظر میں ایسی کوئی

عورت نہیں جو اپنی قوم کے لئے اتنی باعث برکت ثابت
ہوئی ہو یعنی جس کی وجہ سے سو قیدی آزاد ہو گئے ہوں۔''

اب انصاف پسند فیصلہ کریں کہ ملعون وسیم رضوی جھوٹا ہے یا نہیں؟ کیا جویریہ جبراً مسلمان بنائی گئیں؟ کیا جویریہ کو باندی بنا کر جنسی تعلق قائم کیا گیا؟ یہ سب باتیں ملعون وسیم رضوی کی گڑھی ہوئی ہیں۔

ملعون وسیم رضوی کا گندہ ذہن

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۶۱/ پر لکھتا ہے کہ

''ان کو عائشہ کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے میں بہت لطف
آتا تھا۔''

یہ بات سراسر جھوٹ ہے اس کی حقیقت اور اصلیت کچھ بھی نہیں۔اس لئے اس نے کسی کتاب کا حوالہ بھی نہیں دیا ہے۔اپنی طرف سے گڑھ دیا ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب بیویاں یکساں تھیں۔اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے لئے باریاں مقرر کرتے تھے چاہے وہ کم عمر کی ہوں، یا زیادہ عمر کی۔آیئے اس ثبوت کے لئے حدیث پیش کرتا ہوں۔

ابوداؤد کتاب النکاح جلد دوم، صفحہ ۱۴۰، حدیث نمبر ۳۶۷

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف سے باریاں مقرر فرماتے تھے۔''

ابوداؤد جلد دوم، کتاب النکاح، صفحہ نمبر ۱۴۱، حدیث نمبر ۳۶۸/ میں ہے کہ

''عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے بھانجے! رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔ ہمارے پاس رہنے کی باریوں میں آپ ہر زوجہ کے پاس تشریف لے جاتے لیکن اسے ہاتھ نہ لگاتے یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ جاتے جس کی باری ہوتی اور رات اسی کے پاس گزارتے۔''

اس حدیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضور ﷺ کتنے انصاف پسند تھے کہ شب باشی میں بھی باریاں مقرر کر دی تھیں۔ کسی پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ ملعون وسیم رضوی کی بات جھوٹ پر مبنی ہے۔

جھوٹی باتیں

ملعون وسیم رضوی کتاب کے صفحہ ۶۲/ پر لکھتا ہے کہ
''محمد کی موت کثرت مجامعت سے ہوئی تھی۔''

معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ! وہ حوالہ کے طور پر ابن ہشام کا ذکر کرتا ہے۔

ابن ہشام نے حضور اقدس ﷺ کے مرض اور وصال کا ذکر ۲۰/ صفحات پر کیا ہے لیکن کہیں بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کا وصال کثرت مجامعت سے ہوا۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ انصاف پسند خود ابن ہشام کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے۔

سیرت ابن ہشام جلد دوم، صفحہ ۷۸۹ میں ہے کہ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کا درد بڑھ گیا۔ اس وقت آپ باری باری سے اپنی بیویوں کے پاس رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی حالت زیادہ خراب ہوئی تو آپ میمونہ کے گھر میں تھے۔ آپ نے تمام ازواج مطہرات کو بلایا اور ان سے اجازت چاہی کہ وہ میرے گھر میں علالت کا وقت گزاریں اور ازواج مطہرات نے اجازت دے دی۔''

جو بات کتاب میں نہ ہو اس کا حوالہ دینا، اور اس جھوٹی بات کو کتاب اور صاحب کتاب کی طرف منسوب کرنا کتنی بے باکی اور زیادتی ہے، جو بات ابن ہشام نے لکھی ہی نہیں ان کی طرف منسوب کرنا ہر انصاف پسند اس کو ظالمانہ حرکت اور جھوٹ قرار دے گا۔ ایسا لگتا ہے کہ جھوٹ اور فریب **ملعون وسیم رضوی** کی فطرت میں شامل ہے۔

پیشاب پینے والا کون؟

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۷۱ پر لکھتا ہے

''وہ اونٹ کا پیشاب بھی پیتے ہیں، کیوں کہ محمد نے پیا۔''

ملعون وسیم رضوی جھوٹی بات کرنے میں بہت ماہر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مسلمان پیشاب پیتے ہیں۔ یہ بات نہ کسی تاریخ کی کتاب میں ہے اور نہ حدیث

میں اور نہ قرآن میں، نہ کسی سیرت کی کتاب میں ہے اور نہ ہی اس نے کوئی حوالہ دیا۔ مسلمان تو پیشاب کو نجس اور ناپاک سمجھتا ہے۔ کپڑے پر لگ جائے تو فوراً دھوتا ہے۔ اس کو دھوئے بغیر نماز نہیں ہوتی لیکن یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایک قوم گائے کے پیشاب کو پوتر اور پاک سمجھتی ہے، اس کو پینے کی ترغیب دیتی ہے، اس کے استعمال میں ہزار ہا فائدہ بتاتی ہے۔ میں نام نہیں لے رہا ہوں۔ اگر ملعون وسیم رضوی کو عقل اور سمجھ ہوگی تو وہ سمجھ جائے گا کہ میں کس کی بات کر رہا ہوں۔ پیشاب کے بارے میں کچھ بولنے سے پہلے ملعون وسیم رضوی کو دوسرے مذہب کی کتابوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے تھا۔

پیشاب کے تعلق سے منو اسمرتی، ادھیائے ۱۱، شلوک ۲۱۲ میں ہے کہ

> ''گئو متر، (گائے کا پیشاب) گوبر، دودھ، گھی اور پانی ان سب کو ملا کر پیئے اور دوسرے دن اُپاس رکھے۔ یہ ''سنتاپن کر چھر'' کہا جاتا ہے، اور جب اوپر کہی ہوئی چیزوں کو ایک ایک دن میں ایک ایک چیز کو بھوجن کرے اور ساتویں دن اُپاس کرے یہ ''سہا سانت پن چھر'' کہا جاتا ہے۔''

اب خود ملعون وسیم رضوی بتائے کہ کس مذہب میں پیشاب پینا درست ہے

مجھے تو حیرت اس بات پر ہے کہ وہ کہتا ہے معاذ اللہ ''محمد نے پیا۔'' افسوس صد افسوس! اس کی بہتان تراشی پر کہیں سے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ معاذ اللہ حضور اقدس ﷺ نے پیشاب پیا ہو، یہ سراسر جھوٹ ہے۔ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے بطور علاج کچھ لوگوں کے لئے کہا۔

صحیح بخاری جلد سوم، کتاب الطب صفحہ ۲۵۴، حدیث نمبر ۶۴۶،

''قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اس چرواہے کے پاس چلے جائیں جو آپ نے اونٹوں کے لئے مقرر فرمایا ہے، وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں، وہ وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے، یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گئے۔''

یہ واقعہ سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۷۸۶ پر بھی درج ہے

ملعون وسیم رضوی یہ بتائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیشاب پینے کا الزام جھوٹ ہے کہ نہیں؟ ہر انصاف پسند انسان کہے گا کہ یہ جھوٹ ہے۔ ملعون وسیم رضوی مرتے دم تک کوئی ایسی حدیث نہیں دکھا سکتا، اور نہ ایسی کوئی تاریخی کتاب ہی دکھا سکتا کہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشاب پینے کا ذکر ہو۔

ملعون وسیم رضوی کی نگاہ میں گاندھی جی احمق

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۷۱ پر لکھتا ہے کہ

''مہاتما گاندھی نے اپنی بیوی سے شادی کی، جب دونوں ہی دس سال کے تھے۔ اس شادی کا مقصد ایک دوسرے کے ساتھ بڑھنا، میل ملاپ رکھنا، ایک خاص رشتوں میں بندھنا تھا۔ یہ ایک بڑا نا احمقانہ عقیدہ تھا۔''

ملعون وسیم رضوی یہ کہنا چاہتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے دس سال کی عمر میں شادی کر کے احمقانہ عقیدہ پر عمل کیا اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو احمقانہ عقیدہ پر عمل کرے گا وہ احمق اور بے وقوف ہوگا۔ گاندھی جی کے ماں باپ اور ساس سسر اس احمقانہ عقیدے پر راضی ہوئے۔ کیا وہ بھی بے وقوف اور احمق تھے؟ ملعون وسیم رضوی کے مطابق وہ احمق تھے۔

ڈاکٹر محمد احمد نعیمی اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ'' جلد دوم صفحہ ۵۴۴ پر منواسمرتی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

''آٹھ سال کی لڑکی کی شادی سب سے بہتر ہے۔ دس سال سے پہلے لڑکی کی شادی نہ کرنے والے ماں باپ اور بھائی نرک میں جاتے ہیں۔''

ملعون وسیم رضوی خود بتائے کہ منواسمرتی میں جو لکھا ہے اس پر عقیدہ رکھنے والا احمق اور بے وقوف ہے یا نہیں؟ اس پر تفصیلی گفتگو اور دیگر مذاہب کے حوالے انشاء اللہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی بحث میں پیش کروں گا۔

بدصورت کون؟

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۹ پر لکھتا ہے کہ

''حدیث کے مطابق محمد دیکھنے میں بدصورت تھے۔''

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! اس سے بڑا جھوٹا شاید ہی کوئی ہوگا۔ حدیث کی بات کرتا ہے مگر حوالہ نہیں دیتا۔ اس لئے کہ حدیث میں ایسا ہے ہی نہیں۔ حضور

اقدس ﷺ کتنے خوبصورت حسین وجمیل تھے اس پر سینکڑوں احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔بطورثبوت چنداحادیث پیش کرتا ہوں تاکہ ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ثابت ہوجائے۔

صحیح بخاری جلددوم کتاب الانبیا،صفحہ ۳۴۱،حدیث نمبر ۷۶۳،

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میانہ قد تھے۔ میں نے آپ کوسرخ حُلے میں ملبوس دیکھا اور ہرگز کسی کوآپ سے زیادہ حسین وجمیل نہیں دیکھا۔''

بخاری شریف جلددوم،صفحہ ۳۴۱،حدیث نمبر ۷۶۴،کتاب الانبیاء،

''حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور اقدس ﷺ کا چہرۂ انور کیا تلوار کی طرح چمکدار تھا؟ آپ نے فرمایانہیں، بلکہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔''

جامع ترمذی جلددوم،ابواب المناقب،صفحہ ۶۸۳ / ۶۸۴ حدیث نمبر ۱۵۸۲

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے زیادہ حسین کوئی چیزنہیں دیکھی، گویا آپ کے چہرے پرسورج تیر رہاہو۔''

عرب کے مشہورشاعرحسان بن ثابت لکھتے ہیں کہ

واحسن منك لم ترقط عینی
واجمل منك لم تلدالنساء

ترجمہ: یا رسول اللہ! آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں
نے نہیں دیکھا۔ آپ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے
کسی کو جنا ہی نہیں۔

اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ مذکورہ بالا احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں کہ میرے نبی کریم ﷺ نہایت حسین وجمیل تھے اور ملعون وسیم رضوی نہایت ہی ذلیل اور جھوٹا ہے۔

بہتان تراشی

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۹/ پر لکھتا ہے۔

''جس نے تصویر کشی کی، محمد نے اسے ملک بدر کر دیا۔''

یہ بات بھی جھوٹ پر مبنی ہے۔

سیرت ابن اسحاق، سیرت ابن ہشام، صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے تصویر کشی کرنے والے کو ملک بدر کیا ہو۔ ملعون وسیم رضوی کا یہ الزام جھوٹ پر مبنی ہے۔ تصویر کشی کے تعلق سے پیارے آقا ﷺ نے کیا فرمایا ہے، حدیث ملاحظہ کریں۔

صحیح بخاری جلد سوم، صفحہ ۳۳۳، کتاب اللباس، حدیث نمبر ۹۰۳،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے
رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دنیا میں
تصویر بنائے گا۔ قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ
اس میں جان ڈالے لیکن وہ نہیں ڈال سکے گا۔''

تصویر کشی کے تعلق سے ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔
صحیح بخاری جلد سوم، صفحہ ۳۳۲، کتاب اللباس، حدیث نمبر ۸۹۹۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے ایک جانب صحن میں پردہ لٹک رہا تھا، حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ہٹادو کیوں کہ اس پردے کی تصویریں نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔''

اس کے علاوہ بہت ساری احادیث تصویر کشی کی ممانعت پر ملتی ہیں لیکن کوئی ایسی حدیث نہیں ملتی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصویر کشی کرنے والے کو ملک بدر کیا ہو۔ یہ ملعون وسیم رضوی کی بہتان تراشی ہے۔

بتوں کو کیوں توڑا؟

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۰ر پر لکھتا ہے:

''فتح مکہ کے بعد محمد نے کعبہ میں بتوں کو کیوں توڑا؟''

یہ تو میں بعد میں جواب دوں گا کہ بتوں کو کیوں توڑا۔ میں ملعون وسیم رضوی سے پوچھتا ہوں کہ سب سے پہلے عمرو بن لحی سے پوچھو کہ ملک شام سے لاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ میں ہزاروں سال کے بعد بت کیوں رکھا؟ کیا ملعون وسیم رضوی کے پاس اس کا جواب ہے؟ خانہ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ

فرمائی۔ تعمیر کعبہ کے تعلق سے ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری، جلد اول، صفحہ ۵۹۱ کتاب المناسک میں ہے۔

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتا تو کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنے میں جو حصہ الگ کیا گیا ہے اس کو اس میں شامل کرنے کو کہتا اور اس کی کرسی زمین کے برابر کر دیتا، اس میں ایک دروازہ پورب جانب اور ایک پچھّم جانب بنواتا اور اس کی بنیاد ابراہیمی بنیادوں کے مطابق کر دیتا۔''

اس حدیث سے ثابت ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۵۹۰، کتاب المناسک، حدیث نمبر ۱۴۸۲

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ تمہاری قوم نے جب تعمیر کعبہ کی تو بنیاد ابراہیمی سے اسے چھوٹا کر دیا۔''

قرآن بھی اس بات پر شاہد ہے کہ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ سورۂ نمبر ۲، آیت نمبر ۱۲۷،

''اور جب ابراہیم نے اس کی بنیادیں اُٹھائیں اور اسماعیل

نے کہااے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما۔“

قرآن واحادیث سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی، اس کے ہزاروں سال بعد قبیلہ خزاعہ کے سردار عمرو بن لحی نے ملک شام سے ایک بت لاکر خانہ کعبہ میں نصب کردیا۔

سیرت ابن ہشام جلد اول، صفحہ ۱۰۸،

”ابن ہشام نے کہا کہ بعض اہل علم نے محمد سے بیان کیا کہ عمرو بن لحی ملک شام گیا اور سرزمین بلقاء پہنچا، انہوں نے وہاں دیکھا کہ لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ عمرو بن لحی نے ان سے کہا کیا تم ان میں سے کوئی بُت مجھے نہ دوگے؟ انہوں نے ایک بُت دے دیا، جسے ہبل کہا جاتا ہے اور وہ مکہ لاکر خانہ کعبہ میں نصب کردیا“

اب میں جواب دیتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ نے فتح مکہ کے دن بتوں کو کیوں توڑا؟

نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

سیرت ابن ہشام، جلد اول، صفحہ ۱۳۱ میں ہے کہ

”ابومحمد عبدالملک بن ہشام النحوی نے کہا کہ یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ میں ہے آپ کا نسب یہ ہے۔“

”(۱) محمد ﷺ (۲) بن عبداللہ (۳) بن عبدالمطلب (۴) بن ہاشم (۵) بن عبدمناف (۶) بن قصی (۷) بن

کلاب (۸) بن مرہ (۹) بن کعب (۱۰) بن غالب (۱۱)
بن لوی (۱۲) بن فہر (۱۳) بن مالک (۱۴) بن نضر (۱۵)
بن کنانہ (۱۶) بن خزیمہ (۱۷) بن مدرکہ (۱۸) بن الیاس
(۱۹) بن مضر (۲۰) بن نزار (۲۱) بن معدّ (۲۲) بن
عدنان (۲۳) بن اُدّ (۲۴) بن مقوم (۲۵) بن ناحور
(۲۶) بن تیرح (۲۷) بن یعرب (۲۸) بن یشجب
(۲۹) بن نابت (۳۰) بن اسمٰعیل (۳۱) بن ابراہیم۔"

نسب نامہ سے ثابت ہوگیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں۔ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعمیر کردہ ہے تو خانہ کعبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ کا بنایا ہوا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک رکھا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے باپ کے گھر کو بتوں سے پاک کردیا۔ اس میں کون سی تعجب کی بات ہے!

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۰ر پر لکھتا ہے کہ

"سعودی عرب میں مندر یا گرجا گھر بنانے کی اجازت کیوں نہیں؟"

ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہر ملک وریاست کا الگ الگ دستور ہوتا ہے۔ کیا ملعون وسیم رضوی جواب دے گا کہ ہندوستان میں گائے کا ذبیحہ کیوں منع ہے؟ بہت سے ایسے غیر مسلم ممالک ہیں جہاں گائے کے ذبیحہ پر پابندی نہیں، کیا ملعون وسیم رضوی کے پاس اس کا جواب ہے؟

کیا بچہ آسمان سے ٹپکے گا؟

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۱ پر لکھتا ہے۔

''مانع حمل کیوں حرام ہے؟''

ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہئے کہ مانع حمل اس لئے حرام ہے کہ جب بچہ پیدا ہوگا تو ملک کی خدمت کرے گا۔ کوئی ڈاکٹر بن کر مریضوں کا علاج کرے گا تو کوئی جج بن کر کورٹ میں فیصلہ کرے گا۔ کوئی سائنٹسٹ بن کر میزائیل بنائے گا تو کوئی فوجی بن کر ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرے گا اور پڑوسی مخالف کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔ اگر مانع حمل پر عمل کر لیا جائے تو کیا بچہ آسمان سے ٹپکے گا؟ پھر ملک کی سرحدوں کی حفاظت کون کرے گا؟ ملعون وسیم رضوی کی سوچ وہاں تک پہنچ ہی نہیں پا رہی ہے۔

OOOOOOO

”اب جھوٹ سے پردہ اُٹھتا ہے“

قارئین! پچھلے صفحات میں آپ نے دیکھا کہ کس طرح جھوٹوں کے سردار ملعون وسیم رضوی نے جھوٹی اور من گھڑت باتیں اسلام، مسلمان اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ اب میں ان جھوٹی باتوں سے پردہ اُٹھاتا ہوں۔ جہاں اس نے حدیث کا حوالہ دیا آپ ملاحظہ کریں گے کہ کس طرح اس نے حدیث میں خیانت کی ہے اور اپنی طرف سے گھٹایا اور بڑھایا ہے۔ پہلے اس کی لکھی ہوئی حدیث پھر اصل حدیث اس کے بعد اس کی وضاحت اور محاسبہ پیش کروں گا تا کہ جھوٹ سے پردہ اُٹھ جائے، اب ملاحظہ کریں۔

آسمان و زمین کا فرق

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۶۳ / پر صحیح بخاری جلد ۷، باب نمبر ۶۲، حدیث نمبر ۱۴۴ کے حوالے سے لکھتا ہے:

> ”عائشہ نے کہا جس وقت اللہ نے رسول کو اُٹھایا ان کا سر میری گردن کے پاس تھا، وہ مجھے چوم رہے تھے، ان کا تھوک میرے تھوک سے مل رہا تھا، ان کی موت کے لئے میں خود کو ذمہ دار مانتی ہوں، اس وقت میری جوانی تھی، میں نادان تھی، میں نبی کو پُر جوش کرنا چاہتی تھی اور کھیل میں ان کا تعاون کرنا چاہتی تھی لیکن نا تجربہ کاری کی بنیاد پر مجھے معلوم

نہیں تھا کہ جب کوئی بوڑھا اور بیمار آدمی کسی ایک جوان
عورت کے ساتھ متعدد بار کرتا ہے تو اس کے کیا برے
اثرات ہو سکتے ہیں، ورنہ میں ان کو روک دیتی۔ میں نے
اسے جنسی خواہش کے پرلطف لمحات پر ان کو روکنا مناسب
نہیں سمجھا۔ میں دیکھتی رہی وہ میرے سینے پر لڑھک گئے۔
عائشہ نے کہا کہ وصال کے وقت نبی نے کلمہ نہیں پڑھا تھا
کیوں کہ اس وقت ان کی زبان میرے منہ میں تھی۔''

ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ خود اس کے حوالے سے ملاحظہ کیجئے۔
وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۴/ پر اسی حوالے سے لکھتا ہے: وہی صحیح بخاری، وہی جلد نمبر ۷، وہی باب نمبر ۶۲، وہی حدیث نمبر ۱۴۴ لیکن حدیث بدل گئی وہ لکھتا ہے:

''عائشہ نے کہا اس دن رسول کے ساتھ سونے کی میری
باری تھی، رسول میرے ساتھ تھے، لیکن اللہ نے انہیں
اُٹھا لیا۔ مرتے وقت ان کا سر میری دونوں چھاتیوں کے
درمیان تھا، ان کا تھوک میرے تھوک سے مل کر میری
گردن سے بہہ رہا تھا۔''

دونوں حدیث میں آسمان زمین کا فرق ہے لیکن ملعون وسیم رضوی کے حوالے کے مطابق دونوں حدیث ایک ہی ہیں جو کہ غلط بات ہے۔ اب دونوں حدیث کا فرق ملاحظہ کیجئے۔

پہلی حدیث میں ہے کہ ان کا سر میری گردن کے پاس تھا۔ جب کہ دوسری حدیث میں لکھتا ہے ان کا سر میرے دونوں چھاتیوں کے درمیان تھا۔ پہلی حدیث میں لکھ رہا ہے ان کا تھوک میرے تھوک سے مل رہا تھا۔ دوسری حدیث میں لکھتا ہے ان کا تھوک میرے تھوک سے مل کر گردن سے بہہ رہا تھا۔

یہ ساری باتیں صحیح بخاری کی حدیث میں اپنی طرف سے جوڑ دی ہیں۔ اب میں آپ کے سامنے صحیح بخاری کی وہ اصل حدیث عربی عبارت اور ترجمہ کے ساتھ پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں:

صحیح بخاری جلد دوم، کتاب المغازی، صفحہ ۷۰۰، حدیث ۱۵۷۱

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ

فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ

''ترجمہ: ابوعمرو ذکوان، (حضرت عائشہ کے آزاد کردہ غلام) نے ابن ابی ملیکہ کو خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مجھ پر انعامات سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال میرے گھر میں میری باری کے دن اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں آپ کے وصال سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمن میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹیک دیئے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا میں اسے آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے ہاں کا اشارہ فرمایا، میں نے مسواک لی تو سخت معلوم ہوئی، پھر میں عرض گزار ہوئی کہ کیا میں اسے آپ کے لئے نرم کردوں؟ آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ

فرمایا۔ پس میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا، آپ اپنا دست مبارک پانی میں ڈال کر اسے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات بے شک موت تکلیف سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اُٹھایا اور کہنے لگے فی الرفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور آپ کا دست مبارک نیچے آ گیا۔''

دوسری حدیث ملاحظہ فرمائیں:

صحیح البخاری جلد دوم، صفحہ ۷۰۰، کتاب المغازی حدیث نمبر ۱۵۷۲

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي

هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي۔

’’ترجمہ: ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرض وصال میں فرمایا کرتے تھے، کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ میں کل کس کے پاس ہوں گا؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ کی باری کا انتظار فرماتے تھے تو آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی، آپ جس کے پاس چاہیں رہیں۔ آپ وصال تک حضرت عائشہ کے گھر رہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں: جس روز آپ کا وصال ہوا ویسے بھی وہ میری ہی باری کا دن تھا تو آپ کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور میرے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا، وہ اس طرح کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو میں نے کہا اے عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو، انہوں نے مجھے دے دی تو میں نے چبا کر نرم کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دی۔ آپ نے مسواک کی، آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔‘‘

ان دونوں حدیثوں کے علاوہ اور بھی کئی احادیث صحیح بخاری میں حضور کے وصال کے تعلق سے موجود ہیں لیکن کسی بھی حدیث میں وہ واہیات اور بکواس نہیں جو ملعون وسیم رضوی نے کی ہے اور اپنی طرف سے من مانی باتیں اس میں شامل کر دی ہیں۔صاف ستھرے اور اچھے واقعات کو بھی جنسیات اور سیکس کا مرچ مسالہ لگا کر پیش کرنے میں ملعون وسیم کی مہارت سے ایسا لگتا ہے جیسے اس نے سیکس کا کورس کیا ہو۔ایک بہترین اور صاف ستھری حدیث میں وہ کس طرح سیکس آمیز الفاظ اپنی طرف سے ملاتا ہے اس کو ملاحظہ کریں۔شاید ایسا جھوٹا قیامت تک پیدا نہ ہو۔اس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں جو حدیث میں شامل کئے گئے ہیں۔

''وہ مجھے چوم رہے تھے۔''

''اس وقت میری جوانی تھی۔''

''میں نبی کو پُر جوش کرنا چاہتی تھی۔''

''کھیل میں ان کا تعاون کرنا چاہتی تھی۔''

''جب کوئی بوڑھا اور بیمار آدمی کسی ایک جوان عورت کے ساتھ متعدد بار کرتا ہے اس کے کیا برے اثرات ہو سکتے ہیں۔''

''میں نے اسے جنسی خواہش کے پُر لطف لمحات پر ان کو روکنا مناسب نہیں سمجھا۔''

''وصال کے وقت نبی نے کلمہ نہیں پڑھا۔''

''اس وقت ان کی زبان میرے منہ میں تھی۔''

''ان کا تھوک میرے تھوک سے مل کر میری گردن سے

بہہ رہا تھا۔''

''ان کا سر میری دونوں چھاتیوں کے درمیان تھا۔''

یہ ہیں وہ سب بکواس جن کا حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی جملہ حدیث پاک میں نہیں ہے۔ عربی کا متن جو میں نے حوالہ میں پیش کیا ہے اس کا ایک ایک لفظ پڑھیے، اس میں سے کوئی جملہ نہیں ملے گا۔ وہ لکھتا ہے

''ان کا سر میری دونوں چھاتیوں کے درمیان تھا۔''

اس کے لئے حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

بین سحری و نحری، ایک جگہ ہے مستند الی صدری، ایک جگہ ہے حاقتنی و ذاقتنی، پہلے جملہ کا معنی ہوتا ہے میرے گلے اور سینے کے درمیان، دوسرے جملہ کا معنی ہوتا ہے میرے سینے سے ٹیکا لگائے تھے۔ تیسرے جملہ کا معنی ہوتا ہے میری ہنسلی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا۔ اب ملعون وسیم رضوی بتائے کہ دونوں چھاتیوں کے درمیان کس لفظ کا ترجمہ ہے؟

چھاتی کو عربی میں ثدی کہتے ہیں اور دو چھاتیوں کو ثدیین کہتے ہیں۔ پوری حدیث کا ایک ایک لفظ دیکھئے، کہیں بھی آپ کو لفظ بین ثدیین نہیں ملے گا ملعون وسیم رضوی تو ہر بات کو سیکس کی طرف لیجانا چاہتا ہے، اسی لئے اس نے بین سحری و نحری کا ترجمہ میری دونوں چھاتیوں کے درمیان کر دیا۔ جھوٹا ملعون وسیم لکھتا ہے کہ

''عائشہ نے کہا کہ وصال کے وقت نبی نے کلمہ نہیں پڑھا تھا۔''

عربی متن کو ملاحظہ فرمائیں اس میں لکھا ہے

یقول لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات، آپ نے فرمایا، لا الہ الا اللہ بے شک موت تکالیف سے بھری ہوتی ہے۔ آپ خود بتائیں کہ اللہ کے نبی نے آخری وقت کلمہ پڑھا کہ نہیں؟ اگر کوئی یہ کہے کہ لا الہ اللہ کہا اور محمد رسول اللہ نہیں کہا تو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کے رسول محمد تو وہ خود ہیں، انہیں محمد رسول اللہ کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے ثابت ہوگیا کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے جو جھوٹی حدیث بیان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو کم کرنا چاہتا ہے۔ اگر ملعون وسیم رضوی جیسے ہزاروں پیدا ہو جائیں تو میرے نبی کا مقام کم نہیں ہوگا۔

حضرت عائشہ کی طرف یہ جھوٹ منسوب کر کے لکھتا ہے کہ

''ان کا تھوک میرے تھوک سے مل کر میری گردن سے بہہ رہا تھا۔''

اس کی حقیقت جاننے کے لئے عربی کا متن ملاحظہ کیجئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وخالط ریقہ وریقی۔ اب آپ بتائیں کہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ تھوک میری گردن سے بہہ رہا تھا۔ ملعون وسیم رضوی ثابت کرے، وہ کیا ثابت کرے گا!! اصل حدیث کا متن آپ کے سامنے میں نے رکھا خود انصاف کریں کہ کیا صحیح ہے کیا غلط۔

ملعون وسیم رضوی صحیح بخاری کی حدیث میں ایک جملہ اور گھسیڑتا ہے کہ آخری وقت ان کی زبان میرے منہ میں تھی، صحیح بخاری کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلیٰ حتی قبض ومالت یدہ۔

''پھر آپ نے ہاتھ اوپر اُٹھایا اور کہنے لگے فی الرفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور آپ کا دست مبارک نیچے آ گیا۔''

ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ثابت ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان حضرت عائشہ کے منہ میں نہیں تھی کیوں کہ آپ اپنا ہاتھ اُٹھا کر اپنے رب کی بارگاہ میں کہہ رہے تھے فی الرفیق الاعلیٰ۔

جھوٹے پر اللہ کی لعنت

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب صفحہ ۱۰۷؍ پر لکھتا ہے کہ

''محمد عیاشی کے دوران نشہ کا بھی استعمال کرتے تھے۔''

معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ! اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے جھوٹے اور من گھڑت جملے ملا کر صحیح بخاری کی حدیث لکھتا ہے۔ پہلے آپ اس کی جھوٹی حدیث کو ملاحظہ کریں پھر میں اصل حدیث کا عربی متن پیش کر کے اس کا محاسبہ کرتا ہوں۔

صفحہ ۱۰۶، پر لکھتا ہے:

''عائشہ کے حوالے سے ایک حدیث یہ بھی ہے کہ عائشہ نے کہا، رسول جحش کی بیٹی زینب (محمد کے منہ بولے بیٹے زید کی بیوی) کے گھر چھپ کر شہد پینے کے بہانے ''مغافیر'' نام کی ایک بدبودار شراب پیتے تھے۔ میں نے اور حفصہ نے اس کی تفتیش کی ترکیب بنائی، اگر وہ شراب پیئیں گے تو اس کی

بوسونگھنے سے پتہ چل جائے گا، بعد میں یہی بات صحیح نکلی۔
پکڑے جانے پر رسول بولے قسم کھاتا ہوں کہ اب ایسا نہیں
کروں گا اور تم بھی وعدہ کرو کہ یہ بات کسی کو نہیں کہو گی۔"

اب آیئے حدیث کا عربی متن ملاحظہ کریں،
صحیح بخاری جلد سوم صفحہ ۱۲۰، کتاب الطلاق، حدیث نمبر ۲۴۸۔

حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ سورة التحريم آية 4/1 لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ سورة التحريم آية 3 لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ حضرت زینب بنت

جحش کے پاس ٹھہرتے اور شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حفصہ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم ﷺ وہاں سے تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ پس ہم میں سے ایک کے پاس حضور تشریف لائے تو اس نے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور آئندہ نہیں پیوؤں گا۔ تو یہ آیۃ کریمہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ سے إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ تک نازل ہوئی۔

ترجمہ: اے نبی تم اسے حرام کیوں کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔۔ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ تک ۔ترجمہ: اگر وہ دونوں اللہ کی طرف رجوع کریں۔۔۔۔۔ یہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف خطاب ہے۔ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ۔۔۔اس حدیث سے مفہوم یہی نکلتا ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ شہد پیا ہے۔

قارئین! آپ نے اصل حدیث ملاحظہ فرمائی، آپ اس حدیث کے متن کو بار بار پڑھیے اور ملعون وسیم رضوی کی بکواس سے موازنہ کیجئے۔ اب میں اس کا جھوٹ شمار کراتا ہوں۔

جھوٹ نمبر ۱:

''چھپ کر شہد پینے کے بہانے مغافیر پیتے تھے۔''

جھوٹ نمبر ۲:

''رسول بولے قسم کھاتا ہوں۔''

جھوٹ نمبر ۳:

''تم وعدہ کرو یہ بات کسی کو نہیں کہو گی۔''

آپ نے پوری حدیث کو پڑھا کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھپ کر گئے تھے؟ بلکہ آپ کا معمول تھا آپ شہد پینے جاتے تھے۔ پوری حدیث میں کہیں نہیں ہے کہ رسول نے قسم کھائی ہو، پوری حدیث میں کہیں یہ نہیں ہے کہ تم وعدہ کرو یہ بات کسی کو نہیں کہو گی، یہ سب سراسر جھوٹ اور ملعون وسیم رضوی کی رسول دشمنی ہے۔

اب آیئے ملعون وسیم رضوی کے جھوٹوں سے پردہ اُٹھاتے ہیں وہ اتنا بڑا نادان اور جاہل ہے اسے پتہ ہی نہیں کہ مغافیر کیا ہے؟

وہ کھانے کی چیز ہے یا پینے کی؟

وہ حرام ہے کہ حلال؟

وہ نشہ آور ہے کہ نہیں؟

وہ کہتا ہے ''مغافیر ایک بدبودار شراب ہے۔''

ارے جاہل! وہ شراب نہیں ہے اور نہ اس سے نشہ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ پینے کی چیز ہے۔

کچھ کھانے کی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو منع تو نہیں ہے اور نہ ہی اس سے نشہ ہوتا ہے لیکن اس میں بُو آتی ہے، جیسے ہندوستان میں کچی پیاز اور لہسن۔

صحیح بخاری میں مغافیر کے لئے ''اکل'' کھانے کا لفظ آیا ہے ''شرب'' پینے کا نہیں۔

صحیح بخاری میں ہے اکلت مغافیر؟ لا بل شربت عسلا یعنی مغافیر کے لئے اکلت اور شہد کے لئے شربت کا لفظ آیا ہے۔ جس جاہل کو کھانے اور پینے کی عربی نہیں معلوم وہ حدیث کو کیا سمجھ سکتا ہے۔ جیسے کوئی انگریز ہندوستان آئے اور اسے معلوم نہ ہو کہ روٹی کیا چیز ہے تو وہ کہے گا کہ ہم روٹی پیئے گا۔ وہی حال ملعون وسیم رضوی کا ہے وہ کہتا ہے رسول مغافیر پیتے تھے مغافیر گوند کی طرح ایک چیز ہے جسے پیا نہیں بلکہ کھایا جاتا ہے۔

حدیث کی وضاحت یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ نے نہ قسم کھائی اور نہ یہ کہا کہ کسی کو نہیں کہنا بلکہ آپ نے یہ کہا کہ اب شہد بھی نہیں پیوؤں گا تو اللہ کی طرف سے یہ حکم آیا کہ اے نبی جو چیز حلال ہے اسے آپ اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہیں اور حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کو یہ حکم ہوا کہ اللہ کی بارگاہ میں رجوع کریں۔ اس حدیث کے مطالعہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ ملعون وسیم رضوی کی ساری باتیں جھوٹی ہیں۔

ایک تو آپ نے مغافیر کا استعمال ہی نہیں کیا اور مغافیر میں نشہ ہوتا ہی نہیں ہے تو اب بتائیے کہ اس کا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ نہیں، کہ محمد نشہ کا استعمال کرتے تھے۔

حدیث کا مفہوم

ملعون وسیم رضوی کتاب کے صفحہ ۷۶ر پر صحیح بخاری کا ایک حوالہ حضرت خولہ کے تعلق سے لکھتا ہے، جو جھوٹ پر مبنی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ

''ہشام کے والد نے کہا: خولہ ایک ایسی عورت تھی جس نے ہمبستری کے لئے خود کو رسول کے سامنے پیش کر دیا۔ اس لئے عائشہ نے اس سے پوچھا، کیا تجھے ایک اجنبی مرد کے سامنے خود کو پیش کرنے میں شرم نہیں آئی تھی؟ تب رسول نے سورہ احزاب کی آیت 50/33 سنا دی، جس میں کہا گیا تھا، اے نبی تم ہمبستری کے لئے اپنی بیوی کی باری ملتوی کر سکتے ہو۔ اس وقت عائشہ بولی، ایسا لگتا ہے کہ تمہارا اللہ تمہیں اور زیادہ مزہ کرنے کی اجازت دے رہا ہے۔''

لعنۃ اللہ علی الکذبین جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

اصل حدیث کا عربی متن ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری، جلد سوم، صفحہ ۶۷، کتاب النکاح، حدیث نمبر ۱۰۲

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ۔

ترجمہ: ''ہشام نے اپنے والد عروہ سے روایت کی کہ خولہ بنت حکیم ان خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اپنے نفس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا

عورت شرم نہیں کرتی کہ اپنا نفس کسی آدمی کو ہبہ کرتی ہے تو یہ
آیۃ کریمہ تُرۡجِیُٔ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ نازل ہوئی تو میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کا
رب آپ کی مرضی پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔"

قارئین! ذرا انصاف سے حدیث کے پورے عربی متن کو بار بار پڑھیے، کہیں ہے کہ معاذ اللہ حضور اقدس ﷺ نے خولہ کے ساتھ ہمبستری کی تھی؟

حدیث کے الفاظ یہ ہیں وَهَبۡنَ أَنۡفُسَهُنَّ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت خولہ نے اپنے نفس کو ہبہ کر دیا۔

جاہل ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہبہ کا مطلب ہمبستری کرنا نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت خولہ نے ہبہ کیا تو اس کو حضور ﷺ نے قبول فرمایا۔

سب سے پہلے ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو دیکھئے۔

جھوٹ نمبر ۱:

ہمبستری کے لئے خود کو رسول کے سامنے پیش کیا۔

جھوٹ نمبر ۲:

اجنبی آدمی کے سامنے پیش کیا۔

جھوٹ نمبر ۳:

تمہارا اللہ تمہیں اور زیادہ مزہ کرنے کی اجازت دے رہا ہے۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں،

يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ یعنی اللہ تعالیٰ آپ کی مرضی کو جلدی پورا کرتا ہے۔

ملعون وسیم رضوی نے قرآن کی آیت کا ترجمہ اور مفہوم دونوں غلط بیان کیا ہے۔

قرآن کی آیت "ترجی من تشاء منهن وتؤی الیك من تشاء"

(سورہ احزاب:۵۱)

ان میں سے جسے چاہو پیچھے ہٹاؤ اور جسے چاہو اپنے پاس جگہ دو۔

ملعون وسیم رضوی لکھتا ہے،

"اے نبی تم ہمبستری کے لئے اپنی باری ملتوی کر سکتے ہو۔"

آیئے! اس آیت کی تفسیر، مشہور تفسیر کی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر مدارک، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۱، صفحہ ۹۴۷،

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنی جانیں حضور اقدس ﷺ پر ہبہ کردیں اور حضور اقدس ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جسے چاہیں قبول کریں اور ان کے ساتھ نکاح فرمائیں اور جس کو چاہیں انکار کردیں۔"

قارئین! اس تفسیر سے واضح ہو گیا کہ ہبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور کو اختیار تھا کہ حضرت خولہ سے نکاح کریں یا انکار کریں، نبی کریم ﷺ نے حضرت خولہ سے نکاح نہیں فرمایا۔

تفسیر اور احادیث سے ثابت ہو گیا کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے کہ حضرت خولہ پر لفظ ہبہ کے ذریعہ ہمبستری کی پیش کش کا الزام لگاتا ہے۔

جھوٹ کی بارش

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۳ / پر لکھتا ہے کہ

''محمد موت سے ڈرتے تھے۔''

اور صحیح بخاری کا حوالہ دیا وہ حوالہ ملاحظہ فرمائیں، وہ لکھتا ہے،

''عائشہ نے کہا اس دن (موت کے دن) رسول کے ساتھ سونے کی باری تھی، رسول نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ میں کہاں جاؤں گا؟ کہاں سوؤں گا؟ اور میرے ساتھ کون ہوگا؟ میں نے کہا اگرچہ میری باری تھی پھر بھی آپ کسی کے ساتھ سوسکتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ رسول آخرت کی بات کررہے تھے۔''

اب آپ حدیث کا عربی متن ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری، جلد سوم، صفحہ ۱۰۳، کتاب النکاح، حدیث نمبر ۲۰۱۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ نے کہا کہ انہیں خبر دی ان کے والد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ رسول خدا ﷺ اپنے مرض وصال میں دریافت فرماتے تھے کہ میں کل کس کے پاس رہوں گا؟ میں کل کس کے پاس رہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے باعث آپ پوچھا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ کی ازواج نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام کر سکتے ہیں، چنانچہ آپ کا وصال حضرت عائشہ کے گھر میں ہوا۔

اصل حدیث ملاحظہ کرنے کے بعد اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے۔

اب آیئے! اس کی بکواس کا محاسبہ کرتے ہیں۔

اب میں ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ شمار کراتا ہوں۔

جھوٹ نمبر ۱:

مجھے نہیں معلوم کہ میں کہا جاؤں گا؟

جھوٹ نمبر ۲:

کہا سوؤں گا؟

جھوٹ نمبر ۳:

میرے ساتھ کون ہوگا؟

جھوٹ نمبر ۴:

رسول کے ساتھ سونے کی باری تھی؟

جھوٹ نمبر ۵:

آپ کسی کے ساتھ سو سکتے ہیں؟

جھوٹ نمبر ۶:

مجھے معلوم نہیں تھا کہ رسول آخرت کی بات کر رہے تھے۔

پوری حدیث کو بار بار پڑھیے، کئی بار پڑھیے، کیا یہ جملے اس حدیث میں ہیں؟ بالکل نہیں پھر ملعون وسیم رضوی نے کیسے جھوٹ لکھ دیا۔ جھوٹا آدمی جھوٹ ہی لکھے گا۔

حدیث کے الفاظ دیکھیں اللہ کے رسول نے فرمایا:

"این انا غداً این انا غداً" اس کا مطلب کیا ہے؟ آگے کے الفاظ بتا رہے ہیں "یرید یوم عائشة" یعنی حضرت عائشہ کی باری کے سبب آپ پوچھا کرتے تھے۔ کل مجھے کہاں رہنا ہے "فاذن له ازواجه" تو تمام ازواج مطہرات نے اجازت دے دی۔

اس سے ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ثابت ہو گیا۔

جاہل ملعون وسیم رضوی نے "این انا غدا" سے سمجھ لیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت سے ڈرتے تھے بلکہ اس کا مطلب "یرید یوم عائشة" ہے۔ اس حدیث میں ملعون وسیم رضوی نے چھ جھوٹی باتیں شامل کر دیں جو آپ نے اوپر ملاحظہ کیں۔ آپ خود اندازہ لگائیں کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا مکار اور جھوٹا ہے۔

ملعون وسیم رضوی کا محاسبہ

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۳ پر لکھتا ہے کہ

"محمد کی موت کا حال" اور اس کے آگے لکھتا ہے کہ ہاتھ اُٹھا کر کچھ کہنا چاہتے

تھےلیکن ان کے ہاتھ نیچے آ گئے۔صحیح بخاری کا جھوٹا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے،

''عائشہ نے کہا کہ رسول کی طبیعت خراب تھی، میں پانی لے کر آئی، رسول کو پانی پلا کر اس کے چہرے پر چھڑکنے لگی، رسول اپنا ہاتھ اٹھا کر کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن ان کے ہاتھ نیچے آ گئے۔''

اب آیئے ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کا محاسبہ کرنے کے لئے اصل حدیث عربی متن میں ملاحظہ فرمائیں

صحیح بخاری جلد دوم، صفحہ ۶۹۷، کتاب المغازی حدیث نمبر ۱۵۶۷

وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کے مرض میں اور اضافہ ہو گیا اور فرمایا سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ، جن کے منہ کھولے نہ گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں تو ہم نے

آپ کو حضرت حفصہ کے ایک برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے سے آپ کے اوپر پانی ڈالا گیا، یہاں تک کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرمایا۔''

صحیح بخاری، جلد دوم، صفحہ ۷۰۰، کتاب المغازی، حدیث نمبر ۱۵۷۱،

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔

اس حدیث کے آخری جملے ملاحظہ فرمائیں:

"ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ"

ترجمہ: ''پھر آپ نے ہاتھ اوپر اُٹھایا اور کہنے لگے اعلیٰ کی رفاقت میں یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور آپ کا دست مبارک نیچے آ گیا۔''

اب میں آپ کے سامنے ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ شمار کراتا ہوں،

جھوٹ نمبر ۱:

میں پانی لی کر آئی۔

جھوٹ نمبر ۲:

رسول کو پانی پلائی۔

جھوٹ نمبر ۳:

چہرے پر پانی چھڑکنے لگی۔

جھوٹ نمبر ۴:

رسول ہاتھ اُٹھا کر کچھ کہنا چاہتے تھے۔

مذکورہ بالا حدیث کو آپ بار بار پڑھیں یہ سب بکواس کہیں بھی نہیں لکھی ہے۔اس کا جھوٹ دیکھئے اس نے لکھا ہے کہ

''رسول ہاتھ اُٹھا کر کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن ان کے ہاتھ نیچے آ گئے۔''

حدیث سے ثابت ہو گیا کہ ہاتھ اُٹھا کر جو کہنا چاہتے تھے وہ کہا، وہ یہ ہے

"فی الرفیق الاعلیٰ"

اس کے باوجود وہ جھوٹا کہتا ہے جو کہنا چارہے تھے نہیں کہہ پائے۔ یہ جھوٹ کی انتہا ہوگئی۔ مذکورہ حدیث میں اس کے چاروں جھوٹ کا پردہ چاک ہوگیا۔

قبرستان میں تبدیل

ملعون وسیم رضوی کتاب صفحہ ۱۳۳ پر صحیح بخاری کا حوالہ دے کر لکھتا ہے،

''ابن عباس نے کہا جس دن رسول کی وفات ہوئی وہ مجھ سے کہہ رہے تھے سارے عرب کے کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں کو نکال دو، ان کی عبادت گاہوں کو منہدم کردو، اس کو قبرستان میں تبدیل کردو۔''

قارئین! یہ تمام باتیں جھوٹ اور بکواس ہیں۔ صحیح بخاری کا اصل متن آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تا کہ ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ روز روشن کی طرح عیاں ہوجائے۔

صحیح بخاری، جلد دوم، صفحہ ۶۹۷، حدیث نمبر ۱۵۶۷

"أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذَٰلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا"

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیماری کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چادر کے اندر مبارک چہرہ چھپانے لگے تھے۔ جب دل گھبراتا تو چہرۂ انور کو کھول دیتے اور یہی فرماتے: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت، جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنالیا، ان کی اس حرکت سے آپ بچنے کے لئے فرماتے۔"

اصل حدیث کے متن کو بار بار پڑھئے اور اس کے جھوٹ کو دیکھئے

اب میں ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو شمار کراتا ہوں۔

جھوٹ نمبر ۱:

ابن عباس نے کہا جس دن آپ کی وفات ہوئی وہ مجھ سے کہہ رہے تھے۔

جھوٹ نمبر ۲:

سارے عرب سے کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں کو نکال دو۔

جھوٹ نمبر ۳:

ان کی عبادت گاہوں کو منہدم کردو۔

جھوٹ نمبر ۴:

ان کو قبرستان میں تبدیل کردو۔

یہ ہے ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کا انبار۔

اس حدیث میں کہیں بھی یہود و نصاری کو نکالنے کی بات نہیں کہی گئی ہے بلکہ انبیا کی قبروں کو مسجد بنانے والوں پر اللہ کی لعنت بھیجی گئی ہے۔ الفاظ دیکھیں "لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارىٰ" ملعون وسیم رضوی کہتا ہے کہ ان کی عبادت

گاہوں کو قبرستان میں تبدیل کر دو۔ حضور اقدس ﷺ کے الفاظ یہ ہیں۔ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔

ذرا غور کریں۔ نہ ہی اس حدیث میں عرب کے لئے الفاظ ہیں اور نہ ہی اس میں نکالنے کی بات ہے، نہ ہی عبادت گاہوں کو منہدم کرنے کا کوئی ذکر ہے۔

یہ ہے ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ۔ کہاں تک اس کا جھوٹ شمار کرایا جائے۔

اب میں اس حدیث کو پیش کرتا ہوں جس میں جزیرۂ عرب سے نکالنے کی بات کی گئی ہے، کس سے کہی گئی ہے اور کس طرح کہی گئی ہے، حدیث کا عربی متن ملاحظہ فرمائیں،

صحیح بخاری، جلد دوم، صفحہ ۶۹۳، کتاب المغازی، حدیث نمبر ۱۵۵۷

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا۔"

ترجمہ: ''سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہائے جمعرات! اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ اس روز حضور اقدس ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں تمہیں ایسی چیز تحریر کر دوں کہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو سکو، کچھ لوگ جھگڑنے لگے حالانکہ نبی کی بارگاہ میں جھگڑنا مناسب نہ تھا، بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے باعث ایسا فرما رہے ہیں تو انہوں نے دوبارہ جا کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس بات کو جانے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلا رہے ہو آپ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی۔''

(۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا۔

(۲) سفیروں کے ساتھ اس طرح حسن سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا۔

(۳) تیسری وصیت سے وہ خاموش ہو گئے یا راوی نے کہا کہ میں بھول گیا۔

قارئین! دھیان سے اس حدیث کا مطالعہ کریں اس میں بھی کہیں نہیں ہے کہ کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں کو نکال دو، اس میں بھی کہیں نہیں ہے کہ ان کی عبادت گاہوں کو منہدم کر دو اس حدیث میں بھی کہیں نہیں ہے کہ ان کو قبرستان میں تبدیل کر دو، اس میں صرف یہ ہے کہ

أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

قارئین! اب خود اندازہ لگائیں کہ ملعون وسیم رضوی جھوٹ بولنے میں کتنا ماہر ہے۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۲ پر لکھتا ہے:

''صفیہ نے محمد کو زہر دیا۔''

معاذ اللہ! وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ کو زہر دیا تھا۔ اس کا گندہ نظریہ یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ کی بیوی نے ہی زہر دے کر آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی، اپنے ثبوت کے لئے صحیح بخاری کی دو من گھڑت حدیث حوالہ کے طور پر لکھتا ہے۔

''عبدالرحمن بن ابوبکر نے کہا: رسول نے ایک بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور اسے پکانے کے لئے ''صفیہ'' کے پاس بھیجا تو صفیہ نے اسے پکایا۔''

دوسرا حوالہ یہ دیتا ہے،

''انس بن مالک نے کہا: رسول کی ایک یہودی بیوی نے بھیڑ کا بچہ پکایا تھا جس میں زہر تھا رسول پلیٹ سے لے کر وہ گوشت کھا گئے۔''

قارئین! ان دونوں حوالے میں اس کے جھوٹ کو دیکھئے:

جھوٹ نمبر ۱:

بھیڑ کا بچہ۔

جھوٹ نمبر ۲:

رسول نے ذبح کیا۔

جھوٹ نمبر ۳:

یہودی بیوی۔

جھوٹ نمبر ۴:

رسول نے صفیہ کے پاس بھیجا۔

یہ ساری باتیں جھوٹ پر منحصر ہیں۔ بھیڑ کا بچہ نہیں بلکہ بکری تھی۔

الفاظ یہ ہیں "شاۃ فیہا سم"، یعنی بکری کے گوشت میں زہر تھا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذبح نہیں کیا تھا بلکہ آپ کو تحفہ بھیجا گیا تھا۔

الفاظ یہ ہیں۔ "اهدیت لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔"

جھوٹ سے پردہ اُٹھ جائے اس لئے زہر خورانی کے اصل واقعہ کو حدیث کے عربی متن کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

صحیح بخاری، جلد دوم، صفحہ ۶۱۷، کتاب المغازی، حدیث نمبر ۱۳۹۲

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔"

اسی زہر خورانی کے تعلق سے ایک تفصیلی حدیث عربی متن کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں:

صحیح بخاری، جلد سوم، صفحہ ۲۸۲، باب المغازی، حدیث نمبر ۷۲۴

"حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ

جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ"

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنے یہاں یہودی ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ انہیں آپ کے سامنے حاضر کیا گیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں، کیا تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ جواب دیا، اے ابو القاسم! ہاں۔ آپ نے اس سے فرمایا، تمہارا جد اعلی کون ہے؟ انہوں نے کہا، ہمارا باپ فلاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے جھوٹ سے کام لیا بلکہ تمہارا جد اعلیٰ فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے آپ نے سچ فرمایا اور راست گوئی سے کام لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے جواب دیا اے ابو القاسم! ہاں۔ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اسی طرح پتہ لگ جائے گا جیسے ہمارے جد اعلیٰ کے بارے میں آپ جان گئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بتاؤ دوزخی کون ہے؟ انہوں نے کہا تھوڑے دن ہم رہیں گے پھر ہماری جگہ آپ لوگ ہوں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس میں ذلیل ہونے والو! خدا کی قسم تمہاری جگہ ہم کبھی نہیں جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو آپ کو نقصان نہیں پہنچے گا۔"

ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

سیرت ابن ہشام، جلد دوم، صفحہ ۴۰۴

"جب رسول اللہ ﷺ کو اطمینان ہو گیا تو زینب بنت حارث نے جو سلام بن مشکم کی بیوی تھی آپ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی بکری ہدیۃً پیش کی۔ زینب پہلے دریافت کر چکی تھی کہ حضور ﷺ کو بکری کا کون سا عضو زیادہ پسند ہے اور اسے بتایا جا چکا تھا کہ آپ کو دست زیادہ پسند ہے۔ زینب نے یوں تو ساری بکری میں زہر ملایا تھا مگر دست میں زیادہ ملا دیا۔ اب اسے لے کر آئی، بکری کا گوشت آپ

کے سامنے رکھا گیا اور آپ نے دست اُٹھا کر تناول فرمایا۔ پہلا ہی لقمہ چبا کر نگلنا چاہا مگر نگل نہ سکے۔ آپ کے ساتھ بشر بن براء بن معرور بھی شریک تھے۔ انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی طرح ایک لقمہ اُٹھا کر کھایا اور نگل گئے۔ مگر رسول خدا ﷺ نے اگل دیا اور فرمایا ہڈی بتاتی ہے کہ گوشت زہر آلود ہے۔ پھر زینب کو بلا کر پوچھا تو اس نے اعتراف کرلیا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا ما حملك علی هذا اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے جواب دیا آپ میری قوم کے سلسلے میں جس حد تک پہنچ گئے ہیں وہ آپ پر مخفی نہیں ہے۔ میں نے سوچا اگر آپ بادشاہ ہیں تو آپ کو زہر سے مار کر مجھے سکون مل جائے گا اور اگر نبی ہیں تو آپ کو بہرحال معلوم ہو جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔‘‘

انگریزی کا من گھڑت مضمون

قارئین! صحیح بخاری کے حوالے اور سیرت ابن ہشام کے حوالے سے واضح ہو گیا کہ ملعون وسیم رضوی کی باتیں جھوٹی ہیں۔ اس نے اپنی جھوٹی باتیں ایک انگریزی مضمون جس کا عنوان ہے ’’عائشہ احمد‘‘ اس سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔ جب وہ مضمون جھوٹ پر منحصر ہے تو ملعون وسیم رضوی نے بھی اسی جھوٹی بنیاد پر جھوٹ کا قلعہ کھڑا کر دیا۔ آپ بھی مضمون کو ملاحظہ کریں۔ ملعون وسیم

رضوی کتاب کے صفحہ ۶۳ پر لکھتا ہے۔

''یہ مضمون ''عائشہ احمد'' انگریزی مضمون پر منحصر ہے۔ پورے قبیلے کے مردوں کو مار کر مال و اسباب اور عورتوں کی عزت لوٹنے کے بعد جب محمد کو یہ بتایا گیا کہ ''صفیہ'' نام کی تیز طرار جوان عورت کو کوئی اور اپنے ساتھ لے جا رہا ہے جو آپ کے قابل ہے تو کسی اور کو صفیہ کے لے جانے کا حکم بدل دیا گیا اور صفیہ حرم میں شامل ہوگئی۔ صفیہ نے کھانے میں زہر ملا دیا جس سے محمد کی ایسی طبیعت بگڑی کہ جبرئیل سے لے کر اللہ کے تمام فرشتے تمام حکیم و جنات جھاڑ پھونک کرنے والے ہار گئے اور صفیہ نادان سی ہو کر کہتی رہی اگر تم سچے پیغمبر ہو تو زہر سے نہیں مرو گے اگر جھوٹے ہو تو میرے گھر والوں کے قتل کا بدلہ تمہاری موت سے ہی ہو سکتا ہے۔''

یہ ہے وہ جھوٹا مضمون جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ پورا مضمون جھوٹ پر مبنی ہے۔ اسی جھوٹ کے سمندر میں ملعون وسیم رضوی نے غوطہ لگا کر جھوٹ کی بارش برسائی ہے۔

صحیح بخاری کے حوالے اور سیرت ابن ہشام کے حوالے سے اس انگریزی مضمون کا جنازہ نکل گیا۔

اب میں اس حدیث کی روشنی میں ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ شمار کراتا ہوں۔

جھوٹ نمبر۱:

زہر دینے والی کا نام صفیہ نہیں بلکہ زینب بنت حارث ہے جو سلام بن مشکم کی بیوی تھی۔

جھوٹ نمبر۲:

زہر خورانی کے بعد حضور ﷺ نے کسی سے نہ علاج کرایا نہ جھاڑ پھونک کرایا۔

جھوٹ نمبر۳:

زہر دینے والی حضور کی بیوی نہیں تھی۔

جھوٹ نمبر۴:

ام المومنین حضرت صفیہ کے گھر والے زندہ تھے اور آپ کے والد حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

جھوٹ نمبر۵:

صفیہ نادان سی ہو کر کہتی رہی۔

جھوٹ نمبر۶:

پیغمبر ہو تو مر و گے نہیں۔

جھوٹ نمبر۷:

قتل کا بدلہ تمہاری موت سے ہی ہوسکتا ہے۔

یہ تمام باتیں بخاری اور سیرت ابن ہشام کے حوالے سے جھوٹی ثابت ہوگئیں۔

کون سچا کون جھوٹا

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب صفحہ ۸۲/ پر لکھتا ہے۔

''عائشہ محمد کو جھوٹا مانتی تھی۔''

احیاء العلوم کا ایک حوالہ نقل کرتا ہے تا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کو جھوٹا ثابت کیا جا سکے۔ملعون وسیم رضوی لکھتا ہے۔

''ایک مرتبہ کسی بات پر رسول اور عائشہ میں بحث ہو گئی اور فیصلہ کرنے کے لئے عائشہ نے اپنے والد ابو بکر کو منصف بنایا۔تب عائشہ نے رسول سے کہا'' کہو تم جھوٹ نہیں بولو گے؟ صرف سچ ہی بولو گے؟ اس پر ابو بکر نے عائشہ کو اتنا زور سے تھپڑ مارا کہ ان کے منہ سے خون نکل گیا۔''

قارئین! ملعون وسیم رضوی نے جو حضور اقدس ﷺ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے مذموم اور نا کام کوشش کی ہے اس کی حیثیت ایک پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں ہے۔اس حقیقت کو جاننے کے لئے اصل حدیث عربی متن کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

جس کو امام غزالی نے بیان کیا۔خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ، تاریخ بغداد (جلد نمبر ۱۱، صفحہ ۲۳۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان) میں بھی بیان کیا ہے۔

اصل حدیث عربی متن کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

''عن عائشة قالت كان بيني وبين رسول الله كلام اترضين بابي بكر قلت نعم فبعث اليه فجاء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقض بيني وبين هذه قال انا يا رسول الله؟ قال نعم فتكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له اقصد يا رسول الله قالت

فرفع ابوبکر یدہ فلطم وجھی لطمۃ بدر منھا انفی و منخرای دما وقال لا ام لك فمن یقصد؟ واذا لم یقصد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔"

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی بات ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: تم اس بات پر راضی ہو کہ فیصلہ کرنے کے لئے حضرت ابوبکر کو بلاؤں تو میں نے کہا ہاں! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو بلوا بھیجا، حضرت ابوبکر تشریف لائے تو آپ نے کہا کہ اقض بینی و بین ھذہ میرے اور عائشہ کے درمیان فیصلہ کرو، حضرت ابوبکر نے تعجب سے کہا انا یا رسول اللہ؟ یا رسول اللہ میں انصاف کروں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتگو شروع کی۔ حضرت عائشہ نے کہا اقصد یا رسو ل اللہ میانہ روی اختیار کیجئے گا، اس پر حضرت ابوبکر نے حضرت عائشہ کے چہرے پر طمانچہ مارا تو ان سے خون جاری ہوا اور کہا فمن یقصد؟ اذا لم یقصد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ روی اختیار نہ کریں گے تو کون کرے گا؟''

قارئین! حدیث کے عربی متن سے واضح ہوگیا کہ ملعون وسیم رضوی جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے حضور ﷺ کو جھوٹا ہونے کا الزام لگا رہا ہے سراسر بکواس اور من گھڑت ہے۔ملعون وسیم رضوی کی عبارت کو ایک بار اور پڑھیئے،

''کہوتم جھوٹ نہیں بولو گے،صرف سچ ہی بولو گے۔''

میں پہلے الفاظ کی وضاحت کر دوں، بعد میں ملعون وسیم رضوی کی خبر لیتا ہوں۔

حضرت عائشہ نے فرمایا "اقصد یا رسول الله" اس کا مطلب ہوتا ہے یا رسول اللہ! میانہ روی اختیار کیجئے یا اعتدال برتیے "اقصد یا رسول الله" کا ترجمہ ''کہوتم جھوٹ نہیں بولو گے،صرف سچ ہی بولو گے۔'' کرنا کتنی بڑی خیانت اور مکاری ہے۔ملعون وسیم رضوی اس میں کافی مہارت رکھتا ہے۔

سچ اور جھوٹ کے لئے عربی میں صدق اور کذب کا لفظ آتا ہے پوری عبارت میں کہیں بھی صدق اور کذب کا لفظ نہیں آیا ہے۔تو پھر ''سچ اور جھوٹ'' کا ترجمہ کرنا ملعون وسیم رضوی کی مکاری نہیں تو اور کیا ہے؟

اب میں ملعون وسیم رضوی سے پوچھنا چاہتا ہوں جب عدالت میں جج یا وکیل کسی سے پوچھتے ہیں کہ جو تم کہنا سچ کہنا، سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہنا، کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جج نے یا وکیل نے اس شخص کو جھوٹا سمجھ لیا، کوئی نہیں کہے گا کہ جج نے یا وکیل نے اس کو جھوٹا سمجھ لیا لیکن ملعون وسیم رضوی کی درج بالا خیانت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اِس جیسا جاہل اُس شخص کو جھوٹا سمجھے گا۔

ایک اور حدیث ملاحظہ کیجئے

طبقات ابن سعد، جلد نمبر ۸، صفحہ ۹۵

''حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کبھی جھوٹ نہیں باندھ سکتیں۔''

اس گفتگو سے یہ ثابت ہو گیا کہ معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ حضرت عائشہ کی گفتگو سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھوٹا ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ ہر عام و خاص کو یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آ گئی ہو گی۔

ہوس پرستی کا الزام

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۷۵ میں لکھتا ہے کہ:

''محمد صاحب کی ہوس کا نشانہ بننے والی پہلی خاتون کا نام خولہ بنت حکیم السلیمیہ تھا آگے لکھتا ہے ''خولہ محمد کی ماں کی بہن تھی یعنی اسکی حقیقی خالہ (Maternal Aunt) تھی۔ اس کے ثبوت کے لئے ملعون وسیم رضوی ایک من گھڑت حدیث مسند احمد کے حوالے سے لکھتا ہے کہ ''یہ بات مسند احمد میں اس طرح بیان کی گئی ہے خولہ بنت حکیم نے رسول سے پوچھا جس عورت کو خواب میں انزال کی بیماری ہو تو وہ عورت کیا کرے؟ رسول نے کہا اسے میرے پاس لیٹنا چاہیئے۔ تب خولہ محمد صاحب کے پاس سو گئیں اور محمد صاحب نے اس کے ساتھ ہمبستری کی۔'' (معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ)

ملعون وسیم رضوی کی من گھڑت حدیث کا پوسٹ مارٹم

قارئین! اب آپ کے سامنے ملعون وسیم رضوی کے من گھڑت حوالے، من گھڑت حدیث کا پوسٹ مارٹم کرتا ہوں تا کہ ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کا ناسور آپ کے سامنے واضح ہو جائے۔

سب سے پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ خولہ بنت حکیم السُلیمیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی خالہ نہیں ہیں جیسے ملعون وسیم رضوی نے (Maternal aunt) لکھا ہے۔ حضرت خولہ کا نسب خولہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کا نسب آمنہ بنت وہب بن عبد مناف ہے جن کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے تھا اور خولہ کا تعلق قبیلہ سلیم سے تھا۔ پھر خولہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سگی خالہ کیسے ہو سکتی ہیں؟ ملعون وسیم رضوی کی من گھڑت کہانی سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کی آنکھ میں جھوٹ کی پٹی باندھ دی گئی ہے۔

ملعون وسیم رضوی کتنی بے باکی سے کہتا ہے ''محمد کی ہوس کا نشانہ بننے والی پہلی خاتون کا نام خولہ بنت حکیم السلیمیہ ہے۔

آیئے سب سے پہلے اس کے حوالہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جو اس نے مسند امام احمد جلد ۱۱، میں مسند النساء، صفحہ نمبر ۱۹۵، حدیث نمبر ۲۷۸۶۹ کا دیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللہ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَتْ كَانَتْ مُجَاوِرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّ زَوْجَهَا يُجَامِعُهَا فِي الْمَنَامِ أَتَغْتَسِلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَرِبَتْ يَدَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ وَإِنَّا إِنْ نَسْأَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا أَشْكَلَ عَلَيْنَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ نَكُونَ مِنْهُ عَلَى عَمْيَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بَلْ أَنْتِ تَرِبَتْ يَدَاكِ نَعَمْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلْمَرْأَةِ مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ

ترجمہ: ”حضرت ام سلیم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اگر عورت بھی اسی طرح خواب دیکھے جیسے مرد دیکھتا ہے تو کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت ایسا خواب دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اسے غسل کرنا چاہیئے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ام سلیم! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ تم نے تو نبی کے سامنے ساری عورتوں کو

رسوا کیا۔ ام سلیم کہنے لگیں اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، کوئی بات مشتبہ ہوتو نبی سے پوچھ لینا ہمارے نزدیک اس کے متعلق ناواقف رہنے سے بہتر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ ہاں ام سلیم! اگر عورت ایسا خواب دیکھے تو اس پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا عورت کا بھی پانی ہوتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بچہ عورت کے مشابہ کیوں ہوتا ہے؟ عورتیں مردوں کا جوڑا ہیں۔"

محترم قارئین! اب میں ملعون وسیم رضوی کی خبر لیتا ہوں، جس حدیث کو اس نے خولہ بنت حکیم سلیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے وہ حدیث ان سے مروی نہیں۔ مسند احمد کے مسند النسا کے تحت یہ حدیث ام سلیم سے مروی ہے۔ جب یہ حدیث ختم ہوتی ہے تو خولہ بنت حکیم کی حدیث شروع ہوتی ہے اور خولہ بنت حکیم سے کون سی حدیث مروی ہے وہ بھی آپ ملاحظہ فرمائیں۔

مسند امام احمد جلد ۱۱، میں مسند النساء کے تحت حدیث نمبر ۲۷۸۸۱

"عَنْ خَوْلَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَظْعَنَ مِنْهُ"

ترجمہ: ’’حضرت خولہ سے روایت ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی
مقام پر پڑاؤ ڈالے اور یہ کلمات کہے أَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اسے کوئی
چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ وہ اس جگہ
سے کوچ کر جائے۔‘‘

ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ملاحظہ کیجئے۔

جھوٹ نمبر ۱:

خولہ بنت حکیم پر ہوس پرستی کا جھوٹا الزام لگانے میں پہلی خاتون قرار دیا۔

جھوٹ نمبر ۲:

جھوٹا الزام لگاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معاذ اللہ ان سے ہمبستری کا الزام لگایا۔

جھوٹ نمبر ۳:

ام سلیم کی حدیث کو خولہ بنت حکیم کی طرف من گھڑت کہانی کے ساتھ بیان کر دیا۔

ملعون وسیم رضوی کو تو حضور پر جھوٹا الزام لگانا تھا اس لئے اس نے من گھڑت کہانی بیان کر دی۔

محترم قارئین! اب حدیث کے عربی متن کو بار بار پڑھئے اور اس کو سمجھئے کہ کیا کہیں بھی لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خولہ سوئیں؟ یا ام سلیم سوئیں؟؟ ان سے منسلک من گھڑت کہانی میں ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ملاحظہ کیجئے۔

جھوٹ نمبر ۱:

حضرت خولہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سگی خالہ نہیں تھیں۔

جھوٹ نمبر ۲:

جس عورت کو انزال کی بیماری ہو۔

جھوٹ نمبر ۳:

رسول نے کہا اس کو میرے پاس لیٹنا چاہیئے۔

جھوٹ نمبر ۴:

خولہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سو گئیں۔

جھوٹ نمبر ۵:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولہ کے ساتھ ہمبستری کی۔ (معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ!)

سب سے بڑا جھوٹ تو یہ ہے کہ یہ حدیث خولہ بنت حکیم کی ہے ہی نہیں۔ بلکہ ام سلیم کی ہے اور پوری حدیث کا مطالعہ کیجئے تو ملعون وسیم رضوی کی یہ من گھڑت باتیں آپ کو نظر آئیں گی۔

جب حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، ایسی عورت کو کیا کرنا چاہیئے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "علیھا الغسل" یعنی اس کو غسل کرنا چاہیئے۔ جھوٹا ملعون وسیم رضوی لکھتا ہے کہ رسول نے کہا میرے ساتھ لیٹنا چاہیئے۔ (معاذ اللہ)

یہ حدیث مسند احمد کے علاوہ صحیح بخاری میں بھی ہے۔ اس حدیث کو بھی آپ ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری، جلد اول، صفحہ ۱۹۳، کتاب الغسل، حدیث نمبر ۲۷۵

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَائَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ"

ترجمہ: "ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوطلحہ کی زوجہ ام سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، جب عورت کو احتلام ہو تو اس کے لئے بھی غسل ضروری ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر پانی دیکھے۔"

یہی حدیث امام مسلم نے بھی روایت کی ہے۔

صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ ۱۷۲، کتاب الحیض، حدیث نمبر ۴۰۴

"حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ جَائَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ جَدَّةُ إِسْحَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَرْأَةُ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ فَتَرَى مِنْ نَفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ تَرِبَتْ

يَمِينُكِ فَقَالَ لِعَائِشَةَ بَلْ أَنْتِ فَتَرِبَتْ يَمِينُكِ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِذَا رَأَتْ ذَاكِ"

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسحاق کی دادی ام سلیم رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضور کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی عورت اس طرح خواب دیکھے جیسے مرد خواب دیکھتا ہے تو وہ کیا کرے؟ حضرت عائشہ صدیقہ بولیں، اے ام سلیم! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، تم نے تو عورتوں کو شرمندہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا: بلکہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ پھر ام سلیم سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ام سلیم! جب عورت ایسا خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ غسل کرے۔''

محترم قارئین اب روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ حضرت خولہ پر سراسر الزام ہے اور حضور ﷺ پر معاذ اللہ جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ حدیث سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ مسند احمد کی حدیث میں، نہ صحیح بخاری کی حدیث میں، نہ صحیح مسلم کی حدیث میں۔ یہ سب ملعون وسیم رضوی کی من گھڑت باتیں ہیں۔

ملعون وسیم رضوی کا مرچ مسالہ

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۵ پر لکھتا ہے

''ایک دلچسپ کہانی ہے کہ محمد کے ذریعے گود لینے کی روایت کو منسوخ کرنے کے بعد ابوحذیفہ اور اس کی بیوی سہلہ محمد کے پاس آئے، ان دونوں کے پاس بھی سالم نام کا ایک لے پالک بیٹا تھا۔ سالم ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام تھا جسے اس نے لے پالک بنا لیا تھا۔ سہلہ نے محمد سے کہا اے رسول! سالم ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا ہے، وہ جوان ہوگیا ہے، جنسی تعلق کے مسائل کو سمجھنے لگا ہے، محمد نے ایک ہوشیاری بھرا جواب دیتے ہوئے کہا، اسے اپنے پستان سے دودھ پلاؤ۔ یہ جواب سن کر سہلہ حیران ہوگئی اور پوچھا اسے کیسے دودھ پلا سکتی ہوں وہ بڑا ہوگیا ہے۔ محمد مسکرائے اور بولے، ہاں میں جانتا ہوں، وہ ایک جوان ہے۔ درحقیقت سالم بڑا تھا اس نے جنگ بدر میں حصہ لیا تھا۔ ایک حدیث کہتی ہے کہ محمد سہلہ کی بات سن کر زور سے ہنسا۔ محمد نے یہ بات اس لئے کہی کہ سہلہ اگر سالم کو اپنے پستان سے دودھ پلاتی تو لے پالک بیٹا کا رشتہ ختم ہوجاتا کہ سالم ایک جوان مرد تھا۔''

محترم قارئین! ملعون وسیم رضوی کی بکواس بھری کہانی آپ نے ملاحظہ فرمائی، اس نے کوئی حوالہ بھی نہیں دیا۔ حقیقت کیا ہے؟ واقعہ کیا ہے؟ اصل حدیث عربی متن کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ بالکل ظاہر ہو جائے اور آپ جان جائیں کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے۔

ملعون وسیم رضوی نے واقعہ تو بیان کر دیا لیکن کوئی حوالہ نہیں دیا اب میں آپ کے سامنے حوالہ پیش کرتا ہوں۔

ابوداؤد، جلد دوم، صفحہ ۱۱۵، کتاب النکاح، حدیث نمبر ۲۹۳

"فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، ثُمَّ الْعَامِرِيِّ، وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ. فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ يَأْوِي مَعِي وَمَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ، وَيَرَانِي فُضْلًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ، فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ،"

ترجمہ: ""تو سہلہ بنت سہیل ابن عمرو قرشی عابری نے جو حضرت ابوحذیفہ کی بیوی تھیں، حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے۔ وہ میرے اور حضرت ابوخدیفہ کے ساتھ ایک مکان میں رہتا ہے، وہ مجھے گھریلو حالت میں دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے حکم نازل فرما دیا جو حضور

ﷺ کو بخوبی معلوم ہے۔لہٰذا اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے دودھ پلا دو تو انہوں نے پانچ گھونٹ دودھ پلایا۔''

ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں تا کہ میں ملعون وسیم رضوی کے دلچسپ جھوٹ کا پردہ چاک کرسکوں۔

طبقات ابن سعد جلد ۸، صفحہ ۳۴۹

''یزید بن ہارون ان کو خبر دی عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلم الزھری نے کہا حضرت سہلہ نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے ہیں، وہ ہمارے گھر آتے جاتے ہیں، میں کام کاج کے کپڑوں میں ہوتی ہوں اور وہ مجھے اسی حال میں دیکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم اسے پانچ گھونٹ دودھ پلا دو، اب وہ بے کھٹک تمہارے گھر آ جا سکتا ہے۔''

طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۳۴۹/ ۳۵۰ میں ہے کہ

''خبر دی محمد بن عمر نے ان سے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہلہ ایک برتن میں اپنا ایک گھونٹ دودھ نکال دیا کرتی تھیں اور سالم اسے پی لیا کرتے تھے، اسی طرح پانچ دن پیتے رہے پھر سالم ان کے پاس آتے جاتے تھے حالانکہ

ان کے سر پر دوپٹہ نہیں ہوتا تھا۔ یہ رسول ﷺ کی طرف سے حضرت سہلہ کو رخصت دی گئی تھی۔''

محترم قارئین! ابوداؤد اور طبقات ابن سعد کے حوالہ سے پورا واقعہ آپ کے ذہن میں آ گیا کہ حقیقت کیا ہے اور آپ **ملعون وسیم رضوی** کی جھوٹی بکواس کو بھی سمجھ گئے ہیں۔

ملعون وسیم رضوی کی جھوٹی باتوں کو اب میں شمار کراتا ہوں۔

جھوٹ نمبر ۱:

جنسی تعلق کو سمجھنے لگا ہے۔

جھوٹ نمبر ۲:

محمد نے ہوشیاری بھرا جواب دیا۔

جھوٹ نمبر ۳:

اپنے پستان سے دودھ پلاؤ۔

جھوٹ نمبر ۴:

سہلہ یہ سن کر حیران ہوگئی۔

جھوٹ نمبر ۵:

محمد سہلہ کی بات سن کر زور سے ہنسا۔

جھوٹ نمبر ۶:

پستان سے دودھ پلائی تو لے پالک کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔

قارئین پر واضح ہو گیا کہ ابوداؤد اور طبقات ابن سعد میں کہیں بھی یہ سب باتیں نہیں ہے۔

جھوٹا ملعون وسیم لکھتا ہے۔

''اپنے پستان سے دودھ پلاؤ۔''

حدیث کے عربی متن ملاحظہ فرمائیں فارضعتہ خمس رضعات۔ عربی میں رضع مطلق دودھ پلانے کو کہتے ہیں۔اگر دودھ نکال کرکسی برتن کے ذریعہ پلایا جائے تواس کوبھی رضع کہتے ہیں خمس رضعات سے واضح ہوگیا کہ پانچ گھونٹ دودھ پلایا جیسا کہ ابن سعد نے بیان کیا ہے۔اس کے باوجود یہ کہنا کہ اپنے پستان سے پلایا، بہت بڑااور جھوٹا الزام ہے یہ صرف اورصرف من گھڑت کہانی ہے۔یہ بھی جھوٹ ہے کہ دودھ پلانا، لے پالک بیٹے کے رشتے کوختم کرنے کے لئے تھا۔بلکہ پردہ کاحکم نازل ہوااس لئے دودھ پلانے کوکہااوروہ خاص کرحضرت سہلہ کے لئے تھاکہ سالم کی رضاعی ماں ہوجائے اور پردہ کا جومسئلہ ہے وہ حل ہوجائے۔

جب کسی کوکہا جائے کہ دودھ پلاؤ تو یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ پستان سے پلایا جائے۔اس کو نکال کر برتن اور بوتل کے ذریعہ بھی پلایا جاتا ہے۔ابھی دودھ بینک کا بھی نظام قائم ہوگیا ہے۔عورتیں وہاں دودھ اکٹھا کرتی ہیں اور اس میں سے ضرورت مند بچوں کودیا جاتا ہے۔اگرکہاجائے کہ ان بچوں کومختلف عورتوں کا دودھ پلایا گیاہے کیااس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان بچوں نے اپنا منہ ان عورتوں کی پستان سے لگا کر دودھ پیا ہے؟نہیں اور ہرگزنہیں! دورحاضر میں گھر باراور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمہ رکھی جاتی ہے۔وقت پر ملازمہ بچوں کونہلاتی ہے،کھانا کھلاتی ہے، ناشتہ کراتی ہے، دودھ پلاتی ہے۔کیا دودھ پلانے سے کوئی آدمی یہ سمجھے گا کہ ملازمہ نے ان بچوں کواپنے پستان سے دودھ پلایا ہے؟نہیں ہرگزنہیں!

لیکن ملعون وسیم رضوی جیسا بے عقل کم ظرف اور جھوٹا ضرور سمجھے گا کہ ملازمہ نے اپنے پستان سے دودھ پلایا ہے۔

چشمہ کے پیچھے سے

ملعون وسیم رضوی جھوٹ کا ایک اور پٹاخہ پھوڑتا ہے اور اس کا یہ جھوٹ ہمالیہ پربت سے بھی بڑا ہے۔ قارئین پہلے اس کی بکواس، من گھڑت اور جھوٹی عبارت کو ملاحظہ فرمائیں پھر میں تاریخ کے حوالے سے صحیح واقعہ پیش کرتا ہوں اس کے بعد ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو شمار کراتا ہوں۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۳ پر ''حنین کی عصمت دری کا واقعہ'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

> ''طائف اور مکہ کے درمیان ایک وادی تھی جس میں ایک بدوقبیلہ ''ہوازن'' رہتا تھا جو قریش کا ایک حصہ تھا۔ اس قبیلے کی عورتیں محنتی ہونے کی وجہ سے صحت مند تھیں اور ان عورتوں کی چھاتیاں اُبھری ہوئی تھیں۔ محمد نے ان پر حملہ کرنے کے لئے بہانہ نکالا کہ یہ کافر ہیں لیکن محمد اور ان کے عیاش ساتھیوں کی نظر ہوازن قبیلے کی عورتوں پر تھی۔ اس لئے رات کو ہی حملہ کر دیا۔ چونکہ یہ واقعہ حنین نامی تنگ وادی میں پیش آیا جس سے نکلنا مشکل تھا اس لئے بدولوگ شکست کھا گئے۔ مورخ ابن اسحاق کے مطابق حنین کی جنگ کو

اسلام میں بہت اہم مقام حاصل ہے کیوں کہ اس جنگ کے بعد ہی مسلمانوں کو جنگ میں یا کسی بھی جگہ سے پکڑی گئیں خواتین کے ساتھ جنسی تعلقات کی اجازت مل گئی حالانکہ مسلمان اس لڑائی کو جنگ کہتے ہیں لیکن اسے جنگ کہنا درست نہیں ہوگا کیوں کہ ایک طرف محمد کے بارہ ہزار تربیت یافتہ مسلح ڈاکو تھے اور دوسری طرف چھ ہزار عام بدو تھے جس میں عورتیں بوڑھے بیمار اور بچے بھی تھے۔ یہ واقعہ اسلامی مہینے شوال کی ۱۰ رتاریخ سنہ ۸ ھ یعنی سنہ ۶۳۰ء کو پیش آیا۔ ابن اسحاق کے مطابق اس جنگ میں کوئی مال و زر حاصل نہ ہوا لیکن چھ ہزار عورتیں پکڑی گئی تھیں۔''

محترم قارئین! یہ تھا ملعون وسیم رضوی کا بکواس بھرا جھوٹ پر مبنی قصہ جو آپ نے ملاحظہ کیا ایسی جھوٹی باتیں سن کر انصاف پسند انسان اس پر سو بار لعنت بھیجے گا۔

سب سے پہلے میں مؤرخ ابن اسحاق کے حوالے سے حنین کا پورا واقعہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تا کہ جھوٹ کا بادل چھٹ جائے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے اور ملعون وسیم رضوی کی مکاری واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو شمار کراؤں گا۔ مؤرخ ابن اسحاق نے غزوۂ حنین کو تفصیل سے لکھا ہے۔ غزوہ حنین کے عنوان سے صفحہ ۶۷۰ پر لکھتے ہیں۔

''فتح مکہ کے بعد قریش مکہ نبی کریم ﷺ کے فرماں بردار ہو گئے ۔عرب کا مشہور بڑا اور منظم قبیلہ ہوازن جواب تک تابع اسلام نہیں ہوا تھا یہ قبیلہ اپنی مردانگی اور بہادری کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا۔اس کا سردار مالک بن عوف نصری تھا۔ جب اس کو خبر لگی کہ مکہ اور اطراف مکہ حضور ﷺ کا فرماں بردار ہو گیا ہے تو سوچنے لگا کہ محمد (ﷺ) کے حملہ کرنے سے پہلے ہمیں اس پر حملہ کر دینا چاہئے ۔اس کے لئے انہوں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو جمع کیا اور ان کے علاوہ ملک یمن کے ملحقہ علاقوں کے ان لوگوں کو جمع کیا جو قبیلہ ہوازن کے حلیف اور معاہد تھے۔ ان سے مدد کی درخواست کر کے ساتھ ملا لیا۔ اس طرح اس نے ایک لشکر جرار تیار کیا جن کے لئے ساز وسامان اکٹھا کیا اور نبی علیہ السلام کے ساتھ جنگ کی تیاری کی۔ اس موقع پر اس نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے کہا وہ اپنے ساتھ ساتھ مال ومنال لے لیں عورتوں اور بچوں کو ساتھ رکھیں ۔

اس لشکر کے ساتھ ایک اور قبیلہ کا سردار درید بن صمہ بھی تھا حالاں کہ وہ کافی ضعیف اور کمزور ہو چکا تھا لیکن وہ جنگی امور کا ماہر تھا، بہت سے معرکے دیکھے تھے، اس کے لئے اونٹ پر محافہ رکھا گیا اور اس کے تجربات سے فائدہ

اُٹھانے کے لئے اس کو ساتھ لے لیا گیا۔ درید کو یہ معلوم نہ تھا کہ مالک بن عوف نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی عورتوں اور بچوں اور مال کو ساتھ رکھیں۔ یہ لشکر سفر کرتا ہوا ''اوطاس'' پہنچا اور یہاں قیام پذیر ہوا تو درید بن صمہ نے معلوم کیا کہ یہ کونسی جگہ ہے۔ جب اس کو بتایا گیا کہ یہ وادی اوطاس ہے تو درید نے کہا بہت اچھی جگہ ہے جہاں کی زمین نہ تو بہت سخت ہے جہاں گھوڑوں کو دوڑنے میں دشواری ہو اور نہ اتنی نرم کہ سواریوں کے پیر دھنسنے لگیں۔ بعد میں جب درید بن صمہ نے لشکر میں بکریوں، دوسرے جانوروں عورتوں اور بچوں کی آوازیں سنیں تو ان سے کہا کہ یہ مال عورتیں اور بچے کیوں ساتھ ہیں؟ اور کون ساتھ لایا ہے؟ تو درید بن صمہ کو بتایا گیا کہ مالک بن عوف نے قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ساز وسامان کے علاوہ عورتوں اور بچوں کو بھی ساتھ لیا جائے۔ یہ سن کر درید نے کہا مالک بن عوف کہاں ہے؟ اس کو بلاؤ۔ چوں کہ درید کو معاشرہ میں عزت واحترام کے ساتھ دیکھا جاتا تھا اس کی رائے کو احترام کے ساتھ قبول کیا جاتا تھا اس لئے اس کی بات کو اہمیت دی گئی اور لوگوں نے جا کر مالک بن عوف سے کہا کہ درید نے تمہیں بلایا ہے۔ چنانچہ مالک بن عوف

نے درید سے آ کر کہا آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے؟ تو درید نے کہا اے مالک! تجھے یہ کیا سوجھی تھی کہ تو عورتوں بچوں اور جانوروں کے ریوڑ تک ساتھ لے آیا ہے۔ عورتوں اور بچوں کو مصیبت میں ڈالا۔ مالک بن عوف نے کہا ایسا میں نے اس لئے کیا ہے تاکہ جنگ کے دوران میرے قبیلے ہوازن کے لوگ اپنی عورتوں بچوں مال و اسباب کی حفاظت کی خاطر دل جمعی اور بہادری سے لڑیں۔ اور لڑائی کے درمیان اپنی پیٹھ نہ دکھائیں اور نہ منہ پھیر کر بھاگیں۔ یہ سن کر درید بن صمہ نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو اس لائق ہے کہ جانوروں کا ریوڑ چرائے نہ کہ لوگوں کی سرداری کرے۔ مالک بن عوف نے کہا کیوں؟ تو درید نے کہا اس لئے کہ جس کام کے لئے ہم نکلے ہیں یہ دو حال سے خالی نہیں اور ان دونوں حالت میں نتیجہ یہ نکلے گا، اگر فتح ہوگی تو مردوں کی تلوار کی وجہ سے ہوگی نہ کہ یہ بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے۔ اگر شکست ہوئی تو اس موقع پر مرد تو بھاگ کر اپنی جانیں بچالیں گے اور تیرا یہ ساز و سامان دشمن کے ہاتھ لگے گا، عورتیں اور بچے ان کے رحم و کرم پر ہوں گے، اس سے زیادہ ذلت و رسوائی کیا ہوگی۔

مالک بن عوف نہایت ہی مغرور اور متکبر تھا اور اپنی

بہادری پر نازاں تھا وہ لوگوں سے کہنے لگا کہ درید بن صمہ نے خوفزدہ ہوکر یہ بات کہی ہے اس پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو مالک بن عوف کی بات غلط معلوم ہوئی اور وہ درید کے مشورہ پر عمل کرنے کے قائل ہو گئے۔ بچوں اور عورتوں کو ساتھ لانے کی غلطی کا اعتراف کرنے لگے۔ مالک بن عوف نے جب یہ محسوس کیا کہ ہوازن کے لوگوں کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اور وہ مال واسباب عورتوں اور بچوں کو واپس کرنے کے بارے سوچ رہے ہیں تو اس نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو بلایا تلوار ہاتھ میں لے کر کہا اگر تم میری اطاعت کرو اور میرے کہنے پر عمل کرو تو ٹھیک ہے ورنہ میں اپنی تلوار اپنے سینے پر مارلوں گا اور خود کو ہلاک کرلوں گا۔ جب ہوازن کے لوگوں نے یہ بات سنی تو وہ مرعوب ہوکر کہنے لگے جو تمہارا حکم ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا۔ جب وہاں سے روانہ ہوئے تو لشکر کے ساتھ مال ومنال عورتیں اور بچے بھی تھے روانگی کے وقت مالک بن عوف نے لشکر سے کہا، جب تم محمد (ﷺ) کے لشکر کو دیکھو تو تلواریں نیام سے نکال کر ان کے پرچم کو پھاڑ دینا اور اسلامی لشکر پر اچانک حملہ کر دینا۔

جب نبی کریم ﷺ کو خبر ملی کہ مالک بن عوف

ہوازن کے ساتھ جنگ کے ارادے سے نکلا ہے تو آپ نے حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی سے فرمایا کہ وہ قبیلہ ہوازن کے لشکر میں جا کر حالات کا جائزہ لیں، ان کے ارادوں اور تعداد کا اندازہ لگائیں اور ساری باتیں آ کر بتائیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد نے ہوازن کے لشکر میں جا کر تمام حالات کا جائزہ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آ کر ان کو بیان کیا۔

فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر کی تعداد دس ہزار تھی اور دو ہزار کا اضافہ فتح مکہ کے بعد ہوا۔ اب اسلامی لشکروں کی تعداد بارہ ہزار تھی لہٰذا اس بارہ ہزار لشکر کے ساتھ آپ مکہ مکرمہ سے ہوازن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں انتظامی امور کی نگرانی کے لئے حضرت عتاب بن اسید کو مقرر فرمایا۔

صفوان بن امیہ مکہ کے ساہوکاروں میں سے تھا۔ وہ مختلف چیزیں لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا۔ اس کے پاس بہت سامان جنگ تھا، زرہوں کا ذخیرہ تھا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو اس کے پاس بھیجا تا کہ اس سے چند زرہیں لے آسکیں۔ چونکہ صفوان اب تک مسلمان نہیں ہوا تھا اس نے سوچا کہ یہ زرہیں واپس نہ ہوں گی۔ اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آ کر عرض کیا، یا محمد!

(ﷺ) یہ زرہیں ادھار لی جا رہی ہیں؟ یا زبردستی لی جا رہی ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بطور ادھار لی جا رہی ہیں، ان کی واپسی کی ذمہ داری ہماری ہے، اگر وہ ضائع ہوئیں تو ہم اس کا تاوان ادا کریں گے۔

جب نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے تو رات دن سفر کرتے ہوئے وادی حنین کے قریب پہنچے، وہ یہاں سے بھی آگے گزرنا چاہتے تھے لیکن واقعہ اس طرح پیش آیا۔

وادی حنین میں محفوظ پناہ گاہیں تھیں۔ ہوازن کے لوگوں کو معلوم تھا کہ اسلامی لشکر کی گزرگاہ یہ وادی ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے فوجیوں کو یہاں چھپا دیا۔ نہ تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نکتہ کی جانب توجہ فرمائی نہ اسلامی لشکروں کو اس کا احساس ہوا، یہ نہایت اطمینان سے وادی کی جانب چلتے رہے۔

صبح کے قریب جب وادی میں اس جگہ پہنچے جہاں یہ لوگ چھپے بیٹھے تھے تو یہ اپنی جگہ سے باہر نکلے اور اسلامی لشکر پر حملہ آور ہوئے۔ اسلامی لشکر اس ناگہانی حملہ سے گھبرا گئے اور اپنی حفاظت کی خاطر جدھر موقع ملا بھاگ گئے جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ منظر دیکھا تو دایاں ہاتھ بلند کر کے لوگوں کو متوجہ کیا اور فرمایا لوگو! میرے پاس آؤ میں اللہ کا

رسول اور محمد بن عبداللہ ہوں لیکن ان بدحواس لشکریوں نے ایک نہ سنی۔ اس موقع پر انصار اور مہاجرین میں سے چند جاں نثاروں نے ثابت قدمی کا ثبوت دیا اس میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، عباس، ابوسفیان بن حارث، ربیعہ بن حارث، اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔ اسلامی لشکر جو بارہ ہزار افراد پر مشتمل تھا سب افراتفری کا شکار ہو گیا اور یہ اسلامی لشکر جب شکست سے دو چار ہوا تو نو مسلم سرداران قریش جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شرکت کے لئے آئے تھے اور ان کے ساتھ کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو ابھی اسلام قبول نہیں کئے تھے انہوں نے مسلمانوں پر لعن طعن شروع کر دیا۔ اس موقع پر ابوسفیان بن حرب نے کہا ''یہ وہ موقع ہے کہ محمد (ﷺ) کے ساتھی اس شکست کے بعد سمندر میں بھی پناہ نہیں پائیں گے۔

ہوازن کے لوگ محفوظ پناہ گاہ میں تھے اور اسلامی لشکر بکھر چکا تھا اور مسلمان تقریباً شکست کھا چکے تھے۔

جنگ حنین کے دن نبی کریم ﷺ سبز گھوڑے پر سوار تھے جب نبی ﷺ نے مسلمان فوجیوں کو بلایا افراتفری کے سبب کسی نے آپ کی آواز نہ سنی اور واپس نہ ہوئے تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا: آپ بلند آواز

ہیں اس لئے آپ اصحاب سمرہ اور انصار کو پکاریں چنانچہ جب حضرت عباس نے اصحاب سمرہ اور انصار کو پکارا تو وہ لبیک لبیک کہتے ہوئے اس آواز کی طرف لپکے۔ اس طرح انصار کے سو افراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور یہ سو جاں باز ان جاں نثاروں میں شامل ہو گئے جو پہلے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ اب انصار مدینہ میدان جنگ میں کود پڑے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ٹیلے سے میدان جنگ کا حال دیکھ کر فرمایا اب جنگ شدت میں ہے۔

قبیلہ ہوازن کے کافروں میں ایک شخص بہادر اور بہت مشہور تھا، اس کے ہاتھ میں سیاہ پرچم تھا، جس میں وہ نیزہ چھپائے ہوئے تھا، یہ شخص کافروں کے لشکر کے آگے آگے تھا، جو مسلمان آگے بڑھتا اس کو نیزے سے روک دیتا، مسلمانوں کو اس نے بہت نقصان پہنچایا۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کی جنگی حکمت عملی دیکھی تو خود آگے بڑھے تلوار سے حملہ کر کے اس کو گھوڑے سے گرایا اور قتل کر دیا۔ جب یہ کافر قتل ہوا تو مسلمانوں نے اجتماعی حملہ کر کے کافروں کے قدم اکھاڑ دیئے، جب کافر مقابلہ سے بھاگ گئے تو مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا بعض مارے گئے۔ بعض قید کئے گئے ابھی تک تمام مفرور قتل اور قیدی نہ بنائے

گئے تھے۔ پھر بھی ایک ہزار مردوں کو مسلمانوں نے قیدی بنا لیا اور انہیں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا۔

جب کافر شکست سے دوچار ہوئے تو ہر قبیلہ کے لوگ جدھر منہ اُٹھا بھاگنے لگے۔ مالک بن عوف نے بھاگتے ہوئے طائف کا رخ کیا، نبی کریم ﷺ نے ان کے تعاقب میں دستہ روانہ کیا۔

جن دستوں کو نبی کریم ﷺ نے اطراف میں بھاگے ہوئے لشکروں کے تعاقب میں روانہ کیا تھا جب ان دستوں کی واپسی ہوئی تو ان کے ساتھ قیدی اور مال غنیمت تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سب کو مقام جعرانہ میں روکا، ان کی نگرانی کی ذمہ داری حضرت مسعود بن عمرو غفاری کے سپرد فرمائی اور خود مکہ واپس تشریف لے گئے۔

غزوۂ حنین میں چار مسلمان شہید ہوئے، غزوۂ حنین کی واپسی میں نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کی لاش کو دیکھ کر کہا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو آپ کو بتایا گیا کہ حضرت خالد بن ولید نے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خالد سے کہو! اللہ کے رسول کا حکم ہے کہ کافروں کی عورتوں، بچوں اور معذوروں کو قتل نہ کیا جائے۔

محترم قارئین! آپ نے مورخ ابن اسحاق کی زبانی ان کی سیرت ابن

اسحاق کے حوالے سے غزوۂ حنین کا واقعہ سماعت فرمایا۔اس کو بار بار پڑھئے اور غور کیجئے کہ ملعون وسیم رضوی نے مورخ ابن اسحاق پر کتنی بہتان تراشی کی ہے اور جو بات انہوں نے نہیں کہی اس کو بھی اپنی طرف سے ان کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اس لئے غزوۂ حنین کا پورا واقعہ بیان کر دیا تا کہ ملعون وسیم رضوی کی مکاری اور جھوٹ آپ پر عیاں ہو جائے۔

اب میں ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو مورخ ابن اسحاق کے حوالہ سے شمار کراتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

جھوٹ نمبر ۱:

''ایک بدو قبیلہ ہوازن رہتا تھا۔''

یہ قبیلہ بدو نہیں بلکہ بہت بہادر تھا جیسا کہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔

جھوٹ نمبر ۲:

''قبیلے کی عورتیں محنتی ہونے کی وجہ سے صحت مند بھی تھیں۔''

جھوٹ نمبر ۳:

''محمد نے ان پر حملہ کرنے کے لئے بہانہ نکالا کہ یہ کافر ہیں۔''

جھوٹ نمبر ۴:

''محمد اور ان کے عیاش ساتھیوں کی نظر ہوازن قبیلے کی عورتوں پر تھی۔''

جھوٹ نمبر ۵:

''اس لئے رات کو ہی حملہ کر دیا۔''

جھوٹ نمبر ۶:

''اس لئے بدو شکست کھا گئے۔''

جھوٹ نمبر ۷:

''اس جنگ کے بعد ہی مسلمانوں کو جنگ میں یا کسی بھی جگہ پکڑی گئی خواتین کے ساتھ جنسی تعلقات کی اجازت مل گئی۔''

جھوٹ نمبر ۸:

''دوسری طرف چھ ہزار عام بدو تھے جس میں عورتیں بیمار اور بچے تھے۔''

جھوٹ نمبر ۹:

''ابن اسحاق کے مطابق اس جنگ میں مال وزر حاصل نہ ہوا۔''

جھوٹ نمبر ۱۰:

''محمد کے بارہ ہزار تربیت یافتہ مسلح ڈاکو تھے۔''

محترم قارئین! اب آیئے ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کا تاریخ ابن اسحاق کے حوالہ سے پوسٹ مارٹم کرتا ہوں کیوں کہ اس نے مورخ ابن اسحاق کا حوالہ دیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۱:

''ایک بدو قبیلہ ہوازن رہتا تھا۔''

بدو کہتے ہیں خانہ بدوش کو جو جنگ میں ماہر نہیں ہوتا ہے، اس میں جنگجو بہادر افراد نہیں ہوتے ہیں۔ بدو کہہ کر ملعون وسیم رضوی ان کو بھولے بھالے ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جب کہ درید بن صمہ جنگی امور کا ماہر تھا اور اس قبیلے کا سردار مالک بن عوف نہایت ہی مغرور و متکبر اور بہادر تھا۔''

جھوٹ نمبر ۲:

’’قبیلے کی عورتیں محنتی ہونے کی وجہ سے صحت مند تھیں۔‘‘

مؤرخ ابن اسحاق نے ہوازن قبیلے کی عورتوں کے تعلق سے کچھ نہیں لکھا ہے کہ ان کا مشغلہ کیا تھا؟ وہ کیا کام کرتی تھیں؟ ان کے ذمہ کیا کام تھا؟ یا وہ محنتی تھیں لیکن ملعون وسیم رضوی نے یہ باتیں من گھڑت بیان کردیں۔

جھوٹ نمبر ۳:

’’محمد نے ان پر حملہ کرنے کے لئے بہانہ نکالا کہ یہ کافر ہیں۔‘‘

آپ نے حنین کے پورے واقعہ کو مطالعہ کرلیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بہانہ نہیں کیا بلکہ جب پتہ چلا کہ عوف بن مالک اسلامی لشکر پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دفاع کے لئے روانہ ہوئے۔ کیا اپنا دفاع کرنا جرم ہے؟ ہر انسان کو حق حاصل ہے کہ اپنا دفاع کرے۔

جھوٹ نمبر ۴:

’’محمد اور ان کے عیاش ساتھیوں کی نظر ہوازن قبیلے پر تھی۔‘‘

یہ ملعون وسیم رضوی کی طرف سے من گھڑت کہانی ہے، اپنی طرف سے جھوٹا الزام لگا رہا ہے، مؤرخ ابن اسحاق یا کسی بھی مؤرخ نے اس طرح کی کوئی بات نہیں لکھی ہے اور نہ ہی قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ اسلامی لشکروں کی نظر ہماری عورتوں پر ہے بلکہ قبیلہ ہوازن نے خود ہی حملہ کی تیاری کر کے پیش قدمی شروع کردی۔ قارئین! خود فیصلہ کریں کہ ملعون وسیم رضوی جھوٹا ہے یا نہیں؟

جھوٹ نمبر ۵:

''اس لئے رات کو ہی حملہ کر دیا۔''

محترم قارئین! تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اور ابن اسحاق کے ذریعہ لکھی گئی تاریخ پڑھنے کے بعد ملعون وسیم رضوی کی عقل پر ماتم کریں گے۔ واقعہ میں صاف صاف لکھا ہے کہ حنین کی تنگ وادی سے جب اسلامی لشکر گزر رہا تھا تو اچانک ہوازن قبیلے والوں نے حملہ کر دیا جس سے اسلامی لشکر منتشر ہو گیا اور شکست کے قریب ہو گئے۔ اس کے باوجود ملعون وسیم رضوی کا کہنا کہ ''رات کو حملہ کیا'' کتنا بڑا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۶:

''اس لئے بدو شکست کھا گئے۔''

ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے مورخ ابن اسحاق کے مطابق پہلے حملہ میں بدو شکست نہیں کھا گئے بلکہ کامیاب ہو گئے، اسلامی لشکر منتشر ہو گیا اور ۴/ سپاہی شہید بھی ہوئے اور فرار ہونے لگے بعد میں اکٹھا ہو کر حملہ کرنے کی صورت میں کامیاب ہوئے۔

جھوٹ نمبر ۷:

''اس جنگ کے بعد ہی مسلمانوں کو جنگ میں یا کسی جگہ پکڑی گئی خواتین کے ساتھ جنسی تعلق کی اجازت مل گئی۔''

یہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ آپ پورا واقعۂ حنین پڑھ لیجئے۔ اسی لئے میں نے پورا واقعۂ حنین نقل کر دیا ہے تاکہ ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ثابت

ہو جائے۔ مورخ ابن اسحاق نے یہ بات کہیں نہیں لکھی ہے کہ کہیں بھی پکڑی گئیں خواتین کے ساتھ جنسی تعلقات کی اجازت مل گئی۔ ملعون وسیم رضوی اس جھوٹ کا اضافہ کر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان نفرت کے بیج بونا چاہتا ہے ورنہ اس کا تاریخ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ جھوٹ پر مبنی ہے۔

جھوٹ نمبر ۸:

''دوسری طرف چھ ہزار بدو تھے جس میں عورتیں بیمار اور بچے بھی تھے۔''

یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ مورخ ابن اسحاق نے اس کی کوئی تعداد نہیں لکھی ہے۔ ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ دیکھئے، ایک جگہ تو وہ کہتا ہے چھ ہزار بدو تھے جس میں عورتیں، بچے اور بیمار بھی تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سب کو ملا کر چھ ہزار تھے۔ دوسری جگہ لکھتا ہے چھ ہزار عورتیں پکڑی گئیں۔ اب خود فیصلہ کیجئے کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے جب چھ ہزار عورتیں پکڑی گئیں تو باقی بوڑھے بچے بیمار اور بھاگے ہوئے، مارے گئے افراد کہاں گئے؟ خود ہی کہتا ہے کہ ٹوٹل چھ ہزار تھے، پھر خود ہی کہتا ہے کہ چھ ہزار عورتیں پکڑی گئیں، وہ کیا لکھتا ہے اسے خود پتہ نہیں ہے۔ مؤرخ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ایک ہزار مردوں کو مسلمانوں نے قیدی بنا لیا جب کہ جھوٹا ملعون وسیم رضوی لکھتا ہے چھ ہزار عورتیں پکڑی گئیں۔ ملعون وسیم رضوی کو صرف عورتیں ہی نظر آتی ہیں، محنتی عورتیں، صحت مند عورتیں اور عورتوں کی ابھری ہوئی چھاتیاں نظر آتی ہیں۔ اگر چہ کسی مورخ نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۹:

''ابن اسحاق کے مطابق اس جنگ میں مال وزر حاصل نہ ہوا۔''

یہ بھی سراسر جھوٹ ہے مورخ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ جب دستوں کی واپسی ہوئی تو ان کے ساتھ قیدی اور مال غنیمت بھی تھے لیکن ملعون وسیم رضوی مال وزر کا انکار کرتا ہے کیوں کہ اس کو تو صرف چھ ہزار عورتیں دکھانا ہے۔ پتہ نہیں وہ عورتوں کو دکھا کر کیا ثابت کرنا چاہتا ہے جب کہ مؤرخ ابن اسحاق عورتوں کا نہیں بلکہ ایک ہزار قیدی مرد کا ذکر کرتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۰:

''محمد کے بارہ ہزار تربیت یافتہ مسلح ڈاکو تھے۔''

اللہ کی لعنت ہو جھوٹے پر۔ اگر ملعون وسیم رضوی اس اسلامی لشکر کو جو اپنی دفاع میں نکلے تھے، ان کو مسلح ڈاکو کہہ رہا ہے تو ان کو کیا کہے گا جنہوں نے حنین کی وادی میں گھات لگا کر چھپ کر اسلامی لشکر پر حملہ کر دیا۔ مسلح ڈاکو تو انہیں کہنا چاہئے۔ لیکن ملعون وسیم رضوی کو چھپ کر حملہ کرنے والے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ اس لئے نظر نہیں آ رہے ہیں کہ اس کی آنکھوں میں جھوٹ کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

محترم قارئین سے پھر گزارش کروں گا کہ واقعہ حنین کو پھر سے پڑھیں تا کہ ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ سے پردہ ہٹ جائے۔

کس کا منصوبہ

ملعون وسیم رضوی کا ایک جھوٹ اور ملاحظہ فرمائیں۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۶ پر لکھتا ہے کہ

''مسلمان حنین کی لڑائی کی وجہ کچھ بھی بتاتے رہیں لیکن در اصل عورتوں کو گرفتار کر کے اجتماعی عصمت دری کے لئے محمد کا ایک مذموم منصوبہ تھا۔''

مورخین نے جو وجہ بتائی ملعون وسیم رضوی کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ ہوازن قبیلہ حملہ کے لئے روانہ ہو چکا تھا، مسلمان لشکر اپنے دفاع کے لئے نکلے تھے۔ملعون وسیم رضوی نے جو سوچ لیا وہ لکھ بھی دیا۔ثابت ہوا کہ ایک مکار اور جھوٹا شخص صحیح اور حق بات کیسے لکھ سکتا ہے۔ انصاف پسند قارئین سے میں گزارش کروں گا کہ پورے واقعہ حنین کو پڑھیں، کیا اس میں کسی عورت کی عصمت دری کی گئی، اگر ایسا منصوبہ ہوتا تو جنگ میں کامیاب ہونے کے بعد اس پر عمل کرتے، جب کوئی ایسا بے ہودہ ارادہ ہی نہیں تھا تو وہ کیسے اس پر عمل کرتے!! یہ ملعون وسیم رضوی کا گندہ خیال ہے جو اس نے لکھا ہے اور مورخین کی باتوں کو بھی نظر انداز کیا ہے۔

ملعون وسیم رضوی خود بیمار

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۴۴ پر لکھتا ہے کہ

''محمد ذہنی طور پر بیمار تھے۔'' (معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ)

حضور اقدس ﷺ کی ذات پر ملعون وسیم رضوی کا یہ بہتان اور الزام ہے۔ کسی بھی مورخ نے یہ بات کہیں نہیں لکھی ہے۔ مؤرخ ابن اسحاق، مؤرخ ابن ہشام، طبقات ابن سعد، طبری کسی نے کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ ذہنی بیمار تھے۔ یہ صرف اور صرف ملعون وسیم رضوی کا بہتان ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ملعون وسیم رضوی خود ذہنی مریض ہے جو اس طرح کا الزام لگاتا ہے۔

ملعون وسیم رضوی کی کوکٹیل کہانی

محترم قارئین! ملعون وسیم رضوی کی اور ایک کوکٹیل کہانی سنئے اور سر دھنئے اور ملعون وسیم رضوی کی عقل پر ماتم کیجئے۔ اور اس کی جہالت کو بھی جانئے۔ سب سے پہلے اس کی من گھڑت کہانی سنئے پھر میں اصل واقعہ احادیث اور تاریخ کے حوالہ سے پیش کروں گا پھر اس کوکٹیل کہانی کا پوسٹ مارٹم کروں گا۔

وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۷۷ پر لکھتا ہے،

''چچازاد بہن سے صحبت۔''

کے عنوان کے تحت وہ لکھتا ہے محمد صاحب کے چچا ابوطالب کی بڑی لڑکی کا نام ام ہانی بنت ابوطالب تھا جسے لوگ فکیت اور هندہ بھی کہتے تھے۔ یہ ۶۳۰ء یعنی سن ہجری ۸ کی بات ہے۔ محمد صاحب طائف کی لڑائی میں شکست کھا کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ جان بچانے کے لئے کعبہ میں چھپ گئے لیکن محمد صاحب خاموشی سے سب کی نظریں چرا کر ام ہانی کے گھر میں داخل ہو گئے۔ لوگوں

نے اسے بہت تلاش کیا اور وہ آخر ام ہانی کے گھر میں پکڑے گئے۔اس بات کو چھپانے کے لئے محمد صاحب نے ایک کہانی بنائی اور لوگوں سے کہا کہ میں یروشلم اور جنت کی سیر کرنے گیا تھا، مجھے اللہ نے بلایا تھا، اس وقت ان کی پہلی زوجہ خدیجہ انتقال کر چکی تھی۔حقیقت میں محمد صاحب ام ہانی کے ساتھ زنا کرنے گئے تھے۔انہوں نے قرآن کی سورہ احزاب کی آیت نمبر 50 / 33 سنا کر ہمبستری کے لئے رضا مند کر لیا۔ یہ بات حدیث کی کتاب ترمذی میں موجود ہے جسے مستند سمجھا جاتا ہے پوری حدیث اس طرح ہے ''ام ہانی نے بتایا اس رات رسول نے مجھ سے اپنے ساتھ شادی کرنے کی پیش کش کی لیکن میں نے اس کے لئے ان سے معافی مانگی تب انہوں نے کہا کہ ابھی ابھی اللہ کی طرف سے مجھے پیغام ملا ہے، اے نبی! ہم نے تمہارے لئے وہ بیویاں جائز کر دی ہیں جن کے مہر تم نے دے دیئے ہیں اور باندیاں جو جنگ سے حاصل ہوتی ہیں اور چچا زاد بہنیں، پھوپھی زاد بہنیں، ماموں زاد بہنیں، خالہ زاد بہنیں اور جس عورت نے تمہارے ساتھ ہجرت کی اور وہ ایمان والی عورت جو خود کو تمہارے لئے وقف کرتی ہے، یہ سن کر میں راضی ہوگئی اور مسلمان ہوگئی۔''

یہ ہے ملعون وسیم رضوی کی بکواس بھری کوکٹیل کہانی جسے آپ نے ملاحظہ کیا۔
اس کہانی میں ملعون وسیم رضوی نے چار واقعات کو ایک ساتھ جوڑ کر کوکٹیل کہانی بنادیا جو الگ الگ سنہ میں واقع ہوئے۔

(۱) ام ہانی کی شادی کی پیشکش کا واقعہ۔

(۲) یروشلم اور جنت کی سیر یعنی معراج کا واقعہ۔

(۳) طائف کے محاصرہ کا واقعہ۔

(۴) ام ہانی کے اسلام لانے کا واقعہ۔

یہ چاروں واقعات الگ الگ سنہ میں ۹؍سال کے اندر واقع ہوئے۔ ملعون وسیم رضوی نے ۹؍سال کے واقعات کو ایک ہی رات میں جوڑ دیا۔ حضرت ام ہانی فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں جو سنہ ۸ھ کا واقعہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہجرت سے ۱۸؍ماہ قبل ہوئی، آٹھ ہجری میں فتح مکہ ہوا، اس کے بعد آپ غزوۂ حنین کے لئے روانہ ہوئے، اس کے بعد طائف کا محاصرہ کیا، اس کے بعد مکہ تشریف لائے۔ طائف کا محاصرہ اور واقعہ معراج کے درمیان ۹؍سال کا وقفہ ہے، اس کو ایک ہی رات میں جوڑ دیا گیا۔ ام ہانی سے شادی کی پیشکش اور معراج کے واقعہ کے درمیان ۹؍سال کا فرق ہے اس کو ایک ہی رات میں جوڑ دیا گیا۔ جو واقعات ۹؍سال میں ہوئے ان کو ایک ہی رات میں بیان کر کے ایک کہانی بنائی تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس ذات پر زنا کا الزام عائد کر سکے لیکن اس کی کہانی کے پوسٹ مارٹم سے قارئین پر واضح ہو جائے گا کہ ملعون وسیم رضوی معلم الکاذبین یعنی جھوٹوں کا استاذ ہے اور اس کی یہ کتاب مجموعۃ

الا کاذیب ہے۔ اب میں تاریخ اور احادیث کے حوالے پیش کرتا ہوں، سب سے پہلے ترمذی کی حدیث بیان کرتا ہوں۔

ترمذی جلد دوم، صفحہ ۴۸۸، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر ۱۱۴۱

"حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَعَذَرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ"

ترجمہ: ''حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پیغام نکاح دیا، میں نے عذر پیش کیا تو آپ نے میری معذرت قبول فرمائی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) اے پیغمبر! ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیویاں جن کے تم نے مہر دے دیئے ہیں حلال کر دی ہیں اور تمہاری باندیاں جو خدا نے تم کو عطا کی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں، اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں، اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں، اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ہے۔''

حضرت ام ہانی فرماتی ہیں چوں کہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی اس لئے میں آپ کے لئے حلال نہیں، میں طلقا میں سے ہوں۔ (یعنی فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والوں میں سے)

محترم قارئین! ام ہانی کی شادی کے تعلق سے ابن سعد نے اپنی طبقات میں وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔

طبقات ابن سعد جلد ۸، صفحہ ۲۱۱، پر لکھتے ہیں

''خبر دی ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے، انہیں خبر دی ابو صالح نے، انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں ابوطالب سے ان کی بیٹی ام ہانی پر پیغام ڈالا اور ہبیرہ بن ابی وہب نے بھی پیغام ڈالا پھر ان سے ہبیرہ نے نکاح کرلیا، آپ نے فرمایا چچا جان! آپ نے ام ہانی سے ہبیرہ کا نکاح کر دیا اور مجھے محروم فرما دیا۔ ابوطالب نے جواب دیا، بھتیجے ہم نے ان سے رشتہ کر دیا، محسن محسن کے ساتھ برابر کا احسان کرتا ہے۔ پھر ام ہانی مشرف بہ اسلام ہوگئیں اور نکاح ٹوٹ گیا پھر حضور اقدس ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت ام ہانی بولیں: میں بچوں والی عورت ہوں اور ان سے آپ کو تکلیف ہوگی اور یہ مجھے گوارا نہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: قریش کی عورتیں اپنے کم سن بچوں کو بہت پیار کرتی ہیں اور

اپنے شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

محترم قارئین! آپ حضرت ام ہانی سے شادی کی پیش کش کو حدیث اور تاریخ کے حوالے سے اچھی طرح جان گئے۔ اب آیئے واقعہ معراج کو جانتے ہیں کہ یہ کب واقع ہوا؟

طبقات ابن سعد، جلد اول، صفحہ ۲۸۱ پر ہے

''ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے رب سے درخواست کیا کرتے تھے کہ وہ آپ کو جنت اور دوزخ دکھائے تو ہجرت سے اٹھارہ مہینے پہلے آپ کو معراج ہوئی۔''

حضور اقدس ﷺ نے مکہ کو ۸ سنہ ھ میں فتح کیا۔

صحیح بخاری، جلد دوم صفحہ ۶۲۵، حدیث نمبر ۱۴۱۶ کتاب المغازی

''حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ''

ترجمہ: ''عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک

کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے۔ یہ سفر اس وقت ہوا جب حضور ﷺ کو مدینہ تشریف لائے ہوئے ساڑھے آٹھ سال ہو چکے تھے۔ تو آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ کی جانب چل پڑے۔"

محترم قارئین! آپ نے ام ہانی کی شادی کی پیش کش کے بارے میں جان لیا، آپ نے واقعہ معراج کس سنہ میں ہوا یہ بھی جان لیا۔ آپ نے فتح مکہ کے سنہ کے بارے میں جان لیا۔ اب آیئے طائف کے بارے جانتے ہیں۔

صحیح بخاری جلد دوم، صفحہ ۶۴۳، حدیث نمبر ۱۴۵۷ کتاب المغازی

"حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ۔"

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہوا تو فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل واپس لوٹ جائیں گے، لوگوں پر یہ بات گراں گزری اور کہنے لگے کہ بغیر فتح کئے چلے جائیں گے۔"

حضور اقدس ﷺ طائف کا محاصرہ اٹھانے کے بعد مقام جعرانہ میں تشریف لائے۔ اس کو مورخ ابن اسحاق نے وضاحت کے ساتھ پیش کیا، وہ صفحہ

۶۸۳ پر لکھتے ہیں کہ سفر طائف میں آپ کی دو بیویاں ساتھ تھیں، ان میں سے ایک ام المومنین ام سلمہ تھیں۔ دونوں کے لئے الگ الگ خیمہ لگایا گیا تھا، ابن اسحاق آگے لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف سے روانہ ہوکر مکہ آنے کی بجائے راستہ میں مقام جعرانہ میں قیام فرمایا۔

سیرت ابن ہشام، جلد دوم صفحہ ۶۰۳، پر ابن ہشام ابن اسحاق کے حوالہ سے لکھتے ہیں،

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ سے نکل کر عمرہ کے لئے تشریف لے گئے، آپ کا عمرہ ذی قعدہ میں ہوا تھا۔''

محترم قارئین! اب پوری تصویر آپ کے سامنے صاف ہوگئی۔ اب آپ کو معلوم ہوگیا کہ ملعون وسیم رضوی کی کتاب مجموعۃ الاکاذیب ہے یعنی جھوٹ کی گٹھری ہے اور ملعون وسیم رضوی معلم الکاذبین یعنی جھوٹوں کا استاذ ہے۔

محترم قارئین! اب میں ملعون وسیم رضوی کی کوکٹیل کہانی کا پوسٹ مارٹم آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے اس کہانی کی جھوٹی باتوں کو شمار کراتا ہوں۔

جھوٹ نمبر ۱:

''محمد صاحب طائف کی لڑائی میں شکست کھا گئے۔''

تبصرہ: طائف میں لڑائی ہوئی ہی نہیں بلکہ قلعہ کا محاصرہ کیا گیا تھا جسے اللہ کے رسول نے اٹھالیا، جیسا کہ آپ نے اوپر پڑھا۔

جھوٹ نمبر ۲:

''اپنے ساتھیوں کے ساتھ جان بچانے کے لئے کعبہ میں چھپ گئے۔''

تبصرہ: طائف کے واقعہ سے پہلے ۸ سنہ ھ میں مکہ فتح ہوگیا، آپ فاتح مکہ تھے یعنی مکہ کے بادشاہ تھے، پھر آپ کعبہ میں کیوں چھپیں گے!!

جھوٹ نمبر ۳:

''محمد صاحب نظریں چرا کر ام ہانی کے گھر میں داخل ہو گئے۔''

تبصرہ: طائف کا واقعہ ۸ سنہ ھ میں ہوا، آپ حالت احرام میں تھے، آپ کے ساتھ آپ کی دو بیویاں تھیں، آپ نے عمرہ کیا، پھر آپ نظریں چرا کر کیسے ام ہانی کے گھر میں داخل ہوئے؟

جھوٹ نمبر ۴:

''لوگوں سے کہا میں یروشلم اور جنت کی سیر کرنے گیا تھا۔''

تبصرہ: طائف کا واقعہ ۸ سنہ ھ کو ہوا، جنت کی سیر یعنی واقعہ معراج ہجرت سے ۱۸/ مہینے پہلے کا ہے۔ دونوں واقعہ میں ۹/سال کا فرق ہے۔ دونوں ایک ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ من گھڑت کہانی تیار کی گئی ہے لیکن تاریخ اور احادیث کے حوالوں سے اس کہانی کا اور کہانی گڑھنے والے کا جنازہ نکل گیا۔ یہ اتنے پختہ ثبوت ہیں کہ اس کا جواب دینے میں ملعون وسیم رضوی کی پینٹ اور دھوتی دونوں گیلی ہو جائے گی مگر وہ جواب نہیں دے سکے گا۔

ملعون وسیم رضوی گھر کا نہ گھاٹ کا

ملعون وسیم رضوی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۴ سے صفحہ ۱۲۶ تک ۱۵/صفحات پر مشتمل ''جنت کی طرف محمد کا سفر'' کے عنوان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعہ

معراج کو مسخ کر کے لکھا ہے، اس نے اسی بکواس میں پندرہ صفحات کو سیاہ کر دیا ہے۔

اس نے واقعہ معراج پر سیرت ابن اسحاق، بخاری اور مسلم کا حوالہ دیا ہے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۴ پر لکھتا ہے کہ

''محمد کے دعوے کو آزمانے کے لئے ابوبکر نے ان سے یروشلم کے بارے میں بیان کرنے کے لئے کہا، جب انہوں نے بیان کیا تو ابوبکر نے کہا سچ ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ تم اللہ کے رسول ہو۔'' اس کے آگے لکھتا ہے کہ ''یہ ظاہر نہیں ہے کہ ابوبکر نے کبھی یروشلم دیکھا تھا۔''

قارئین! آگاہ ہو جائیں، مکار نے اپنی مکاری دکھاتے ہوئے اصل عبارت حذف کر دیا۔ سیرت ابن اسحاق کے حوالے سے سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۱۴۴ پر ہے کہ

''حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے لوگوں سے بیان فرمایا کہ آج رات آپ بیت المقدس تشریف لے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو ابوبکر نے عرض کی اے اللہ کے نبی وہاں کے اوصاف مجھ سے بیان فرمائیے، کیوں کہ میں وہاں جا چکا ہوں۔''

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا فرفع لی حتی نظرت الیه وہ میرے سامنے اس طرح پیش کر دیا گیا کہ میں اسے دیکھنے لگا۔ پھر حضور ﷺ حضرت ابوبکر سے اس کے اوصاف بیان فرمانے لگے۔ ابوبکر سنتے اور کہتے آپ نے سچ فرمایا، میں گواہی

دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا انت یا اباَبکر الصدیق اے ابوبکر تم صدیق ہو، اس دن سے آپ کا لقب صدیق ہو گیا۔

محترم قارئین! ملعون وسیم رضوی کی مکاری تو دیکھئے جو حوالہ اس نے دیا وہیں سے آگے کی عبارت کو چھوڑ دیا تاکہ واقعہ معراج کو سچ نہ سمجھ لیں۔ ابن اسحاق کے حوالہ سے آپ نے پڑھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں، میں وہاں جا چکا ہوں۔ بیت المقدس کے اوصاف سننے کے بعد حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یارسول اللہ! آپ نے وہاں کے اوصاف کو صحیح صحیح بتایا۔ یہ حوالہ میں نے وہیں سے دیا ہے جہاں سے ملعون وسیم رضوی نے دیا۔ بس اپنے مذموم مقصد کے لئے اس نے آگے کی عبارت چھوڑ دی۔

ملعون وسیم رضوی صفحہ ۱۲۰ پر لکھتا ہے کہ

> ''سچ تو یہ ہے کہ آج مذہب مکمل طور پر سائنس کی بیساکھیوں پر چل رہا ہے، شب و روز روحانیت خدا کے معجزات کی بات کرنے والے مذہبی رہنما سائنس کی وجہ سے مذہب کی اشاعت کرتے ہیں، پھر بھی مذہب کو سائنس سے برتر سمجھتے ہیں۔''

جاہل ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہئے کہ سائنس کو وجود میں آئے ہوئے بہت کم عرصہ ہوا، یہ دو چار سو سال کی بات ہے جبکہ اس دھرتی پر مذاہب ہزاروں سال سے ہیں، اس کے مبلغین نے ہزاروں سال اس کی تبلیغ کی ہے، سائنس کے وجود سے پہلے ہر مذہب کے مبلغین چاہے وہ ہندو ہوں، مسلمان

ہوں، عیسائی ہوں، یا یہودی اپنے مذہب کی اشاعت کرتے رہے ہیں۔ اس وقت تک تو سائنس کا وجود بھی نہیں تھا، جب سائنس کا وجود ہی نہیں تھا تب سائنس کی کون سی بیساکھی پر مذہب چل رہا تھا۔ ہاں یہ ضرور کہا جائے گا کہ ملعون وسیم رضوی نے اپنی جہالت کی بیساکھی پر چل کر یہ سب باتیں لکھی ہیں۔

ملعون وسیم رضوی سے سوال ہے کہ کیا عیسیٰ مسیح کے دور میں سائنس تھی؟ کیا حضور اقدس ﷺ کے دور میں سائنس تھی؟ کیا رام کے زمانے میں سائنس تھی؟ کیا اشوک کے زمانے میں تھی؟ نہیں۔ لیکن ان سبھوں کے دور میں مذہب تھا۔ ملعون وسیم رضوی تو تاریخ سے نابلد ہے، وہ کیا بتا پائے گا۔ اگر اسے معلوم ہوتا تو وہ ایسی لایعنی باتیں نہ کرتا۔

مسجد، مندر، گرجا گھر

ملعون وسیم رضوی صفحہ ۱۲۰/ پر لکھتا ہے۔ مندر، مسجد، گرجا گھروں کی ساخت پر نظر ڈالیں تو یہاں مکمل طور پر سائنس نظر آئے گی، یہاں مذہب کا کوئی کردار نہیں ہے۔

افسوس ملعون وسیم رضوی کی سوچ پر کہ مندر، مسجد، اور گرجا گھروں کی ساخت پر اگر مذہب کا کردار نہیں ہے تو جب سائنس کا وجود نہیں تھا تب ان عبادت گاہوں کی عمارت اور ساخت پر کس کا کردار تھا؟

ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہئے کہ سمینٹ، لوہا اور پتھر سے بنائی گئی عمارت کا نام مندر، مسجد اور گرجا گھر نہیں ہے بلکہ مذہب کی بنیاد مذہبی کردار کی وجہ سے اسے مندر، مسجد، اور گرجا گھر کہا جاتا ہے ورنہ اینٹ پتھر اور لوہا سے تو شاپنگ

مال اور سنیما تھیٹر بھی بنائے جاتے ہیں، اس کو پھر مندر، مسجد اور گرجا گھر کیوں نہیں کہتے۔ پتہ چلا کہ تعمیر کے ساتھ ساتھ اس میں مذہبی رنگ اور کردار بھی ہو تو اس عمارت کو مسجد، مندر اور گرجا گھر کہیں گے۔

بھگوان کے لئے نہیں

ملعون وسیم رضوی صفحہ ۱۲۰ پر لکھتا ہے،

''ان مذہبی عمارتوں میں بجلی، پانی، اے سی، پنکھے، لائٹ بھی سائنس کا تحفہ ہے۔''

ہاں تحفہ ہے اور بالکل ہے لیکن یہ تحفہ مندر میں آنے والوں کے لئے ہے بھگوان کے لئے نہیں۔ مسجد میں آنے والوں کے لئے ہے خدا کے لئے نہیں۔ گرجا گھر میں آنے والوں کے لئے ہے عیسیٰ مسیح کے لئے نہیں۔ لیکن یہ بات ملعون وسیم رضوی کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

واقعہ معراج میں ملعون وسیم رضوی صفحہ ۱۲۳ر پر لکھتا ہے کہ

''خدا کا فرشتہ ان کو ایک مقدس جگہ لے جا کر ان کا سینہ چیر کر اس میں ایمان داخل کرتا ہے اگر اس میں ایمان تھا تو فرشتہ کو ایسا کرنے کی کیوں ضرورت پڑی؟''

محترم قارئین! سب سے پہلے میں آپ کے سامنے حوالہ پیش کرتا ہوں۔

صحیح بخاری، جلد اول، صفحہ ۲۱۵ کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر ۳۳۹

''حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَیْتِی وَأَنَا بِمَکَّۃَ فَنَزَلَ جِبْرِیلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَرَجَ صَدْرِی ثُمَّ غَسَلَہُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ مُمْتَلِئٍ حِکْمَۃً وَإِیمَانًا فَأَفْرَغَہُ فِی صَدْرِی"

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ میں تھا، میرے گھر کی چھت شق ہوئی پھر حضرت جبرئیل اُترے، میرا سینہ چیر کر اسے آب زمزم سے دھویا پھر ایک طشت سونے کا حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لا کر میرے سینے میں ڈال دیا۔''

ملعون وسیم رضوی کی خیانت

ملعون وسیم رضوی کی خیانت تو دیکھئے، اس نے ایمان لکھا اور اسی جگہ حکمت بھی ہے اس کو نہیں لکھا۔ وہ کہہ رہا ہے اگر پہلے سے ایمان تھا تو اس میں ایمان داخل کرنے کی ضرورت کیوں پڑی؟ ملعون وسیم رضوی کی سوجھ بوجھ انتہائی ناقص ہے۔ کسی چیز کا اضافہ ہونا ماقبل میں اس شئی کی نفی نہیں ہے۔ ایمان وحکمت کو سینے میں ڈالنا، اس سے لازم نہیں آتا ہے کہ اس سے پہلے آپ میں حکمت وایمان نہیں تھے بلکہ اس سے پہلے بھی آپ میں حکمت وایمان تھے، اس میں اور اضافہ فرما دیا گیا۔ سینہ چیرنے کا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی بار پیش آیا ہے۔

سیرت ابن ہشام، جلد اول صفحہ ۱۸۶

''ابن اسحاق نے کہا ثور بن یزید نے بعض اہل علم سے

روایت کی اور میں سمجھتا ہوں یہ روایت خالد بن معدان الکلاعی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ نے آپ سے عرض کیا، یارسول اللہ! اپنے کچھ حالات بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا:

"واسترضعت فی بنی سعد بن بکر فبینا انا مع اخ لی خلف بیوتنا نرعی بھما لنا اذ اتانی رجلان علیھما ثیاب بیض بطست من ذھب مملوءۃ ثلجا ثم اخذانی فشقا بطنی۔"

ترجمہ: "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی سعد بن بکر کے قبیلے میں دودھ پی کر میں نے پرورش پائی، میں اپنے گھروں کے پیچھے اپنے ایک بھائی کے ساتھ تھا، ہم بکریاں چرا رہے تھے کہ دو شخص سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے میرے پاس برف سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لیکر آئے، انہوں نے مجھے پکڑا اور میرا پیٹ چاک کیا۔"

ملعون وسیم رضوی کی کم عقلی پر جتنا ماتم کریں کم ہے۔ اگر ایمان ڈالنا مراد ہوتا تو ایک بار کافی تھا، بار بار سینہ چیر کر کیوں حکمت و ایمان ڈالا جاتا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ایمان وحکمت کی نفی نہیں ہے بلکہ ایمان وحکمت کا اضافہ ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں اس گھر کا مالک ہوگیا تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس سے پہلے وہ بے گھر تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ یہ سمجھا جائے گا کہ پہلے بھی اس

کے پاس گھر تھا۔ ایک گھر اور خریدا اس کا بھی مالک ہو گیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس کے گھر میں اضافہ ہو گیا۔ نہ کہ یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ بے گھر تھا۔ لیکن ملعون وسیم رضوی کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی کیونکہ اس کی آنکھوں میں مکاری اور فریب کا چشمہ لگا ہوا ہے۔

ملعون وسیم رضوی کا دماغ ٹھکانے لگا

ملعون وسیم رضوی کتاب کے صفحہ ۱۲۴ پر لکھتا ہے کہ

''ایمان وعقیدہ، اچھائی و برائی، انسانی دماغ کا عطیہ ہے اس بات پر منحصر ہے کہ انسان کو بچپن میں کیسی تعلیم و تربیت ملی یا اس کی پرورش کس طرح ہوئی؟ اس طرح ایمان دماغ میں ہوتا ہے نہ کہ سینے میں لیکن کیا خدائے بزرگ و برتر کے پاس اتنا بھی علم نہیں تھا جسے وہ اپنے فرشتہ کو سکھاتے کہ بیٹا ایمان سینے میں نہیں دماغ میں ہوتا ہے۔

یعنی ملعون وسیم رضوی یہ کہنا چاہتا ہے کہ

''اللہ تبارک وتعالیٰ کو چاہئے کہ جبرئیل کو یہ حکم دیتے کہ سینے میں ایمان نہ ڈالو دماغ میں ڈالو کیوں کہ ایمان سینہ میں نہیں بلکہ دماغ میں ہوتا ہے۔''

محترم قارئین! ملعون وسیم رضوی کا مطالعہ اور تعلیم کی وسعت ہاتھ کی ہتھیلی سے زیادہ نہیں ہے۔ تین چیز ہے دل، سینہ اور عقل، دل کا مقام سینہ ہے اور عقل بھی دل کے اندر ہی ہوتی ہے۔

آ یئے! لوگوں کی آپسی بات چیت اور گفتگو کا جائزہ لیتے ہیں۔ جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے اور محبت کا یقین دلانا چاہتا ہے تو کہتا ہے میں تم سے دل سے محبت کرتا ہوں۔ یہ نہیں کہتا کہ عقل سے محبت کرتا ہوں۔ اگر کوئی کسی سے ادب واحترام کا ذکر کرتا ہے تو کہتا ہے آپ ہمارے بڑے ہیں، میں دل کی گہرائی سے آپ کا ادب کرتا ہوں، کوئی نہیں کہتا کہ میں عقل کی گہرائی سے آپ کا ادب کرتا ہوں۔

لگاؤ اور محنت کا تعلق بھی دل سے ہے۔ جب کوئی ملازم اپنے مالک کو اپنی محنت کا یقین دلانا چاہتا ہے تو کہتا ہے میں آپ کے یہاں دل لگا کر کام کرتا ہوں، یہ نہیں کہتا میں عقل لگا کر کام کرتا ہوں۔ اسی طرح اچھائی یا برائی، ایمان وعقیدہ کا تعلق دل سے ہوتا ہے عقل سے نہیں۔ جب کوئی انسان سماج اور سوسائٹی میں نفرت پھیلاتا ہے تو اس کے بارے کہا جاتا ہے اس کے دل میں نفرت بھری ہوئی ہے یہ نہیں کہا جاتا کہ اس کی عقل میں نفرت بھری ہوئی ہے۔ جب دو آدمی گلے ملتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ گلے کے ساتھ ساتھ دل بھی ملنا چاہئے، کوئی یہ نہیں کہتا کہ گلے کے ساتھ ساتھ عقل بھی ملنا چاہئے۔ ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اچھائی یا برائی کا تعلق عقل سے نہیں دل سے ہوتا ہے لیکن ملعون وسیم رضوی اس کو سمجھ نہیں سکتا کیونکہ نہ اس کے پاس سماج میں محبت پھیلانے والا دل ہے نہ ہی عقل۔

ملعون وسیم رضوی کا دل دماغ غائب

محترم قارئین! دل اور دماغ کے بارے میں مختصر گفتگو پیش کرتا ہوں تا کہ ملعون وسیم رضوی کا دل اور دماغ ٹھکانے لگ جائے۔ قلب جس کو دل کہتے ہیں

اس کو ہارٹ بھی کہا جاتا ہے اس کی جگہ سینہ ہے۔

قرآن فرماتا ہے سورہ نمبر ۲۲، آیت نمبر ۴۶،

فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔

ترجمہ: ’’آنکھیں اندھی نہیں ہوجاتی ہیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔‘‘

قرآن نے بتادیا کہ دل کی جگہ سینہ ہے، مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تقویٰ یہاں ہوتا ہے اور اشارہ اپنے سینے کی طرف فرمارہے تھے۔ قرآن مقدس میں فتکون لھم قلوب یعقلون بھا۔ سورہ ۲۲، آیت ۴۶،

ترجمہ: ’’تو ان کے پاس دل ہوتے جن سے یہ سوچتے۔‘‘

قرآن فرماتا ہے:

لھم قلوب لا یفقھون بھا، سورہ اعراف، آیت ۱۷۹

ترجمہ: ’’ان کے پاس دل ہیں مگر اس سے سمجھتے نہیں۔‘‘

قرآن نے یہ واضح کردیا کہ ایمان کی جگہ انسان کا دماغ نہیں بلکہ دل ہے۔

قرآن کہتا ہے:

وقولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم

آیت نمبر ۱۴، سورہ الحجرات۔

ترجمہ: ’’اور تم یہ بات کہہ لو کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہے ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔‘‘

شیطان کا وسوسہ انسان کے سینے میں پڑتا ہے۔

قرآن فرماتا ہے:

الذی یوسوس فی صدور الناس۔ سورہ الناس نمبر ۱۱۴، آیت نمبر ۵،

ترجمہ:''جو انسانوں کے سینے میں وسوسہ ڈالتا ہے۔''

انسانی ونفسانی خواہشات کی جگہ بھی دل ہی ہے۔روح کا مرکز انسان کا دل ہے، دماغ نہیں، انسان کی جسمانی حیات کا دارو مدار اس کے دل کی حرکت پر ہے۔اگر وہ حرکت میں ہے تو زندہ ہے اگر وہ رک گیا تو وہ مرگیا، یہ ممکن نہیں کہ کسی انسان کا دل نکال لیں اور وہ زندہ رہے۔انسان کے جذبات کی جگہ دل ہے۔جس طرح آنکھ دیکھنے اور کان سننے کے کام آتے ہیں اسی طرح دل محبت اور نفرت کے کام آتا ہے، اچھائی اور برائی کے کام آتا ہے، انسان اچھا یا برا دل سے کرتا ہے۔

شعب الایمان میں امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

''فی الانسان مضغة اذا صلحت صلح له سائر جسده واذا سقمت سقم له سائر جسده وهی القلب''

ترجمہ:''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، اگر وہ گوشت درست ہو جائے تو تمام جسم کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی، اگر وہ خراب ہو جائے تو تمام جسم میں فساد برپا ہو جاتا ہے اور وہ دل ہے۔''

حیوانی سطح پر سوچنے کا کام دماغ کرتا ہے اور انسانی سطح پر سوچنے اور غور و فکر کرنے کا کام صرف دل کرتا ہے اگر سانپ کو سالوں دودھ پلایا جائے تب بھی

موقع ملنے پر وہ ڈس ہی لے گا کیونکہ اس کی سوچ حیوانی سطح کی ہے۔شیر کی جتنی خاطر و مدارت کی جائے موقع ملنے پر انسان پر حملہ کر دے گا لیکن انسان کے پاس دونوں چیزیں ہیں اگر انسان دماغ سے حیوانی سطح پر سوچتا ہے تو حیوان سے بدتر ہو جاتا ہے اگر دل سے انسانی سطح پر سوچتا ہے تو سماج اور قوم کے لئے بڑا کارنامہ انجام دیتا ہے۔

محترم قارئین! اب ملعون وسیم رضوی کے بھیجے میں یہ بات گھس گئی ہوگی کہ ایمان دل میں ہوتا ہے نہ کہ دماغ میں۔ملعون وسیم رضوی واقعہ معراج کو تفصیل سے لکھنے کے بعد لکھتا ہے کہ جو اسلام لائے تو واقعہ معراج کو سن کر مرتد ہو گئے اور وہ یہی باور کرانا چاہتا ہے کہ اسلام لانے کے باوجود مرتد ہو گئے۔

مرتد کون ہوا؟

اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۳ پر لکھتا ہے کہ

''ابن سعد کہتا ہے کہ کہانی سننے کے بعد جو لوگ محمد کے ساتھ آئے تھے اور اسلام قبول کیا تھا ان میں بہت سے لوگ مرتد ہو گئے۔''

ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس واقعہ کو سیرت ابن ہشام میں بھی بیان کیا گیا۔سیرت ابن ہشام جلد اول، صفحہ ۱۴۱ پر ہے کہ

''اس سبب سے بہت سے لوگ جنہوں نے اسلام اختیار کر رکھا تھا مرتد ہو گئے۔''

ملعون وسیم رضوی یہ بتانا چاہتا ہے کہ اسلام لانے کے باوجود اسلام سے پھر گئے، ملعون وسیم رضوی کو بتا دوں یہ کوئی تعجت کی بات نہیں ہے۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانے میں بھی بعض لوگوں نے ارتداد کا راستہ اختیار کیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اوراس کے بعد بھی لوگ مرتد ہوئے۔ دور حاضر میں بھی مرتد ہوتے ہیں اس کی جیتی جاگتی مثال ملعون وسیم رضوی ہے کہ زندگی کے آخری ایام میں جب کہ ایک پیر قبر میں ہے اس وقت مرتد ہو گیا۔ میں کہوں گا کہ قبر والا محاورہ اس کے لئے اب درست نہیں ہے بلکہ محاورہ یہ کہنا پڑے گا ایک پیر چتا میں ہے، اس وقت مرتد ہو گیا۔ پھر ملعون وسیم رضوی دوسروں کے مرتد ہونے پر تعجب کیوں کرتا ہے اوراس کے پیٹ میں درد کیوں اُٹھتا ہے۔

ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس طرح حق بات اس کی سمجھ میں نہ آئی اسی طرح ہر دور میں لوگ ہوتے ہیں جو حق سے منہ پھیر کر مرتد ہو جاتے ہیں۔

کس کے سامنے عصمت دری

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۵ / پر شوہر کے سامنے عصمت دری کے عنوان کے تحت ابوداؤد کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

> ''سعید الخذری نے کہا: جب رسول نے حنین کے قبیلہ اوطاس پر حملہ کیا اور وہاں کے لوگوں کو شکست دی اور ان کی عورتوں کو قیدی بنا لیا تب رسول نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ تم جنگ میں پکڑی گئیں عورتوں کے ساتھ عصمت دری کرو لیکن کچھ ان عورتوں کے شوہر کے سامنے ایسا کرنے

سے ہچکچا رہے تھے پھر رسول نے اس وقت سورہ نساء 4/24 کی آیت سنائی جس میں کہا کہ تم پکڑی گئیں عورتوں کے ساتھ جماع نہیں کر سکتے اگر وہ حالت حیض میں ہوں۔''

ملعون وسیم رضوی ایک جھوٹ کا اضافہ کر دیتا ہے اور لکھتا ہے

''سعید خدری نے کہا کہ گرفتار شدہ عورتوں میں اپنی عمر کی عورتوں کے ساتھ مباشرت کر سکتے ہو۔''

محترم قارئین! سب سے پہلے میں ابوداؤد کی وہ حدیث پیش کرتا ہوں جس کا حوالہ اس نے دیا ہے اس حدیث میں کتنی باتیں اپنی طرف سے گڑھی ہیں۔ دونوں کا موازنہ کیجئے تو کئی جھوٹی باتیں آپ کے سامنے آجائیں گی۔

ابوداؤد جلد دوم، صفحہ ۱۴۸، کتاب النکاح، حدیث نمبر ۳۸۸

''حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى أَوْطَاسَ، فَلَقُوا عَدُوَّهُمْ فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَأَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ "

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے دن ایک فوج اوطاس روانہ کی، ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا، انہوں نے ان سے جنگ کی اور ان پر غالب آئے اور ان کی کچھ عورتیں قید کر لے آئے، بعض صحابہ کرام نے ان کے ساتھ مجامعت سے پرہیز کیا کیوں کہ وہ شادی شدہ تھیں اور ان کے شوہر مشرک تھے، اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں باندیوں کے سوا یعنی عدت پوری ہونے کے بعد وہ تمہارے لئے حلال ہیں۔''

محترم قارئین! اسی سے متعلق ایک اور حدیث صحیح مسلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح مسلم، جلد دوم، صفحہ ۲۴۹، کتاب الرضاع، حدیث نمبر ۳۵۹۴

"وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنْ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ "

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں غزوۂ اوطاس میں مسلمانوں نے کچھ عورتوں کو گرفتار کر لیا، وہ شادی شدہ تھیں۔ صحابہ کرام ان کے ساتھ مجامعت کرنے سے ڈرے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں ماسوا باندیوں کے۔"

گھسیٹرنے کی عادت

محترم قارئین! آپ نے ملعون وسیم رضوی کی دی گئی حدیث کو بھی پڑھا، میں نے بھی ابوداؤد کی وہی حدیث آپ کے سامنے پیش کی، اس کے بعد ایک حدیث اس سے متعلق صحیح مسلم کی بھی پیش کی۔

آپ خود اندازہ لگائیں کہ ملعون وسیم رضوی نے کتنی جھوٹی باتیں اپنی طرف سے اس حدیث میں ملا دی ہیں۔ اب میں اس کی جھوٹی باتوں کو شمار کراتا ہوں۔

جھوٹ نمبر ا:

"رسول نے حنین کے قبیلہ اوطاس پر حملہ کیا۔"

تبصرہ: حضور اقدس ﷺ نے حملہ نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام کو حملہ کے لئے روانہ کیا آپ اس میں شامل نہ تھے۔

جھوٹ نمبر ۲:

"رسول نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ پکڑی گئیں عورتوں سے عصمت دری کرو۔"

تبصرہ: محترم قارئین! آپ نے اوپر دی ہوئی حدیث کو پڑھا، اللہ کے رسول نے ایسا حکم دیا ہی نہیں یا ایسی کوئی بات کہی ہی نہیں ہے۔

ملعون وسیم رضوی نے اپنی طرف سے یہ بات گڑھ دی۔

جھوٹ نمبر ۳:

''عورتوں کے شوہر کے سامنے ایسا کرنے سے ہچکچا رہے تھے۔''

تبصرہ: جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو وہ اس طرح سے بیان کر رہا ہے کہ ان کے شوہر وہاں کھڑے تھے اور یہ ملعون بھی وہاں موجود تھا اور سب کچھ اپنی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ استغفر اللہ۔ حدیث میں یہ ہے کہ وہ شادی شدہ تھیں۔ یہ کم عقل شادی شدہ سے یہ سمجھ رہا ہے کہ ان کے شوہر وہاں موجود تھے اس لئے نہایت گندہ عنوان ''شوہر کے سامنے عصمت دری'' ڈالا ہے۔

جب اتنا بڑا جھوٹ بولنا ہی تھا اور اپنے آپ کو معلم الکاذبین یعنی جھوٹوں کا گرو کہلانا ہی تھا تو عنوان ڈال دیتا ''میرے سامنے عصمت دری۔'' اتنے جھوٹوں میں ایک جھوٹ کا اور اضافہ ہو جاتا، اتنی جھوٹی باتوں سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اس کی سرشت میں جھوٹ اور صرف جھوٹ ہے سچ نام کی کوئی چیز نہیں۔

قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک سیکڑوں جھوٹ ثابت ہو چکے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۴:

''گرفتار شدہ عورتوں میں سے اپنی عمر کی عورتوں کے ساتھ مباشرت کر سکتے ہو۔''

تبصرہ: محترم قارئین! آپ نے ابوداؤد اور صحیح مسلم کی دونوں حدیثوں کو ملاحظہ فرمایا، دونوں حدیثوں میں کہیں بھی لکھا نہیں ہے کہ اپنی عمر کی عورتوں کے ساتھ مباشرت کر سکتے ہو۔ (معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ!)

جب کوئی مسلسل جھوٹ بولتا ہے پھر وہ جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو

اس کی زبان وقلم سے جھوٹ کے علاوہ سچ نکلتا ہی نہیں۔

ملعون وسیم رضوی کا یہی حال ہے۔ ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۸۷ پر ''بہو کے ساتھ صحبت'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ

''زید کی شادی ہوگئی، اس کی بیوی کا نام زینب بنت جحش تھا، وہ کافی خوبصورت اور گوری تھی، اس لئے محمد صاحب کی نظر خراب ہوگئی، انہوں نے اعلان کردیا آج سے میرے لے پالک بیٹے کو میرے نام سے نہیں اس کے اصلی باپ کے نام سے پکارا جائے۔ اس کی تصدیق کے لئے قرآن کی سورہ 5/33 کا بھی حوالہ دیا۔ زینب کو حاصل کرنے کے لئے محمد صاحب نے قرآن کا غلط استعمال کیا۔''

ملعون وسیم رضوی کا اصلی چہرہ

محترم قارئین! یہ تھی ملعون وسیم رضوی کی بکواس جسے آپ نے دیکھا۔ میں قرآن وحدیث اور تاریخ کے حوالے سے تفصیلی گفتگو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ ملعون وسیم رضوی کا اصل چہرہ آپ کے سامنے آجائے۔ اور اس کے چہرے سے مکھوٹا اتر جائے۔ حضرت زینب بنت جحش کی شادی زید کے ساتھ ہونے سے قبل وہ بیوہ ہوچکی تھیں اور ان کے شوہر کا انتقال ہوچکا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے اپنے متبنی زید سے ان کا نکاح کرادیا۔ زینب بنت جحش اس شادی سے راضی نہیں تھی کیونکہ وہ معزز خاندان قریش سے تھی اور زید ایک آزاد کردہ غلام تھے۔ اس زمانے کے رسم ورواج کے مطابق یہ ایک معیوب بات تھی۔ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساوات قائم کرنے کے لئے اوراونچ نیچ کوختم کرنے کے لئے زید کی شادی زینب بنت جحش سے کرانا چاہا تو آپ کے کہنے پر زینب بنت جحش راضی ہوگئیں، زید کے ساتھ زینب کا نکاح ثانی تھا، دونوں کے درمیان ازدواجی زندگی خوشگوارنہیں تھی، جب زید نے طلاق دینا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سمجھایا کہ طلاق نہ دوجیسا کہ قرآن کی سورہ احزاب آیت نمبر ۳۷ میں ہے۔

"اورتم جب اس شخص سے جس پر خدا اورتم نے احسان کیا تھا یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو نکاح میں لئے رہو اور خدا سے خوف کرو۔"

طبقات ابن سعد میں زینب بنت جحش کی شادی کا واقعہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

طبقات ابن سعد جلد ۸، صفحہ ۱۳۵ پر ہے کہ

"خبردی محمد بن عمر نے حدیث بیان کی عمر بن عثمان جحشی نے وہ بیان کرتے ہیں عثمان سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضرت زینب بھی آپ کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ آئیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ کے لئے آپ پر پیام ڈالا، زینب بولیں یا رسول اللہ! میں انہیں اپنے لئے پسند نہیں کرتی اور میں قریش کی بیوہ ہوں، آپ نے فرمایا: میں انہیں تمہارے لئے پسند کرتا ہوں پھر آپ نے زید سے ان کا نکاح کرادیا۔"

اسلامک اسکالر ڈاکٹر رفیق زکریا اپنی کتاب ''محمد اور قرآن'' جو ملعون رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے رد میں لکھی ہے، اس کتاب کے صفحہ ۱۱۴ پر لکھتے ہیں کہ

''جب حضور ﷺ نے حضرت زینب سے شادی کی ان کی عمر ۳۸ سال تھی، یہ الزام کہ طلاق کے لئے رسول اکرم ﷺ ذمہ دار تھے ایک نہایت ہی بے بنیاد روایت پر مبنی ہے۔ اس سے زیادہ دروغ گوئی اور افترا کی مثال ملنا مشکل ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے لئے زینب کوئی اجنبی خاتون نہیں تھیں، وہ آپ کی پھوپھی کی صاحبزادی تھیں، آپ انہیں بچپن سے ہی جانتے تھے، حضرت زینب کے بیوہ ہوجانے کی وجہ سے آپ ان کی زندگی کی بحالی کے خواہش مند تھے۔ اگر آپ ان کے حسن و جمال سے متاثر ہوتے تو حضرت زید سے شادی کرنے کے بجائے خود اپنے نکاح میں لاسکتے تھے۔ حضرت زینب ہمیشہ اس بات پر افسوس کرتی تھیں کہ ان کی شادی ایک غلام کے ساتھ کردی گئی تھی، وہ اپنے شوہر کو کمتر درجے کا آدمی سمجھتی تھیں اور ان سے اسی طرح کا برتاؤ رکھتی تھیں۔ حضرت زید نے کئی بار حضور اکرم ﷺ سے ان کے توہین آمیز رویہ کی شکایت بھی کی لیکن حضور ﷺ نے ان کو ہمیشہ صبر کی تلقین فرمائی۔''

محترم قارئین! مذکورہ بالا حوالوں سے واضح ہو گیا ہے کہ ملعون وسیم رضوی کی تمام باتیں جھوٹی ہیں۔ آیئے اس کے جھوٹ کا جائزہ لیتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۱:

''بہو کے ساتھ صحبت''

تبصرہ: جب زید نے طلاق دے دی تو اب بہو کہاں رہی؟ ہر مذہب کا الگ الگ رسم و رواج اور قانون ہے۔ اسلامی قانون میں متبنٰی بیٹے کی بیوی صلبی بیٹے کی بیوی کی طرح حرام نہیں ہے۔ صلبی بیٹے کی بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہے جیسا کہ سورہ نسا کی آیت نمبر ۲۳ میں ہے وابنائکم الذین من اصلابکم اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیویاں۔

یہ بات واضح ہوگئی کہ اسلامی قانون کے مطابق متبنی بیٹے کی بیوی اور صلبی بیٹے کی بیوی میں فرق ہے۔ اسلامی قانون کے مطابق متبنٰی بیٹا جائیداد میں حقدار نہیں ہوتا۔ یہ اسلام کا ایک ضابطہ ہے دوسرے مذاہب میں بھی کچھ ضابطے ہیں۔

نیوگ کیا ہے؟

ڈاکٹر محمد احمد نعیمی اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ'' جلد دوم میں صفحہ نمبر ۵۹۴ پر لکھتے ہیں کہ

> ''اسی طرح رگوید میں ایک مقام پر تعلیم دی گئی ہے کہ جب شوہر اولاد پیدا کرنے کے لائق نہ ہو تو اپنی عورت کو دوسرے شوہر کے پاس جانے کی اجازت دے۔ اس رسم کو نیوگ کہتے ہیں۔''

ستیہ پرکاش میں ایک منتر کا ترجمہ دیانند سرسوتی اس طرح کرتے ہیں۔

''اے نیک بخت عورت! خوش نصیبی کی خواہش کرنے والی عورت! تو میرے علاوہ دوسرے شوہر کی خواہش کر۔''

ڈاکٹر محمد احمد نعیمی اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ'' جلد دوم صفحہ ۵۹۵ پر لکھتے ہیں کہ

''ہندو دھرم و تہذیب میں ایک عورت کے بیک وقت مختلف شوہر ہو سکتے ہیں، اس کی سب سے پہلی مثال مہا بھارت کی دروپدی رانی کی صورت میں نظر آتی ہے جو پانچ پانڈو بھائیوں کی مشترکہ بیوی تھی۔''

چنانچہ مہا بھارت آدی پرو میں لکھا ہے۔

''زبردست جلال والے پانڈوؤں نے جیسے ہی دروپدی کو دیکھا ویسے ہی پیار کے دیوتا نے ان کے حواس باختہ کر کے ان پر اپنا اثر جما دیا۔ ایشور نے دروپدی کے خوبصورت حسن کو دوسری عورتوں کے مقابل بہت حسین اور سبھی جانداروں کے دل مائل کرنے والا بنایا تھا۔ انسانوں میں اعلیٰ اور کُنتی کے بیٹے یدھشٹر نے اپنے بھائیوں کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر ان کے دل کی بات سمجھ لی اور ساتھ ہی ساتھ ویاس رشی کی ساری باتیں ان کو یاد آ گئیں۔ راجا یدھشٹر یہ سوچ کر کہ کہیں بھائیوں میں آپس میں دشمنی نہ ہو تمام

بھائیوں سے بولے کہ بہترین خوبیوں والی دروپدی ہم سب
کی بیوی ہے۔''

محترم قارئین! مذکورہ بالا حوالہ دینے کا مطلب کسی مذہبی رسم ورواج پر تبصرہ کرنا نہیں ہے بلکہ یہ بتانا مقصد ہے کہ ہر مذہب کا اپنا اپنا دستور اور رسم ورواج ہے لیکن ملعون وسیم رضوی کا مطالعہ اتنا مختصر اور کم ہے کہ یہ سب باتیں اس کو معلوم ہی نہیں۔

ملعون وسیم رضوی کی بینائی ختم

اس واقعہ میں ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو شمار کراتا ہوں۔

جھوٹ نمبر ا:

''محمد صاحب کی نظر خراب ہوگئی۔''

تبصرہ: ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح فرمایا اس وقت حضرت زینب کی عمر ۳۸ سال تھی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت زینب کو بچپن سے جانتے تھے کیونکہ آپ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ ملعون وسیم رضوی کی سوچ پر جتنا ماتم کریں کم ہے کہ جب حضرت زینب جوان تھیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیت خراب نہیں ہوئی، جب جوانی ڈھل گئی عمر ۳۸ سال ہوگئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیت خراب ہوئی۔ (معاذ اللہ) کیا کوئی عقلمند اس بات کو تسلیم کرے گا۔ اگر ملعون وسیم رضوی کے پاس بینائی ہوتی تو اس طرح کی باتیں نہیں کرتا۔

جھوٹ نمبر ۲:

''محمد صاحب نے زینب کو حاصل کرنے کے لئے قرآن کا غلط استعمال کیا۔''

تبصرہ: محترم قارئین! اب واضح ہو گیا کہ ملعون وسیم رضوی کتنا بڑا جھوٹا ہے قرآن کی آیت جو آپ نے پڑھی اس میں ہے کہ ''اپنی بیوی کو نکاح میں لئے رہو۔'' یعنی قرآن کی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور زید کو طلاق دینے سے منع فرما رہے تھے اور ملعون وسیم رضوی کہتا ہے کہ قرآن کا غلط استعمال کیا۔ ملعون وسیم رضوی نے سورہ احزاب کی آیت نمبر ۵ بیان کی ہے اس کی وضاحت میں آپ کے سامنے پیش کروں۔

تفسیر خازن میں ہے کہ ''لے پالک بچے کو پالنے والوں کا بیٹا قرار دینے سے منع کیا گیا'' اور اس آیت میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ تم بچوں کو ان کے حقیقی باپ ہی کی طرف منسوب کر کے پکارو، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو اور اس وجہ سے تم انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب نہ کر سکو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں، جس کے لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو اور ممانعت کا حکم آنے سے پہلے تم نے جو لاعلمی میں لے پالکوں کو ان کے پالنے والوں کا بیٹا کہا اس پر تمہاری گرفت نہ ہو گی۔

اسلامی قانون میں بچہ گود لینا جائز ہے لیکن یہ یاد رہے کہ گود لینے والا عام بول چال میں یا کاغذات Documents وغیرہ میں اس کے حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا بلکہ سب جگہ اصلی والد کا ہی نام استعمال کرے گا۔

ڈی۔این۔اے۔کیا ہے؟

اگر غور کیا جائے تو میڈیکل کے اعتبار سے بھی اصل باپ کو تسلیم کیا جاتا ہے انسان کی اصلیت کا پتہ لگانے کے لئے ڈی۔این۔اے۔یعنی جین (D.N.A.)

(Deoxyribonucleic Acid) ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔جین کو موروثی اکائی کہا جاتا ہے جو والدین کا کوئی خاصہ یا کئی خاصات اولاد کو منتقل کرتی ہے، یہ موروثی اکائیاں ڈی۔این۔اے۔کے طویل سالمے پر موجود ہوتی ہیں۔

ہر انسان کا ڈی این اے مختلف ہوتا ہے ہر انسان اپنے ڈی این اے کا ۵۰ / فیصد حصہ اپنی ماں سے اور ۵۰ / فیصد اپنے باپ سے پاتا ہے۔ڈی این اے سے اس کے اصل والدین کا پتہ چلتا ہے۔

قرآن کہتا ہے لے پالک بیٹے کو اس کے اصلی باپ کا نام دو اور ڈی این اے بھی انسان کے اصلی باپ کو بتاتا ہے۔کسی بھی ڈی این اے ٹیسٹ میں اصلی باپ کو بتائے گا نہ کہ گود لینے والے کا نام۔ یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ بچے کی پرورش کوئی بھی کرے اصلی باپ وہی رہے گا جس کے پانی سے وہ پیدا ہوا ہے۔اس لئے اسلام نے گود لینے والے کو اصلی باپ کا نام دیا ہے اور اسی کی طرف منسوب کرنے کا حکم ہے۔

اب ملعون وسیم رضوی کو سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ اصلی باپ کون ہوتا ہے اور گود لینے والے کا حکم کیا ہوتا ہے۔

ملعون وسیم رضوی کو جنسی تعلیم سے دلچسپی

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۸۷ پر''عائشہ صحابیوں کو جنسی تعلیم دیتی تھی،، عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ''رسول کی بیوی عائشہ نے کہا کہ ایک آدمی رسول کے پاس گیا اور اس نے پوچھا کہ میں جب اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا

ہوں تو انزال نہیں ہوتا ہے، کیا ایسی صحبت کے بعد غسل کرنا ضروری ہے؟ اس وقت عائشہ وہاں موجود تھی، رسول نے کہا: جب میں اور ایمان والوں کی ماں (عائشہ) صحبت کرتے ہیں تو غسل کرتے ہیں۔

ملعون وسیم رضوی اس کے علاوہ ایک حدیث اور بھی بیان کرتا ہے۔ اب میں دونوں حدیث اصل متن کے ساتھ پیش کرتا ہوں پھر ملعون وسیم رضوی کی مکاری بیان کرتا ہوں۔

صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ ۲۹۲، کتاب الحیض، حدیث نمبر ۷۸۴

"حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ"

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے پھر انزال سے پہلے الگ ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میں

اور یہ ایسا کرتے ہیں اور پھر غسل کرتے ہیں۔“

دوسری حدیث بھی آپ ملاحظہ فرمائیں

صحیح مسلم جلد اول، صفحہ ۲۹۲، کتاب الحیض، حدیث نمبر ۷۸۳

”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ رَهْطٌ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّونَ لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنْ الدَّفْقِ أَوْ مِنْ الْمَاءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ بَلْ إِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَنَا أَشْفِيكُمْ مِنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأُذِنَ لِي فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّاهْ أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَإِنِّي أَسْتَحْيِيكِ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْيِي أَنْ تَسْأَلَنِي عَمَّا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِي وَلَدَتْكَ فَإِنَّمَا أَنَا أُمُّكَ قُلْتُ فَمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ“

ترجمہ: ”حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان فرماتے ہیں کہ

مہاجرین اور انصار کا اس بات میں اختلاف ہوا کہ بغیر انزال کے غسل واجب ہوتا ہے کہ نہیں۔ انصاری صحابہ یہ کہتے تھے کہ غسل صرف انزال سے واجب ہوتا ہے اور مہاجرین کہتے تھے کہ صرف صحبت کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ میں نے کہا میں اس معاملہ میں تمہاری ابھی تسلی کراتا ہوں۔ میں وہاں سے اُٹھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور باریابی کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر میں نے عرض کیا، اے میری ماں اور تمام مسلمانوں کی ماں! میں آپ سے ایک مسئلہ حل کرانا چاہتا ہوں لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: میں تمہاری حقیقی والدہ کی طرح ہوں، مجھ سے کوئی بات پوچھنے میں شرم نہ کرو، میں نے عرض کیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے اس سے یہ بات پوچھی ہے جس کو اس مسئلہ کا علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی چار شانوں کے درمیان بیٹھے اور دو شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔''

محترم قارئین! آپ نے دونوں حدیثوں کو پڑھا۔ کیا اس میں جنسی تعلیم کی ترغیب ہے؟ کیا اس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے صحابہ کو جنسی تعلیم دی؟ کوئی بھی انصاف پسند اس بات کو قبول نہیں کرے گا کہ اس میں جنسی تعلیم

ہے۔لیکن ملعون وسیم رضوی کے ذہن وفکر میں سیکس ایسا مسلط ہے کہ ہر چیز میں اس کو سیکس ہی نظر آتا ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کوخود اندازہ ہوگیا ہوگا کہ اس کم ظرف کو ہر واقعہ میں سیکس ہی نظر آتا ہے۔اس کم ظرف کو ہر واقعہ میں سیکس کا مرچ مسالہ لگانے کا کتنا شوق ہے؟

اوپر کی دونوں حدیثیں صفائی اور پاکیزگی کو بتاتی ہیں۔ یہ ایک اسلامی اور شرعی مسئلہ ہے کہ آدمی بیوی سے کتنا قریب ہو کہ اس کو غسل کرنا ضروری ہے، یہ معاملہ ہر زوجین کو پیش آسکتا ہے تو اس کا اسلامی قانون جاننا بھی ضروری ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد صحابہ کرام اہم اہم مسائل میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع ہوتے تھے اس لئے کہ آپ مجتہدہ تھیں۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہونے کی صورت میں مسئلہ کے حل کے لئے ان کے پاس گئے۔آپ نے صحیح اسلامی قانون بتا دیا۔ یہ تو دنیا کا دستور اور نظام ہے کہ ہر مسئلہ کو اپنے سے زیادہ جاننے والے کے پاس جا کر ہی حل کیا جاتا ہے۔

ملعون وسیم رضوی کو دوسرے مذہب کی کتابوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے جیسا کہ جنسی تعلق سے دیانند سرسوتی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش سملاس چوتھا باب ''گربھادان سنسکار'' عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ

> ''بیاہ کے طریقہ کو پورا کرکے خلوت میں چلے جائیں، مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی جو ترکیب ہے اسی مطابق دونوں ہمبستری کرے، جہاں تک ہو سکے وہاں تک برہمچریہ کی منی کو فضول ضائع نہ کرے۔ جب منی بچہ

دانی میں گرنے کا وقت ہو اس وقت عورت مرد دونوں بے
حرکت ناک کے سامنے ناک، آنکھ کے سامنے آنکھ یعنی
سیدھا جسم ہو، ہلیں نہیں، مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دے،
عورت منی حاصل کرتے وقت سانس اوپر کھینچے، اپنی شرمگاہ
کو اوپر سکڑ لیں، منی اوپر کھینچ کے بچہ دانی میں ٹھہرا دیں پھر
دونوں صاف پانی سے غسل کریں۔''

منودھرم شاستر، باب تیسرا، شلوک ۱۹،

''شودر عورت کے لبوں کا بوسہ لینے، اپنے گالوں کو اس کی
سانسوں سے گرم کرنے اور اس میں بیٹا پیدا کرنے کے
گناہوں کا کفارہ کسی شاشتر میں لکھا نہیں ہے۔''

دیانند سرسوتی کی کتاب ''ستیارتھ پرکاش، سملاس چھٹا میں ان سے ایک سوال کیا جاتا ہے کہ اگر عورت حاملہ ہو اور مرد کی جوانی کا عالم ہو، اسے بغیر عورت کے رہا نہ جائے تو کیا کرے؟

دیانند سرسوتی جی جواب دیتے ہیں، اگر حاملہ عورت سے ایک سال بغیر ہمبستری رہا نہ جا سکے تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔

راون نے سیتا سے کیا کہا؟

شریمد والمیکی رامائن، سرگ نمبر ۴۶، صفحہ نمبر ۸۴۴، مطبوعہ گیتا پریس گورکھپور میں لکھا ہے کہ راون سیتا کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ

''خوبصورت مسکراہٹ، دلکش دانت، اور من موہک آنکھوں
والی حسینہ، تمہارے یہ دونوں پستان سخت گول، باہم ملے
ہوئے، بھرے ہوئے اور موٹے اُبھرے ہوئے منہ والے
ہیں جس کی خواہش کی جائے تمہاری کمر اتنی پتلی ہے کہ مٹھی میں
آجائے دونوں پستان ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔
اے حسینہ دیوتا گندھرو یوکش اور کنیز ذات کی عورتوں میں
بھی تم جیسی کوئی نہیں۔''

اب ملعون وسیم رضوی بتائے کہ کیا یہ مذہبی کتابیں اور دیانند سرسوتی اپنے پیروکاروں کو جنسی تعلیم دے رہے ہیں؟ اس کا جواب ملعون وسیم رضوی کو دینا چاہئے۔

کسی انسان کو جنسی امراض لاحق ہو جائیں اور وہ کسی ڈاکٹر سے رجوع کرے اور ڈاکٹر اسے جنسی مشورہ دے تو کیا کوئی یہ کہے گا کہ ڈاکٹر نے فلاں مریض کو جنسی تعلیم دی۔ خواتین کو دوران حمل جنس سے متعلق کئی مسائل در پیش ہوتے ہیں کبھی ڈاکٹر خواتین کو حالات کے جائزہ کے بعد یہ مشورہ دیتا ہے کہ آپ اپنے شوہر سے وضع حمل تک ہمبستری نہ کریں تو کیا ملعون وسیم رضوی کے مطابق یہ کہا جائے گا کہ ڈاکٹر نے خواتین کو جنسی تعلیم دی؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ لیکن ملعون وسیم رضوی جیسے سیکسی ذہن کا مالک یہ ضرور کہے گا کہ ڈاکٹر نے خواتین کو جنسی تعلیم دی۔

ضرورت پڑنے پر جنسی اعضا اور جنسی تعلق سے گفتگو کی جاتی ہے لیکن اس کو جنسی تعلیم نہیں کہا جائے گا ڈاکٹر محمد احمد نعیمی اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی

مطالعہ، جلد دوم'' کے صفحہ ۴۰۳ میں منو اسمرتی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ عورتیں شکل وصورت کا لحاظ نہیں کرتی ہیں اور نہ ہم عمر کا خیال رکھتی ہیں، خوبصورت ہوں یا بدصورت مرد کا ساتھ پاتے ہی اس کے ساتھ مباشرت کرتی ہیں۔''

ڈاکٹر صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۵۵۶ پر منو اسمرتی کے حوالے سے گاندھرو وواہ کے بارے لکھتے ہیں کہ ''لڑکی اور لڑکے کے رضا و پسند سے دونوں کا معاہدہ اور اتحاد ہونا گاندھرو وواہ کہلاتا ہے یہ جسمانی خواہش کے مقصد کے لئے ہوتا ہے اور یہ ہمبستری کے لئے بہت مفید ہے۔''

ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۶۹۱ پر منو اسمرتی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ

''جب فریب یا دھوکے سے زنا کیا جاتا ہے تو ساری دولت چھین لی جاتی ہے اور ماتھے پر عورت کی شرمگاہ کے نقشہ کا داغ لگایا جاتا ہے۔''

اسی کتاب کے صفحہ ۷۰۵ پر منو اسمرتی کے حوالہ سے درج ہے کہ

''استاد یا گرو کی بیوی کے ساتھ بدکاری کرنے والے کی پیشانی پر عورت کی شرم گاہ کا نقشہ تپے ہوئے لوہے سے بنادے۔''

مذکورہ بالا چند اقتباس ہندو دھرم کی مذہبی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں ان میں شرم گاہ کا ذکر ہے، زنا کا ذکر ہے، ہمبستری کا ذکر ہے، ماتھے پر عورت کی شرمگاہ کا داغ لگائے جانے کا ذکر ہے، پیشانی پر تپے ہوئے لوہے سے شرمگاہ کا نقشہ بنانے کی بات ہے۔

میرا مقصد کسی مذہب کے رسوم ورواج اور قانون پر تبصرہ کرنا نہیں ہے اور نہ

میں یہ کہوں گا کہ یہ سب باتیں جنسی تعلیم پر مشتمل ہیں۔ میں ملعون وسیم رضوی سے سوال کرتا ہوں کہ منواسمرتی کی باتیں کیا جنسی تعلیم پر منحصر ہیں؟ وہ کیا جواب دے گا، وہ تو جواب دینے کے لائق ہی نہیں ہے۔ملعون وسیم رضوی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸۵ پر ایک عنوان ''بیوی کے ساتھ اغلام بازی حلال ہے۔'' لکھا ہے۔آگے وہ لکھتا ہے''جب ابن عمر نے کہا کہ رسول نے اس آیت میں عورت کے ساتھ اس کے مقعد میں ہمبستری کی اجازت دے دی ہے اور اغلام بازی کو حلال بنایا ہے۔''

حوالہ دیا ہے درمنثور، جلد ا، صفحہ ۶۳۸

محترم قارئین! سب سے پہلے درمنثور سے حوالہ نقل کرتا ہوں، درمنثور جلد ا، صفحہ ۶۳۸ میں ہے۔

"من طریق یزید بن رومان عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر ان عبد اللہ بن عمر کان لایری باسا ان یاتی الرجل المراۃ فی دبرھا"

ترجمہ:''یزید بن رومان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمر کوئی حرج نہیں جانتے تھے کہ مرد عورت کے پیچھے سے آئے۔''

اس عبارت کو بار بار پڑھئے اس میں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے یا ابن عمر یہ کہتے ہوں کہ میں اس فعل میں کوئی حرج نہیں دیکھتا ہوں بلکہ یہ عبارت ان کی طرف منسوب کر دی گئی ہے اور یہ عبارت "کان لایری باسا ان یاتی

الرجل المراۃ فی دبرھا۔" کوان کا قول بتایا گیا ہے۔

محترم قارئین! تفصیل میں جانے سے پہلے ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو بھی شمار کر لیجیے۔

جھوٹ نمبر ا:

"بیوی کے ساتھ اغلام بازی حلال ہے۔"

تبصرہ: حرام حرام سخت حرام ہے اس کے ثبوت میں قرآن کی آیت و احادیث آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

جھوٹ نمبر ۲:

"جب ابن عمر نے کہا۔"

تبصرہ: یہ بھی سراسر جھوٹ ہے ابن عمر نے نہیں کہا بلکہ یزید بن رومان نے ان کے بیٹے عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ابن عمر ایسا کہا کرتے تھے۔اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ ابن عمر کا قول نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر ۳:

"رسول نے اس آیت میں عورت کے ساتھ اس کے مقعد میں ہمبستری کی اجازت دے دی۔"

تبصرہ: جھوٹ، جھوٹ، سفید جھوٹ، نہ قرآن کی آیت میں اس کی اجازت ہے۔ نہ حدیث میں اس کی اجازت ہے نہ ہی کسی صحابی نے اس کو حلال جانا۔ قرآن اور حدیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تا کہ ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کا جنازہ دھوم دھام سے نکلے۔

اغلام بازی اسلام میں حرام

سورہ نساء، آیت نمبر ۲۲۳،

"نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم آنی شئتم"

ترجمہ: "تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔"

تفسیر کبیر میں ہے، اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ عرب کے یہودی کہتے تھے جو کوئی اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے کی جانب سے آگے کے مقام میں صحبت کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا اور عام اہل عرب کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میں تو ہلاک ہوگیا کہ میں پیچھے کی جانب سے آگے کے مقام پر جماع کرتا ہوں۔ پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں یہ حکم ہے کہ ہر جانب سے صحبت کی اجازت دی گئی ہے بشرطیکہ وہ آگے کا ہی مقام ہو۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں یعنی افزائش نسل کا ذریعہ ہیں ظاہر سی بات ہے کہ آگے کا مقام ہی کھیتی ہے نہ کہ پیچھے کا۔ اس آیت سے ثابت ہوگیا کہ پیچھے کے مقام میں مباشرت جائز نہیں البتہ پیچھے کی جانب سے آگے کے مقام پر مباشرت کر سکتے ہیں۔

ملعون وسیم رضوی نے بڑی زوردار سرخی لگا دی "بیوی کے ساتھ اغلام بازی حلال ہے۔" جب کہ اس کے مطلب کو وہ سمجھا ہی نہیں۔ اب آیئے ابن عمر کے تعلق سے حدیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

الدر المنثور، جلد ا، صفحہ ۶۳۵

اخرج النسائی والطبرانی و ابن مردویه عن ابی النضر انه قال لنافع مولی ابن عمر انه قد اکثر علیك القول انك تقول عن ابن عمر انه افتی ان یوتی النساء فی ادبار ھن قال کذبو اعلی"

ترجمہ: ''ابن مردویہ روایت کرتے ہیں ابوالنضر سے کہ انہوں نے نافع سے کہا جو ابن عمر کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ابن عمر نے یہ فتویٰ دیا کہ عورتوں کے پیچھے سے مباشرت کر سکتے ہو۔ تو نافع نے جواب دیا کہ لوگوں نے مجھ پر جھوٹا الزام باندھا۔''

الدر المنثور، جلد 1، صفحہ ۶۳۷

فان الحارث بن یعقوب یروی عن ابی الحباب سعید بن یسار انه سال ابن عمر فقال یا ابا عبد الرحمن انا نشتری الجواری افنحمض لھن قال وما التحمیض فذکر له الدبر فقال ابن عمر اف اف ایفعل ذلك مسلم؟

ترجمہ: ''سعید بن یسار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سوال کیا ابن عمر سے اے عبدالرحمن (ابن عمر کی کنیت) ہم باندی خریدتے ہیں تاکہ تحمیض کر سکیں۔ ابن عمر نے کہا کہ یہ تحمیض کیا ہے؟ تو انہوں نے پیچھے کے مقام کا ذکر کیا تو ابن عمر نے

کہا اف اف ایفعل ذلك مسلم؟ افسوس ہے افسوس ہے کیا کوئی مسلمان ایسا کرسکتا ہے؟''

اب ملعون وسیم رضوی بتائے کہ جب ابن عمر کہتے ہیں کہ افسوس افسوس کیا کوئی مسلمان ایسا کرسکتا ہے؟ تو اس کو حلال کیسے کہہ سکتے ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی الدرالمنشو ر میں بیہقی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

الدرالمنشو ر جلد 1، صفحہ ۶۳۴

"عن ابن مسعود قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم محاشّ النساء علیکم حرام"

ترجمہ: ''ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی دبر تمہارے لئے حرام ہے۔''

جھوٹا ملعون وسیم رضوی کیسے کہتا ہے کہ رسول نے مقعد میں ہمبستری کی اجازت دی۔

تفسیر الدرالمنشو ر، جلد اول، صفحہ ۶۳۴

"اخرج البیهقی عن قتادہ فی الذی یاتی امراته فی دبرها قال حدثنی عقبه بن و شاح ان ابا الدرداء قال لا یفعل ذلك الا کافر۔"

ترجمہ: ''اس کو استخراج کیا ہے بیہقی نے قتادہ سے کہ جو مرد اپنی بیوی کے پیچھے سے آئے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے

حدیث بیان کی عقبہ بن وشاح نے کہ ابودرداء نے کہا کہ ایسا کام کافر کے سوا کون کرسکتا ہے۔‘‘

ترمذی جلداول، صفحہ ۵۹۷، ابواب الرضاع، حدیث نمبر ۱۱۶۴

’’حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ۔‘‘

ترجمہ: ’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہوتو وضو کرے اور عورتوں سے اس کی دبر میں جماع نہ کرے۔‘‘

ترمذی، جلداول، صفحہ ۵۹۷، ابواب الرضاع، حدیث نمبر ۱۱۶۵

’’حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ‘‘

ترجمہ: ’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی طرف اللہ نظر رحمت نہیں فرماتا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے۔‘‘

محترم قارئین! اب آپ انصاف سے بتائیں کہ اغلام بازی کے بارے

میں اسلام کا کیا موقف ہے؟ یہ ثابت ہو گیا کہ اسلام میں، قرآن میں، حدیث میں اغلام بازی کو سخت حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کی مذمت کی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ تمام حوالے ملعون وسیم رضوی کے دماغ میں گھس گئے ہوں گے اور وہ سمجھ گیا ہو گا کہ اسلام میں اغلام بازی حلال نہیں ہے۔

ملعون وسیم رضوی کو منو دھرم شاشتر کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے تھا۔

منو دھرم شاشتر، باب ۱۱، شلوک ۱۷۴ میں ہے کہ

''کسی جانور یا عورت کے ساتھ اغلام بازی کرنے سے، پانی کے اندر مباشرت کرنے سے، یا حیض والی عورت سے مباشرت کرنے سے، سنتا پن کرچھر کرنا ہو گا۔''
(یعنی سنتا پن کرچھر کرنے سے یہ گناہ کا کفارہ ہو جائے گا ''مصنف آسی'')

آیئے! سنتا پن کرچھر کسے کہتے ہیں اس کو سمجھتے ہے۔

گئو متر اور گوبر

منو اسمرتی، ادھیائے ۱۱، شلوک ۲۱۲ میں ہے کہ

''گئو کا متر، (گائے کا پیشاب) گوبر، دودھ، گھی اور پانی ان سب کو ملا کر پیئے اور دوسرے دن اُپاس رکھے اس کو ''سنتا پن کرچھر'' کہا جاتا ہے، اور جب اوپر کہی ہوئی چیزوں کو ایک ایک دن میں ایک ایک چیز کو بھوجن کرے

اور ساتویں دن اُپاس کرے تو اس کو ''سہا سانت پن چھر''
کہا جاتا ہے۔''

جیسا درخت ویسا پھل

محترم قارئین! قلم وزبان سے انسان کی شخصیت اور ذہنیت کا پتہ چلتا ہے۔ اب میں آپ کے سامنے ملعون وسیم رضوی کے چند جملے بتا تا ہوں، آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ کتنے گندے ذہن کا انسان ہے اور اس کے ذہن وفکر پر کتنی گندگی چھائی ہوئی ہے۔

وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۷ پر لکھتا ہے

''وہ بچہ پیدا کر کے اپنی اندام نہانی اتنی ڈھیلی کر لیتی ہیں کہ
اس کا شوہر اس اندام نہانی میں سر ڈال کر اندر دیکھ سکتا ہے۔''

میں ملعون وسیم رضوی کے بارے میں صرف اتنا کہوں گا کہ جیسا درخت ہوتا ہے ویسا ہی پھل لگتا ہے، املی کے درخت میں آم نہیں لگے گا۔ جو برتن میں ہوگا وہی اس سے ٹپکے گا، برتن میں شراب ہوتو اس سے دودھ نہیں ٹپکے گا، جو ملعون وسیم رضوی کے اندر تھا وہی باہر آیا۔ اور ہاں یہ تو اندر کی بات ہے کہ کس کی اندام نہانی ڈھیلی ہے اور کس کی نہیں ہے۔ پھر ملعون وسیم رضوی کو کیسے معلوم ہوا؟ شاید ملعون وسیم رضوی کو اس کا تجربہ ہوگا یا سر ڈال کر دیکھا ہوگا؟ کیوں کہ قبر کا حال تو مردہ ہی جانے۔

ملعون وسیم رضوی کا بڑا جھوٹ

محترم قارئین! آپ کے سامنے ملعون وسیم رضوی کا ایک جھوٹ بیان کرنے جا رہا ہوں، یہ جھوٹ بھی بہت بڑا ہے۔ پہلے اس کا بیان کردہ واقعہ سن لیجئے پھر میرا حوالہ اور ثبوت دیکھئے پھر فیصلہ کیجئے کہ اس کا جھوٹ کتنا بڑا ہے۔ وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۹۱ پر لکھتا ہے۔

> ''فاطمہ جو محمد کی بیٹی تھی اور علی کی بیوی تھی، زیادہ دن باحیات نہیں رہی اور ان کی شہادت ہوگئی اور ان کی شہادت کے پیچھے محمد کا دوست عمر جو بعد میں دوسرا خلیفہ بنا، اس کا ہاتھ تھا۔ عمر نے فاطمہ کے گھر پر آکر اپنے ساتھیوں کے ساتھ حملہ کیا اور دروازے میں آگ لگا دی جو دروازہ فاطمہ کے اوپر گرا اور فاطمہ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ یہ حادثہ محمد کے وصال کے کچھ دنوں کے بعد ہی وقوع پزید ہوا اور فاطمہ کی موت ہوگئی۔''
>
> آگے صفحہ ۹۳ پر لکھتا ہے کہ ''والد کے انتقال کے بعد فاطمہ صرف ۹۰ دن باحیات رہیں۔ اسلام کے دوسرے خلیفہ عمر اور ان کے ساتھیوں نے جب آپ کے گھر کو آگ لگائی تھی اس وقت آپ دروازہ کے پیچھے کھڑی تھیں، جب دروازہ کو دھکا دے کر دشمن گھر میں داخل ہوا، آپ دیوار اور دروازہ کے درمیان پھنس گئیں جس کی وجہ سے آپ کے

سینے کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور آپ کا وہ بیٹا جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا وہ بھی انتقال کر گیا جس کا نام پیدائش سے قبل ہی محسن رکھ دیا گیا تھا۔''

وہ صفحہ ۸۴ پر لکھتا ہے کہ

''عمر علی کے گھر پر گئے، وہاں طلحہ زبیر اور مہاجروں کی پوری جماعت موجود تھی، عمر نے دھمکی دے کر کہا۔ اللہ کی قسم! اگر تم لوگ میرے ہاتھ پر بیعت (وفاداری کا حلف) نہیں کرو گے تو میں تمہارے پورے گھر والوں کو زندہ جلا دوں گا۔ یہ سن کر زبیر تلوار لے کر باہر نکلے لیکن گر گئے اور تلوار بھی ہاتھ سے چھوٹ گئی، بعد میں عمر کے لوگ اسے قید کر کے لے گئے۔''

تبصرہ: سب سے پہلے تاریخ کے حوالے سے یہ دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال کب ہوا؟ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال کب ہوا؟ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کب قائم ہوئی؟ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کب قائم ہوئی؟ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟ یہ سب جاننے کے بعد ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ سے پردہ اُٹھ جائے گا۔

طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۰ پر ہے کہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال سنہ ۱۱ھ میں ہوا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سنہ ۱۱ھ میں خلیفہ ہوئے اور طبقات ابن سعد، جلد سوم کے ہی صفحہ ۴۵ پر

ہے کہ ۲۲/جمادی الآخرہ ۱۳ سنہ ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

۱۳ سنہ ھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم بنے اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ۱۱ سنہ ھ میں ہوا۔

طبقات ابن سعد، جلد نمبر ۸، صفحہ ۴۷ پر ہے کہ آپ نے ۱۱ سنہ ھ میں تقریباً ۲۹/سال کی عمر میں ۳/رمضان کو منگل کی رات داعی اجل کو لبیک کہا۔

اب آیئے حضرت فاطمہ کے وصال کے بارے جانتے ہیں کہ

طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۶ پر ہے کہ

ابورافع اپنے والد سے اور وہ سلمی سے روایت کرتے ہیں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوئیں، وفات والے دن علی باہر چلے گئے تو فاطمہ نے کہا مجھے غسل کرا دیجئے۔ چنانچہ حضرت سلمیٰ نے آپ پر پانی ڈالا، آپ نے نہایا، میں نے کپڑے دیئے تو انہوں نے کپڑے بدلے، مجھے چارپائی بچھانے کے لئے کہا تو میں نے حکم کی تکمیل کی پھر آپ چارپائی پر قبلہ رخ ہو کر بولیں، اب میں فوت ہو جاؤں گی، میں نے غسل کر لیا ہے، لہٰذا کوئی میرا جسم نہ کھولے، پھر آپ کی وفات ہوگئی، پھر میں نے علی کو خبر دی، پھر آپ نے تجہیز و تکفین کی اور غسل نہ دیا۔

محترم قارئین! ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ملاحظہ کیجئے۔

جھوٹ نمبر ا:

''اگر میرے ہاتھ پر بیعت نہ کرو گے تو تمہارے پورے گھر والوں کو زندہ جلا دوں گا۔''

تبصرہ: جب فاطمہ زہرا کا انتقال ہوا اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی

خلافت تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کیسے کہیں گے کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ حضرت فاطمہ زہراء کے وصال کے دوسال بعد تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم رہی۔ یہ ہے ملعون وسیم رضوی کا سفید جھوٹ۔

جھوٹ نمبر ۲:

''فاطمہ کی شہادت میں محمد کے دوست عمر کا ہاتھ تھا۔''

تبصرہ: ابھی آپ نے طبقات ابن سعد کا حوالہ ملاحظہ کیا کہ آپ کی وفات بیماری کی وجہ سے ہوئی پھر بھی ملعون وسیم رضوی حضرت عمر پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء کی شہادت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھا، یہ جھوٹ بھی ثابت ہو گیا۔

جھوٹ نمبر ۳:

''دروازہ فاطمہ کے اوپر گرا اور فاطمہ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں اور فاطمہ کی موت ہو گئی۔''

تبصرہ: دروازہ گرا، پسلیاں ٹوٹ گئیں، اس میں حضرت فاطمۃ الزہرا کا انتقال ہو گیا۔ یہ روایت نہ تاریخ طبری میں ہے نہ طبقات ابن سعد میں ہے نہ سیرت ابن ہشام میں ہے بلکہ طبقات ابن سعد نے تو وفات کی وجہ بیماری بتائی ہے۔

ذرا غور کیجئے! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا ظلم کرتے تو کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بدلہ نہ لیتے؟ کیا حضرت علی حضرت عمر سے کمزور تھے؟ جنہوں نے خیبر کا قلعہ اکھاڑ دیا، جن کی بہادری پورے عرب میں مشہور تھی، جن کا لقب شیر خدا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملعون وسیم رضوی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کمزور یا بزدل خیال کرتا ہے حالانکہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں بلکہ ایسی جھوٹی روایت ملعون وسیم رضوی کے ذہن کی پیداوار ہے۔

جھوٹ نمبر ۴:

''آپ کے سینے کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور آپ کا وہ بیٹا جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ وہ بھی انتقال کر گیا جس کا نام پیدائش سے قبل ہی محسن رکھ دیا گیا تھا۔''

تبصرہ: جھوٹ کی انتہا ہوگئی ذرا غور کیجئے کہ جو بچہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوا، پیٹ میں ہے، اس کا نام کیسے رکھ دیا گیا اور یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ بیٹا ہی ہوگا یا پیٹ میں لڑکا ہی ہے۔ ملعون وسیم رضوی نے کوئی حوالہ بھی نہیں دیا ہے۔

یہ صرف من گھڑت کہانی ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

آیئے! تاریخ کے حوالے سے اولاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے بارے جانتے ہیں۔ قاضی سلیمان سلمان منصور پوری اپنی کتاب ''رحمۃ للعالمین'' جلد دوم، صفحہ ۱۱۱ / پر لکھتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے امام حسن، امام حسین، ام کلثوم اور زینب پیدا ہوئیں۔ وہ آگے لکھتے ہیں کہ سیدۃ النساء العالمین کی اولاد میں بعض نے محسن اور رقیہ کے نام بھی بڑھا دیئے ہیں۔ مورخین نے یہ نام نہیں لکھے۔ وہ بھی مانتے ہیں کہ محسن اور رقیہ دونوں کا انتقال بچپن میں ہوگیا تھا اس لئے ان کے حالات تاریخ میں نہیں ملے۔

تاریخ طبری، سیرت ابن ہشام، طبقات ابن سعد کسی میں نہیں لکھا ہے کہ محسن کا انتقال پیٹ کے اندر ہی ہوگیا اور پیدا ہونے سے قبل ہی اس کا نام رکھ دیا گیا تھا۔

ملعون وسیم رضوی نے جیسے قسم کھالی ہو کہ بات بات میں جھوٹ لکھوں گا اور حالاتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں بھی جھوٹ کا انبار لگا دیا۔

منواسمرتی کاحوالہ

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۸۶ پر ایک عنوان ''ماں کے ساتھ زنا جائز ہے'' لکھا، اس کے آگے وہ لکھتا ہے۔

''فتاوی قاضی خان میں ان باتوں کے بارے میں کہا گیا ہے جو حرام ہے۔ ان باتوں کے لئے اسلامی قانون میں کسی بھی سزا کے لئے دفعہ نہیں ہے۔ وہ باتیں یہ ہیں؛ اپنی بیوی کی بہن سے شادی کرنا، اپنی ماں سے شادی کرنا، یا ایسی عورت سے شادی کرنا جو پہلے سے شادی شدہ ہو یہ سب اسلام کے مطابق حلال ہے۔''

محترم قارئین! یہ جھوٹ بولتے بولتے اب اسلامی قانون کو بھی غلط طریقے سے بیان کررہا ہے۔ سب سے پہلے میں آپ کے سامنے فتاوی قاضی خان کی وہ عربی عبارت پیش کرتا ہوں، پھر اس کی وضاحت کرتا ہوں، پھر آپ کو سمجھ میں آئے گا کہ اس عبارت کا اصل مفہوم کیا ہے اور ملعون وسیم رضوی نے سمجھا کیا ہے۔ اگر کوئی ''املی'' کو ''املا'' پڑھ لے تو مفہوم بدل ہی جائے گا کہ املی درخت میں ہوتی ہے اور ''املا'' قلم سے لکھا جاتا ہے۔ دونوں کا مفہوم و مطلب ایک کیسے ہوسکتا ہے؟ ہر میدان کے ماہرین الگ الگ ہوتے ہیں اور اسی فن میں اس کو مہارت ہوتی ہے۔ جیسے سپریم کورٹ میں چیف جسٹس ہوتے ہیں، اعلیٰ تعلیم اعلی فکر ہوتی ہے، اگر ان سے سرجری کے لئے کہا جائے تو معذرت کرلیں گے اور کہیں گے یہ میرے بس کی بات نہیں۔ جو جس میدان کا ہوگا اسی میں اس کو مہارت ہوگی۔ ملعون وسیم رضوی کو دیکھ لیجئے۔ کچھ مہینے سعودی میں باورچی گری کی اور ہندوستان آکر نیتا گری کی۔ نیتا گیری کرتے کرتے مولوی، ملا، عالم اور فاضل بننے کی کوشش میں املا کو املی

سمجھ لیا اور کہہ دیا کہ اسلام میں دوسرے کی بیوی سے شادی کرنا جائز ہے۔

اب میں آپ کے سامنے فتاوی قاضی خان کی اصل عبارت پیش کرتا ہوں پھر اس کی تشریح کرتا ہوں۔

فتاویٰ قاضی خان، جلد اول، کتاب النکاح، باب فی المحرمات صفحہ ۱۶۹ مطبوعہ حافظ کتب خانہ مسجد روڈ کوئٹہ

لو تزوج بمنکوحۃ الغیر وھو لا یعلم انھا منکوحۃ الغیر فوطئھا تجب العدۃ۔

ترجمہ: ''اگر کسی نے دوسرے کی بیوی سے نکاح کرلیا اور وہ نہیں جانتا ہے کہ دوسرے کی بیوی ہے اور اس سے ہمبستری کرلی تو اس پر عدت واجب ہے۔''

محترم قارئین! آپ نے ترجمہ پڑھ لیا۔ اب میں اس کی وضاحت کرتا ہوں تاکہ اس کی حقیقت واضح ہوجائے۔

جیسے کوئی عورت لکھنو سے ممبئ آئی اور اس نے کہا میں بے سہارا ہوں، میرا کوئی نہیں ہے، مجھ سے شادی کرلو، کسی نے اس عورت سے شادی کرلی اور ہمبستری کرلی، کچھ دنوں کے بعد اس کا شوہر تلاش کرتے ہوئے لکھنو سے ممبئ آگیا اور کہا کہ یہ میری بیوی ہے تو اب اس عورت پر عدت واجب ہے یعنی تین حیض آنے تک پہلا شوہر اس سے ہمبستری نہ کرے۔ وہ اس لئے کہ دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہے، ایسا تو نہیں کہ دوسرے شوہر سے اس کے پیٹ میں بچہ ہے، اگر تین حیض تک انتظار کیا جائے تو بات صاف ہوجائے گی اور معلوم ہوجائے گا کہ

پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں۔ اگر حیض نہیں آیا اور حاملہ ہوگئی تو اس بچے کا باپ دوسرا شوہر قرار پائے گا، اس سے اس کا نسب ثابت ہوگا۔ ایسے واقعات ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی۔ اگر ہو گیا تو اس کا حل بتا دیا گیا۔ اس عربی عبارت کے شروع میں لفظ "لو" آیا ہوا ہے اس کا مطلب ہوتا ہے اگر اور حرف ''اگر'' حرفِ شرط ہے "اذا فات الشرط فات المشروط" جب شرط ختم ہو جائے تو مشروط ختم ہو جائے گا۔ جاہل ملعون وسیم رضوی، حرفِ شرط کو سمجھا ہی نہیں۔ میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔ جیسے کسی نے کہا اگر ملعون وسیم رضوی نے چوری کی تو اس کی سزا جیل ہے، اس عبارت سے کوئی یہ نہیں سمجھے گا کہ ملعون وسیم رضوی نے چوری کی ہے۔ یا اس کے لئے چوری کرنا جائز ہے۔ ملعون وسیم رضوی نے یہی سمجھ لیا ہے کہ چوری کی اور چوری کرنا جائز ہے۔ اسی طرح فتاوی قاضی خان میں ایک قاعدہ کلیہ بتایا گیا ہے جس کو ملعون وسیم رضوی سمجھ نہیں پایا اور بے دھڑک لکھ دیا کہ اسلام میں دوسرے کی بیوی سے شادی کرنا جائز ہے۔ جب کہ قرآن کا فرمان ہے، سورہ نساء میں ہے والمحصنت من النساء۔

یعنی شوہر والی عورتیں تم پر حرام ہیں تو پھر کس طرح دوسرے کی بیوی سے شادی کرنا اسلام میں جائز ہو سکتا ہے؟ کیا اس کا جواب ملعون وسیم رضوی کے پاس ہے؟؟ یا تو کم عقل ملعون وسیم رضوی نے اس کو سمجھا ہی نہیں یا اگر سمجھنے کے بعد ایسا کہتا ہے تو یہ اسلام کو بدنام کرنے کی ایک ناکام سازش ہے۔

مذہب اسلام میں سزا مقرر ہے، اگر جرم بڑا ہوا تو سزا بھی بڑی ہوتی ہے، اگر جرم چھوٹا ہو تو سزا بھی چھوٹی ہوتی ہے، اور سزا چھوٹے، بڑے، امیر، غریب سب کے لئے یکساں ہے۔ لیکن دیگر مذاہب میں ایسا نہیں ہے۔ ملعون وسیم رضوی

کو دوسری مذاہب کی مذہبی کتابوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے، اس کو چاہئے کہ منودھرم شاشتر باب ۸، شلوک ۲۷۵، کو غور سے پڑھے اس میں لکھا ہے کہ

''اگر کوئی اعلیٰ ذات والے پر تھوکے تو اس کے دونوں ہونٹ
کاٹ دے، اگر پیشاب کرے تو اس کا عضو تناسل کاٹ دے،
اس کی طرف ہوا خارج کرے تو اس کی مقعد کاٹ دے۔''

ایک اور سزا کے بارے میں سنئے

منودھرم شاشتر باب ۸، شلوک ۳۶۲

''اگر کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ جنسی فعل کرتی ہے تو
اس کی سزا یہ ہے کہ اس کا سر منڈا دیا جائے۔''

منواسمرتی، ادھیائے ۸، شلوک ۳۷۰ میں ہے کہ

''جو عورت چھوٹی لڑکی کی شرم گاہ میں انگلی ڈال کر عیب دار
کرے اس کا سر منڈا دینا چاہئے۔''

(نوٹ: ذرا غور کریں! اتنے بڑے پاپ/گناہ کی سزا صرف سر منڈانا ہے۔)

حلال یا حرام

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۸۶ پر فتاویٰ قاضی خان کے حوالے سے لکھتا ہے کہ

''اپنی بیوی کی بہن سے شادی کرنا اسلام میں
حلال ہے۔''

محترم قارئین! آیئے سب سے پہلے اس کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے فتاویٰ قاضی خان کی اصل عربی عبارت پیش خدمت ہے تاکہ حقیقت واضح ہوجائے۔

فتاویٰ قاضی خان، جلد اول، کتاب النکاح، باب فی المحرمات، صفحہ ۱۶۹، مطبوعہ حافظ کتب خانہ، مسجد روڈ کوئٹہ

لو تزوج امراۃ ثم نکح اختھا جاز نکاح الاولیٰ وبطل نکاح الثانیہ۔

ترجمہ: ’’اگر کسی شخص نے عورت سے نکاح کیا پھر اس کی بہن سے نکاح کیا تو پہلی سے نکاح جائز ہوگا اور دوسری سے نکاح درست نہ ہوگا۔‘‘

وضاحت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ کسی آدمی نے شادی کی پھر اس کے بعد بیوی کی بہن سے شادی کرلی تو پہلی بیوی کا نکاح درست ہے بعد میں جو اپنی سالی سے شادی کیا وہ نکاح ہوا ہی نہیں ہے۔

عبارت گھوٹالہ

محترم قارئین! اب آپ ہی بتایئے فتاوی قاضی خان نے جو کچھ لکھا ہے سب درست اور صحیح ہے لیکن ملعون وسیم رضوی نے جان بوجھ کر عبارت میں خیانت کی ہے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ پوری عبارت میں کہاں گھوٹالہ کیا ہے۔ عبارت کے پہلے حصے کو لیا ہے اور دوسرے حصے کو چھوڑ دیا ہے جب دونوں کو ایک ساتھ رکھیں گے تو مطلب اور مفہوم صحیح نکلے گا۔ اگر ایک حصہ لے لیا اور دوسرا چھوڑ دیا تو مطلب میں آسمان وزمین کا فرق ہوجائے گا۔ جیسے لو تزوج امراۃ ثم

نکح اختہا جاز نکاح الاولیٰ وبطل نکاح الثانیہ اس نے یہاں تک کہا لو تزوج امراۃ ثم نکح اختہا جاز اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی نے عورت سے نکاح کیا پھر اس کی بہن سے نکاح کیا تو جائز ہے۔ اور نکاح الاولیٰ وبطل نکاح الثانیہ چھوڑ دیا۔ جو بہت بڑا گھوٹالہ ہے۔ جب جاز کے بعد نکاح الاولی وبطل نکاح الثانیہ لکھیں گے تو بات پوری ہوگی اور اس وقت مطلب یہ نکلے گا کہ دونوں بہنوں میں سے جس سے پہلے نکاح کیا، جائز ہے اور اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ یہ ہے ملعون وسیم رضوی کا گھوٹالہ۔

محترم قارئین! ایک دوسری مثال دے کر آپ کو سمجھاتا ہوں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا اور اپنے ثبوت میں سورہ نساء کی آیت نمبر ۴۳ پیش کرے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ ترجمہ: ''اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ'' اور آگے کا جملہ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی چھوڑ دے تو مطلب و مفہوم میں آسمان وزمین کا فرق ہو جائے گا۔ جب کہ آیت کا مطلب یہ ہے، ''اے ایمان والو! نماز سے قریب نہ ہو جب تم حالتِ نشہ میں ہو۔'' اس طرح کی خیانت ملعون وسیم رضوی نے کی ہے۔ اب آپ کو سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ وہ کتنا بڑا گھوٹالہ باز ہے۔

دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے۔ قرآن میں سورۂ نساء، آیت ۲۳، وان تجمعوا بین الاختین اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے۔ اب کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں بیوی کے ساتھ اس کی بہن سے شادی کرنا حلال ہے۔ جو ایسا کہے گا وہ اسلام میں بہتان باندھنے والا جھوٹا ہے۔

ملعون وسیم رضوی کی بے شرمی

ملعون وسیم رضوی بڑی بے شرمی سے اپنی کتاب کے صفحہ ۸۶ر پر لکھتا ہے کہ ماں کے ساتھ زنا جائز ہے اور آگے لکھتا ہے ان باتوں کے لئے اسلامی قانون میں کسی بھی سزا کے لئے دفعہ نہیں ہے اور فتاویٰ قاضی خان کا حوالہ دیتا ہے۔ آیئے سب سے پہلے فتاویٰ قاضی خان کی عبارت ملاحظہ فرمایئے، اس کے بعد ملعون وسیم رضوی کی جہالت کا اندازہ لگایئے۔

فتاویٰ قاضی خان، جلد اول، کتاب النکاح، باب فی المحرمات، صفحہ ۱۷۰، مطبوعہ حافظ کتب خانہ مسجد روڈ، کوئٹہ۔

> "لو رجل وطئی امراۃ ابیہ حرمت علی ابیہ فان قال الابن علمت انھا علی حرام کان علیہ الحد وان لم یعلم الابن بذالک ووطئھا عن شبھۃ لاحد علیہ"
>
> ترجمہ: "اگر کسی شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے ہمبستری کی تو وہ عورت اس کے باپ پر حرام ہوگئی اور اگر بیٹے نے کہا کہ میں جانتا تھا کہ مجھ پر حرام ہے تو اس پر حد یعنی دفعہ ہے۔ اگر بیٹا جانتا ہی نہیں ہے کہ وہ عورت اس کے باپ کی بیوی ہے غلطی سے نکاح اور صحبت کر لی تو اس پر حد نہیں۔"

محترم قارئین! آپ نے ترجمہ ملاحظہ فرمایا، اب میں اس کی وضاحت آپ کے سامنے کرتا ہوں، اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا اور صحبت کی تو اس پر حد یعنی دفعہ ہے اور وہ دفعہ یہ ہے کہ اگر وہ پہلے سے شادی شدہ

نہیں ہے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر شادی شدہ تھا تو اسے پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہ جانتا ہی نہیں تھا کہ وہ عورت اس کے باپ کی بیوی ہے، انجانے میں نکاح کیا اور صحبت کی تو اس پر حد نہیں یعنی اس پر دفعہ نہیں۔ اس کو مثال سے سمجھئے کہ کسی شخص کا باپ کسی دوسرے شہر میں گیا اور کسی عورت سے نکاح کیا پھر اپنے شہر میں واپس آ گیا۔ کچھ عرصہ بعد اسی شہر میں اس شخص کا بیٹا گیا اور اس عورت نے کہا کہ میں غیر شادی شدہ ہوں اور اپنی شادی کو چھپایا تو اس کے بیٹے نے اس سے نکاح کر لیا، اسے پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ عورت اس کے باپ کی بیوی ہے تو ایسی صورت میں اس پر حد نہیں یعنی دفعہ نہیں۔

عورت ایک، شوہر پانچ

اب ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو ملاحظہ کیجئے، وہ کہتا ہے اسلام میں کوئی دفعہ نہیں، جبکہ سو کوڑے یا سنگسار کی دفعہ ہے، یہ ایک اسلامی قانون ہے۔ ہر مذہب کا اپنا اپنا قانون اور دستور ہوتا ہے۔ کسی مذہب میں ایسا بھی ہے کہ کئی شخص مل کر ایک عورت سے شادی کرتے ہیں۔ یہ ان کے مذہب کا دستور ہے جیسا کہ ڈاکٹر محمد احمد نعیمی اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد دوم صفحہ ۵۹۴'' پر لکھتے ہیں کہ رگوید میں ایک منتر کا ترجمہ دیانند سرسوتی اس طرح کرتا ہے۔

> ''اے نیک بخت عورت! خوش نصیبی کی خواہش
> کرنے والی عورت !! تو میرے علاوہ دوسرے شوہر کی
> خواہش کر۔''

ڈاکٹر محمد احمد نعیمی اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ جلد دوم کے صفحہ ۵۹۵ پر لکھتے ہیں کہ

چنانچہ مہابھارت آدی پرو میں لکھا ہے:

''زبردست جلال والے پانڈوؤں نے جیسے ہی دروپدی کو دیکھا ویسے ہی پیار کے دیوتا نے ان کے حواس باختہ کر کے ان پر اپنا اثر جما دیا۔ ایشور نے دروپدی کے خوبصورت حسن کو دوسری عورتوں کے بمقابل بہت حسین اور سبھی جانداروں کے دل کو مائل کرنے والا بنایا تھا۔ انسانوں میں اعلیٰ اور کُنتی کے بیٹے یدھشٹر نے اپنے بھائیوں کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر ان کے دل کی بات سمجھ لی اور ساتھ ہی ساتھ ویاس رشی کی ساری باتیں یاد آگئیں۔ راجا یدھشٹر یہ سوچ کر کہ کہیں بھائیوں میں آپس میں دشمنی نہ ہو تمام بھائیوں سے بولے کہ بہترین خوبیوں والی دروپدی ہم سب کی بیوی ہے۔''

کیا ملعون وسیم رضوی جواب دے گا کہ ایک عورت کے شوہر ہوتے ہوئے دوسرا شوہر کرنے پر کون سی دفعہ ہے؟ یا پانچ شخص ایک عورت کے ساتھ صحبت کریں تو کون سی دفعہ ان پر عائد ہوتی ہے؟ ڈاکٹر محمد احمد نعیمی صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۵۵۴، پر لکھتے ہیں کہ مشہور اور معروف طور پر ہندو کی شادیاں آٹھ طرح کی ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک راکشش شادی ہے، وہ یہ ہے کہ ''مزاحمت کرنے والوں کو مار کر زخمی کر کے گھر کے دروازے توڑ کر روتی ہوئی

لڑکی زبردستی اُٹھا کر لے جانے کا نام راکشش وواہ ہے۔'' کیا ملعون وسیم رضوی بتائے گا کہ ہندو دھرم کے اس رواج پر کونسی دفعہ عائد ہوتی ہے؟ مرتے دم تک ملعون وسیم رضوی اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

مائیں حرام ہیں

اسلام میں مائیں بیٹوں پر حرام ہیں قرآن مقدس سورۃ نساء آیت نمبر ۲۳ حرمت علیکم امھتکم ترجمہ: ''اور حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں'' اور آگے ہے وامھتکم التی ارضعنکم ترجمہ: ''اور حرام ہیں تمہاری وہ مائیں جنہوں نے دودھ پلایا۔'' آگے ہے۔ وامھت نسائکم ترجمہ: ''اور تمہاری بیویوں کی مائیں۔'' یعنی ساس تم پر حرام ہے۔

اب واضح طور پر ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ثابت ہو گیا۔ اس کا یہ کہنا کہ ''اسلام میں ماں سے شادی جائز ہے'' سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ کی شادی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شادی کو لے کر ملعون وسیم رضوی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۶۴ پر حضرت عائشہ کی شادی کا ذکر کیا اور کئی صفحات سیاہ کر دیے۔ نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر کیا تھی، رخصتی کے وقت ان کی عمر کیا تھی؟ اپنی پوری طاقت اسی میں جھونک دی۔ مستشرقین کا حوالہ، صحیح بخاری کا حوالہ، طبقات ابن سعد کا حوالہ، برٹش مؤرخ ولیم مونٹ گومیری کے خیالات، ڈینس اسپیل برگ کا نظریہ، احمدیہ اندولن کے عالم محمد علی کا اندازہ بڑے طمطراق سے بیان کیا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ

شادی کے وقت ان کی عمر ۵ رسال اور رخصتی کے وقت عمر ۹ رسال تھی اور اسی عمر کو لے کر ملعون وسیم رضوی نے گلے میں ڈھول لٹکا کر ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا اور اپنی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر پیڈوفیلیا ہونے کا الزام لگایا۔اپنی کتاب کے صفحہ ۷۳ پر لکھتا ہے کہ

''انسانی علم الحیات پچھلے دولاکھ سالوں سے بدل نہیں گئی ہے۔ چاہے کوئی بھی نسل یا آب وہوا ہو، سبھی لڑکیاں ۱۳ رسال کی عمر میں بلوغت کو پہونچ جاتی ہیں۔ایک ۹ رسال کی بچی افریقہ، الاسکا یا عرب میں بچی ہی ہے۔''

اس طرح کی لایعنی باتوں سے کئی صفحات خراب کردیے۔

اب آیئے !اس پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔اب میں احادیث، تواریخ، میڈیکل، فقہ اور حالات حاضرہ کے مشاہدات کی روشنی میں ملعون وسیم رضوی کو دندان شکن جواب دیتا ہوں تاکہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی پر انگلی اُٹھانے کی گنجائش باقی نہ رہے۔

حضرت ام المومنین کے نکاح اور رخصتی کی عمر حدیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری، جلد سوم، صفحہ ۸۲، کتاب النکاح، حدیث نمبر ۱۴۴

''حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا''

ترجمہ: ''عروہ کا بیان ہے حضور اقدس ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو وہ ٦/سال کی تھیں جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ ٩/سال کی تھیں اور وہ ٩/سال آپ کی خدمت میں رہیں۔''

نبی کریم ﷺ کے یہاں جب رخصت ہو کر آئیں وہ حدیث بھی ملاحظہ کریں۔

صحیح بخاری، جلد سوم، صفحہ ٨٣، کتاب النکاح، حدیث نمبر ١٤٦

''حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى''

ترجمہ: ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنی زوجیت کا شرف بخشا میری والدہ محترمہ مجھے لے کر آپ کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوئیں میرے لیے گھبرانے کی بات یہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے۔''

طبقات ابن سعد، جلد ٨، صفحہ ٨٢

''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اعلان نبوت کے

۱۰؍سال بعد اور ہجرت سے ۳؍سال قبل نکاح کیا۔ میں اس
وقت چھ برس کی تھی پھر آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف
لائے اور ہجرت کے آٹھویں مہینے میں میری رخصتی ہوئی میں
اس وقت ۹؍سال کی تھی۔''

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر رخصتی کے وقت ۹؍سال تسلیم کرتے ہوئے اپنی تحقیقات پیش کرتا ہوں۔ جب لڑکیاں ۹؍سال کی ہوجاتی ہیں تو وہ شرعاً مشتہات اور بالغہ ہوجاتی ہیں جیسا کہ فقہ کی مشہور کتاب فتاویٰ قاضی خان جلد اول کتاب النکاح باب فی المحرمات، صفحہ ۱۶۷ میں ہے۔

"ابنة خمس سنين لم تبلغ واما ابنة ست او سبع او
ثمانى ان كانت عبلته ضخمة فقد بلغت حد الشهوة"

ترجمہ: ''پانچ سال کی لڑکی حد شہوت کو نہیں پہنچتی، چھ
سال یا سات سال یا آٹھ سال یا اس سے اوپر وہ حد
شہوت کو پہنچ جاتی ہے۔''

میڈیکل سائنس کیا کہتا ہے

اب آیئے! میڈیکل سائنس کے اعتبار سے بلوغ کی عمر کا پتہ لگاتے ہیں کہ اس کے بارے میں ڈاکٹروں کا کیا کہنا ہے۔

گائنکولوجسٹ ڈاکٹر سید محمد عباس رضوی اپنی کتاب ''نسائیات'' کے صفحہ ۱۳۱؍ پر لکھتے ہیں کہ شباب (Puberty) یہ عورت کی زندگی کا وہ زمانہ ہے جب کہ وہ بچپن سے بلوغت میں داخل ہوتی ہے، یہ زندگی کا انتہائی اہم زمانہ ہے جب

کہ بہت سی جسمانی اور ذہنی تبدیلیاں وجود میں آتی ہیں۔

پہلا طمث جسے (Menarche) یعنی حیض کہا جاتا ہے اسی دور میں ہوتا ہے۔ جب ۸؍سال سے کم عمر کی بچی میں ثانوی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور طمث یعنی حیض (Menstruation) شروع ہو جاتا ہے۔ اسے (Precocious Puberty) کہا جاتا ہے۔ بعض بچیوں میں اس سے کم عمر میں طمث یعنی حیض (Menstruation) دیکھا گیا ہے۔ طمث یعنی حیض شروع ہونے سے جنسی بلوغت کا پتہ چلتا ہے۔ ان بچیوں میں ثانوی جنسی تبدیلیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔

میڈیکل سائنس کے اعتبار سے یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ بچیاں ۸؍سال کی عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں۔

فتاویٰ قاضی خان کی عبارت اور میڈیکل کی تحقیقات میں نمایاں مطابقت نظر آتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بالاتفاق ۸؍سال کی بچیاں بالغہ ہو جاتی ہیں۔ اگر بچی کی شادی ۹؍سال کی عمر میں ہوتی ہے تو بالاتفاق یہ کہا جائے گا کہ وہ مشتہات اور بالغہ ہے۔ یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ۹؍سال کی بالغہ اور مشتہات سے شادی کرنے والے پر پیڈوفیلیا کا الزام لگانا شرعاً اور میڈیکل کے اعتبار سے غلط ہے۔

پیڈوفیلیا کیا ہے

پیڈوفیلیا یہ ہے کہ غیر مشتہات بچوں سے جنسی تعلق قائم کیا جائے۔ یہ سب جانکاری ملعون وسیم رضوی کو نہیں ہے۔ لڑکیوں کی بلوغت کے متعلق بی بی سی کی

ایک رپورٹ جو ۱۶رمئی ۲۰۰۵ کو شائع ہوئی ملاحظہ فرمائیں۔

ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کی سن بلوغت کی عمر کم سے کم ہوئی ہے اور بعض لڑکیاں سات سال کی عمر میں بھی بالغ ہو رہی ہیں۔ ۱۹۹۰ء میں لڑکیوں میں بلوغت کی ابتدائی علامات آٹھ سال کی عمر میں پیدا ہونا شروع ہوتی تھی۔ اب ماہرین کے مطابق کچھ لڑکیاں سات سال کی عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں۔ سویڈن کے ماہرین صورت حال کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب یورپ میں بارہ ٹیمیں اس عمل کو سمجھنے کے لئے ایک تین سالہ منصوبے پر کام کر رہی ہیں۔

اب اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رخصتی کے وقت بالغہ تھیں، اس شادی پر اعتراض کرنا اپنی حماقت کو ظاہر کرنا ہے۔

اُس دور میں زوجین کے درمیان عمر کے تفاوت کو کوئی معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا ورنہ، کفار قریش اس شادی پر مضحکہ خیز باتیں کرتے۔ تمام تواریخ کی کتابوں میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لڑکی سے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی ہوئی۔

اگر زوجین راضی ہوں تو عمر کوئی معنی نہیں رکھتی۔ گنیز ورلڈ ریکارڈ کے مطابق امریکہ کی باشندہ گرب جانیوے Grubb Janeway جن کی عمر ۱۸رسال تھی اس نے جان جانیوے John Janeway سے شادی کی جن کی عمر اکیاسی 81 سال تھی۔ دونوں کی عمر میں ۶۳رسال کا فرق تھا۔ کسی نے اس شادی پر انگشت نمائی نہیں کی۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۷؍ پر لکھتا ہے کہ

''انسانی علم الحیات پچھلے دو لاکھ سالوں سے بدل نہیں گئی ہے چاہے کوئی بھی نسل یا آب و ہوا ہو سبھی لڑکیاں ۱۳؍ سال کی عمر میں بلوغت کو پہنچ جاتی ہیں۔ پچھلے دو لاکھ سالوں میں اس میں تبدیلی نہیں ہوئی ایک نو سال کی بچی افریقہ، الاسکا، یا عرب میں بچی ہی ہے۔''

مذکورہ بالا حوالوں سے ملعون وسیم رضوی کی باتوں کی دھجیاں اُڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

یہ غلط ہے کہ لڑکیاں صرف ۱۳؍ سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہیں بلکہ اس سے قبل بھی بالغ ہوجاتی ہیں۔ اس کا دعویٰ غلط ہے، وہ جاہل ہے، زمانے کے حالات پر اس کی نظر نہیں ہے۔ من لایعرف اهل زمانه فهو جاهل جو زمانے پر نظر نہیں رکھتا وہ جاہل ہے۔

پوری کائنات نظام قدرت پر منحصر ہے۔ نظام قدرت کے سامنے طبی اور سائنسی نظریات بے بس نظر آتے ہیں۔ چند مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اس سے ملعون وسیم رضوی کی عقل ٹھکانے آجائے گی اور سمجھ میں آجائے گا کہ علم الحیات انسانی میں تبدیلی ہوسکتی ہے یا نہیں؟ ۱۳؍ سال سے کم عمر کی بچیاں بالغ ہوسکتی ہیں یا نہیں؟ الگ الگ ممالک میں مختلف اثرات مرتب ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

کم عمر کی مائیں:

(۱) گنیز ورلڈ ریکارڈ

(Small age Mother in Guinness Record)

کے مطابق پیرو کی رہنے والی لینا مرسیلا مڈینا

(Lina Marcela Medina) نے ۱۴/مئی ۱۹۳۹ میں ایک بچہ کو جنم دیا اس وقت اس کی عمر ۵/سال ۷/مہینے اور ۲۱ دن تھی۔

(۲) گنیز ورلڈ کے مطابق روس کے باشندے فیوڈر ویسیلو Feodor Vassilyev کی بیوی نے ۱۷۲۵ء سے ۱۷۶۵ء کے درمیان ۲۷/بار کی زچگی میں انہوں نے انہتر ۶۹ بچوں کو جنم دیا۔

(۳) گنیز ورلڈ ریکارڈ کے مطابق امریکہ کیلیفورنیا کی رہنے والی ناڈیہ سلیمن (Nadya Suleman) جو ایڈورڈ داوڈ کی اکلوتی اولاد تھی، اس نے ۲۶ جنوری ۲۰۰۹ء میں کیسر پرمننیٹ میڈیکل کیلیفورنیا میں ایک ساتھ ۸/بچوں کو جنم دیا۔

(۴) ایک ریکارڈ کے مطابق ۱۳/ستمبر ۱۹۳۶ء گری سلڈینا اکونا (Griseldina Acuna) کولمبیا کی رہنے والی لڑکی ۸/سال ۲/مہینے میں ماں بن گئی۔

(۵) میکسیکو کی رہنے والی زلما گوڈالوپ مورلیس (Zulma Guadalupe Morles) ۱۲/جنوری ۱۹۹۳ء میں آٹھ سال کی عمر میں ماں بن گئی۔

(٦) نائیجریا کی رہنے والی مم زی (Mum-zi) دسمبر ۱۸۸۴ء میں آٹھ سال ۴ر مہینے کی عمر میں ماں بن گئی۔

(٧) ۱۸ر اکتوبر ۱۹۶۷ء میں ارجنٹینا کی رہنے والی ماریہ الیلیا الینڈ (Maria Eulalia Allende) ۹ر سال کی عمر میں ماں بن گئی۔

(٨) یونائیٹڈ اسٹیٹ کی رہنے والی اسٹالے پی (Estelle. P) ۱۶ر مارچ ۱۹۰۸ء کو ۹ سال کی عمر میں ماں بن گئی۔

(٩) ساؤتھ ویسٹ افریقہ کی رہنے والی وینیسیا زوگس (Venesia Xoagus) ۱۰ر جولائی ۱۹۸۰ء میں ۹ر سال کی عمر میں ماں بن گئی۔

(١٠) برازیل کی رہنے والی ماریہ ایلنس جوسس میکیرنس (Maria Eliane Jesus Mascarenhas) ۲۵ر مارچ ۱۹۸۶ء کو ۹ر سال ۵ مہینے میں ماں بن گئی۔

محترم قارئین! اس طرح کی سیکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود اگر ملعون وسیم رضوی کہے کہ ۱۳ر سال سے قبل لڑکیاں بالغ نہیں ہوتی ہیں تو یہ اس کی جہالت ہے۔ تاریخ اور حالات حاضرہ سے ناواقفیت ہے۔

ملعون وسیم رضوی کتاب کے صفحہ ۲۷ر پر لکھتا ہے

تمام مغربی ممالک میں شادی کے لئے قانونی عمر ۱۸ر سال ہے۔ صرف البانیہ اور مالٹا ایسے ممالک ہیں جہاں شادی کے لئے کم از کم عمر ۱۶ر سال ہے۔

یہ ملعون وسیم رضوی کی جہالت اور لاعلمی ہے۔ بہت سی ایسی ریاستیں ہیں جہاں شادی کے لئے کم عمر کی کوئی قید ہی نہیں ہے جیسے کیلیفورنیا (California)

نیو میکسیکو (New Mexico) واشنگٹن (Washington) اوکلاہما (Oklahoma) اس کے علاوہ اور بھی ریاستیں ہیں جہاں شادی کے لئے کم عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

اگر ملعون وسیم رضوی کو اتنا معلوم نہیں تو دوسروں کی اس میں کیا غلطی؟ اگر چمگاڈر دن نہ دیکھے تو اس میں سورج کی کیا غلطی؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کم عمری کی شادی پر انگلی اُٹھانے سے قبل ملعون وسیم رضوی کو دوسرے مذاہب کی کتابوں کو بھی پڑھ لینا چاہئے تھا تو حقیقت اس پر واضح ہو جاتی۔

شادی کے وقت سیتا کی عمر ٦ / سال

شریمد والمیکی رامائن، سرگ نمبر ۴۷، صفحہ نمبر ۴۴۹، مطبوعہ گیتا پریس گورکھپور۔

سیتا اپنا تعارف راون سے کراتے ہوئے کہتی ہیں کہ

''اے برہمن! آپ کا بھلا ہو، میں متھلا کے راجا مہاتما جنک کی بیٹی اور اودھ کے راجا شری رام چندر کی پیاری ملکہ ہوں، میرا نام سیتا ہے، شادی کے بعد بارہ برس تک ایشوا کونشی کے مہاراج دشرت کے محل میں رہ کر میں نے اپنے شوہر کے ساتھ سبھی انسانی خواہشات پورے کئے ہیں۔ مجھے ہمیشہ وہ عیش و آرام میسر رہے جن کی کسی انسان کو خواہش ہوسکتی ہے۔ تیرہویں سال کے شروعات میں طاقتور

مہاراج دشرت نے اپنے وزیروں سے مشورہ کیا اور شری رام
چندر جی کو ولی عہد کے درجہ پر فائز کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس
وقت میرے نامدار شوہر کی عمر پچیس سال سے اوپر تھی اور میری
پیدائش سے لے کر جنگل کی جانب کوچ کرنے کے وقت تک
میری عمر سالوں کی گنتی کے لحاظ سے اٹھارہ برس ہو گئی تھی۔''

قارئین! اس سے معلوم ہو گیا کہ جس وقت سیتا اور رام کی شادی ہوئی تھی اس وقت سیتا کی عمر چھ سال تھی اور چھ سال کی عمر میں ہی اپنے سسرال آ گئی تھی اور اپنے شوہر کے ساتھ رہ رہی تھیں۔

اب ملعون وسیم رضوی جواب دے کہ چھ سال کی عمر کی سیتا کے ساتھ شادی کرنے کی وجہ سے کیا رام پیڈوفیلک ہیں؟ اگر ملعون وسیم رضوی نے ماں کا دودھ پیا ہے تو رام کو پیڈوفیلک لکھ کر یا کہہ کر بتائے۔ وہ ایسا کبھی نہیں بول سکتا اور نہ ہی لکھ سکتا ہے۔ اور کسی کے بارے میں ایسا لکھنا بھی نہیں چاہئے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا مذہب اور اپنا اپنا مذہبی دستور ہوتا ہے۔ پھر بھی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیڈوفیلیا کا الزام لگایا۔ جن کو پوری دنیا نے عظیم تسلیم کیا ہے۔ کیا ملعون وسیم رضوی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیڈوفیلیا کا الزام لگانے کی وجہ سے مجرم نہیں ہے؟ کیا ملعون وسیم رضوی اور اس جیسے لوگ جو کسی بھی مذہبی رہنما کی توہین کرتے ہیں ان کو سزا نہیں ملنی چاہئے؟ کوئی بھی انصاف پسند انسان ایسے لوگوں کو سزا دلانے کی ہی بات کرے گا۔

ڈاکٹر محمد احمد نعیمی اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ'' جلد دوم صفحہ ۵۴۴ پر وسشٹھ اسمرتی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

وسشٹھ اسمرتی ادھیان ۱۷ر سلوک ،۶، ۱۲

''ماں باپ کی لاپرواہی سے شادی سے پہلے ہی لڑکی کو اگر ماہواری شروع ہو جاتی ہے تو اس لڑکی سے شادی کرنے والے کو دیکھنے سے ہی پاپ لگتا ہے، وہ صرف نظر سے ہی ہلاک کر دیتا ہے۔ اس لئے اس کی ماہواری آنے سے قبل ہی لڑکی کی شادی کر دیں ایسا نہ کرنے پر ماں باپ کو گناہ ہوتا ہے۔''

آگے ڈاکٹر صاحب اسمرتی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''آٹھ سال کی لڑکی کی شادی سب سے بہتر ہے دس سال سے پہلے لڑکی کی شادی نہ کرنے والے ماں باپ اور بھائی نرک میں جاتے ہیں۔''

گوتم دھرم سوتر میں کہا گیا ہے۔

''ماہواری شروع ہونے سے قبل ہی لڑکی کی شادی کر دینی چاہئے جو ایسا نہیں کرتا ہو وہ پاپی ہے۔''

سوامی دیانند سرسوتی اپنی کتاب ''ستیارتھ پرکاش''، سملاس چوتھا، شلوک نمبر ۱۴، صفحہ ۱۰۵ پر لکھتا ہے کہ

''ارتھ یہ ہے کہ لڑکی کا آٹھویں برس گوری، نویں برس روہنی، دسویں برس کنیا اور اس کے بعد رجلا (حیض والی) نام ہوتا ہے دسویں برس تک بیاہ نہ کر کے رجلا لڑکی

کو ماں باپ اور اس کا بڑا بھائی تینوں دیکھ کر نرک میں
گرتے ہیں۔''

منو دھرم شاشتر باب ۹، صفحہ ۲۱۵، شلوک ۸۸، مطبوعہ نگارشات پبلشرز مزنگ روڈ لاہور

''خواہ بیٹی ابھی عمر کو نہ پہنچی ہو، باپ کو چاہئے کہ
ممتاز، خوبصورت اور برابر ذات کا رشتہ آنے کی صورت
میں قبول کرے۔''

منو دھرم شاشتر باب ۹، صفحہ ۲۱۶، شلوک ۹۴، مطبوعہ نگارشات پبلشرز مزنگ روڈ لاہور

''تیس سال کا مرد بارہ سالہ کنیا سے شادی کرے گا
جو اسے خوش رکھ سکے یا چوبیس برس کا مرد آٹھ سالہ لڑکی
سے، اگر دوسرے فرائض کی ادائیگی میں حائل نہ ہو تو اسے
شادی کرنی چاہئے۔''

مذکورہ بالا حوالوں اشلوکوں سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ مذہبی اعتبار سے لڑکی کی شادی کم سنی میں کر دینی چاہئے۔

محترم قارئین! یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ کم سنی کی شادی کوئی معیوب بات نہیں ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شادی پر جو انگلی اُٹھاتا ہے وہ مستشرقین ہوں یا ملعون وسیم رضوی، ان کی جہالت اور کم علمی پر مبنی ہے۔ جو اس شادی پر تنقید کرے وہ نرا جاہل ہے۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۶۰ پر لکھتا ہے کہ

''محمد نے ۱۲ ر شادیاں کیں۔''

یہی شادیوں کی بنیاد پر ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۰ پر لکھتا ہے کہ

''محمد صاحب کو تو سوپر مین آف سیکس تک کہہ دیتے ہیں اور یورپ کے اسکالر محمد صاحب کو بے جا اور لامحدود ہوس کی وجہ سے ان کو سیکس ڈومین یعنی شیطانی ہوس کہتے ہیں۔''

یہ ہے ملعون وسیم رضوی کی بکواس کہ حضور اقدس ﷺ کو ان کی ۱۲ ر شادیوں کی وجہ سے اس طرح کے ناقابل برداشت و نازیبا کلمات کہے ہیں۔ یہ ملعون وسیم رضوی مستشرقین اور یہودیوں کا واویلا ہے جو صرف اور صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموس کو داغدار کرنے کی ناپاک سازش ہے۔ آیئے کثرت ازدواج کے تعلق سے تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تاکہ دشمنوں کی زبان پر تالا لگ جائے اور ملعون وسیم رضوی کا مکروہ چہرہ سامنے آجائے۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو یہودیوں کے نبی ہیں اور تمام مسلمانوں کا آپ پر ایمان ہے کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں ان کی کثرت ازدواج کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۲۸۳

حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک ہزار بیویاں تھیں، سات سو آزاد اور تین سو لونڈیاں۔ حضرت داؤد علیہ السلام یہ بھی یہودیوں کے نبی ہیں اور تمام مسلمانوں کا آپ پر ایمان ہے کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں ان کی بھی کثرت ازدواج ملاحظہ فرمائیں۔

طبقات ابن سعد جلد ۸، صفحہ ۲۸۳

حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیویاں تھیں، ان میں ام سلیمان اوریا کی عورت بھی تھیں آپ نے ان سے آزمائش میں پڑنے کے بعد نکاح کیا۔

قاضی سلیمان سلمان منصور پوری اپنی کتاب رحمۃ للعالمین جلد دوم، صفحہ ۱۲۹ پر لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں۔

ایک سے زیادہ شادی کرنے اور ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت صرف اسلام کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہندو دھرم میں بھی اس کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس کی مثالیں ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں بھی ملتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد احمد نعیمی صاحب اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ'' جلد دوم، صفحہ نمبر ۵۸۷ پر لکھتے ہیں کہ منومہاراج اصول وضوابط دیتے ہیں کہ

> ''اگر عورت بانجھ ہو، آٹھویں سال میں اولاد زندہ نہ رہتی ہو، دسویں سال میں صرف لڑکی ہو اور گیارہویں سال میں بے اولاد ہو تو جلد ہی دوسری شادی کر لینی چاہئے۔''

ڈاکٹر صاحب آگے لکھتے ہیں۔

> ''کئی بیویاں رکھنا پاپ نہیں لیکن عورتوں کے لئے پہلے شوہر کے واسطے اپنا فرض نہ نبھانا پاپ ہے۔''

اس طرح ہندو محقق و عالم چندیشور نے اپنے گرہستھ رتنا کر میں دیول رشی کے حوالے سے لکھا ہے کہ شودر ایک سے، ویش دو سے، چھتری تین سے، برہمن چار سے اور راجا جتنی چاہے اتنی عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔

بیویوں کی بھرمار

ڈاکٹر صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۵۹۰ پر لکھتے ہیں کہ

شری رام کے باپ راجہ دشرتھ کی تین بیویاں، کوشلیا، سمتر اور کیکئی تو مشہور ہی ہیں۔ ان کے علاوہ بالمیکی رمائن میں راجہ دشرتھ کی ۳۵۳/رانیوں کا تذکرہ ہے جن سے بن واس کے وقت شری رام نے اجازت لی تھی جس کا بیان بالمیکی رمائن میں اس طرح ہے۔

رام نے اپنی تین سو پچاس ماؤں کی طرف دیکھا تو وہ پہلی تین ماؤں کی طرح غمزدہ دکھائی دیں۔ بالمیکی رامائن کے مطابق ہنومان جی کی بھی ۱۶/بیویاں تھیں جو شری بھرت نے ان کو تحفے میں دی تھیں۔ بالمیکی رمائن میں ہے کہ

شری بھرت نے ہنومان کو ایک لاکھ گائیں، ۱۰۰/اچھے گاؤں اور ۱۶/لڑکیاں بیوی کی صورت میں تحفۃً دیں۔

اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ ہنومان جی کی بھی ۱۶/بیویاں تھیں جب کہ ان کو برہمچاری یعنی نفس کش اور تنہا زندگی گزارنے والا کہا جاتا ہے۔

شری کرشن کی خاص بیویوں کی تعداد ۸/تھی اور سیکڑوں گوپیاں (معشوقائیں) تھیں، مہابھارت اور شری مدبھاگوت میں اس طرح تذکرہ کیا گیا ہے۔

ایک ہی نیک گھڑی میں الگ الگ جگہوں میں الگ الگ صورتیں اختیار کرکے شری کرشن نے ۱۶/ہزار لڑکیوں کے ساتھ ایک ساتھ شادی کی۔

کشیب رشی یہ ماریچ کے فرزند تھے ان کی شادی دکش پرجاپتی کی ۱۳/لڑکیوں کے ساتھ ہوئی تھی جن میں ادتی، دتی اور دنو خاص تھیں۔

رگوید کے مطابق سوبھری رشی نے راجا ماندھاتا کی ۵۰ ؍لڑکیوں سے شادی کی تھی، یہ ایک بزرگ رشی تھے، انہوں نے ہر ایک بیوی سے سوسو بچے پیدا کئے۔

راجا ہرش چندیہ راجا ترشنکو کے بیٹے تھے ان کی سو بیویاں تھیں۔ وسودیو شری کرشن کے والد تھے، بھاگوت پران کے مطابق ان کی سات بیویاں تھیں جن میں دیوکی بھدرااور روہنی ان کی خاص رانیاں تھیں۔

دھرم گرنتھوں و دھرم شاشتروں اور مذہبی کتابوں کی عبارات اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ شادی کرنا اور ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا ہندودھرم میں بھی جائز ہے۔ زمانہ قدیم سے لیکر اب تک ایسے شواہد موجود ہیں۔ یہودی اور اسرائیلی تواریخ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء بھی ایک وقت میں کثیر تعداد میں بیویاں رکھتے تھے۔‘‘

ملعون وسیم رضوی اس کے حوارین اور اس کے یورپ کے اسکالر چمچوں سے سوال ہے کہ

معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ ۱۲ ؍شادیاں کرنے کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ اگر سو پر مین آف سیکس یا سیکس ڈومین ہیں تو۔۔۔۔۔

رام کے باپ راجا دشرتھ جس نے تین بیویاں اور ۳۵۳ ؍رانیاں رکھی تھی ان کو کیا کہیں گے؟

ہنومان جی کی ۱۶ ؍بیویاں تھیں ان کو کیا کہیں گے؟

شری کرشن کی ۸ ؍بیویاں اور سیکڑوں معشوقائیں تھی ان کو کیا کہیں گے؟

کشیب رشی کی ۱۳ ؍بیویاں تھیں ان کو کیا کہیں گے؟

سوبھری رشی کی ۵۰ / بیویاں تھیں ہر ایک سے سو سو بچے پیدا کئے ان کو کیا کہیں گے؟

راجہ ہرش چند کی سو بیویاں تھیں ان کیا کہیں گے؟

وسودیو کی سات بیویاں تھیں ان کو کیا کہیں گے؟

اگر ملعون وسیم رضوی نے ماں کا دودھ پیا ہے

اگر ملعون وسیم رضوی نے ماں کا دودھ پیا ہے تو،

رام کے باپ راجہ دشرتھ کو سوپرمین آف سیکس (Superman of Sex) یا سیکس ڈومین (Sex Demon) کہہ کر بتائے!

اگر ملعون وسیم رضوی نے ماں کا دودھ پیا ہے تو،

شری کرشن کو سوپرمین آف سیکس یا سیکس ڈومین کہہ کر بتائے۔

اگر ملعون وسیم رضوی نے ماں کا دودھ پیا ہے تو،

ہنومان کو سوپرمین آف سیکس یا سیکس ڈومین کہہ کر بتائے۔

اگر ملعون وسیم رضوی نے ماں کا دودھ پیا ہے تو،

شوبھری رشی کو سوپرمین آف سیکس یا سیکس ڈومین کہہ کر بتائے۔

جن کے پاس بچاس بیویاں تھیں اور ہر ایک بیوی سے سو سو بچے پیدا کئے تھے۔

کیا ملعون وسیم رضوی کے پاس کوئی جواب ہے؟

ملعون وسیم رضوی ذہنی بیمار

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۵ پر لکھتا ہے کہ

''محمد ذہنی طور پر ایسی بیماری میں مبتلا تھے جو انسان کے دماغ میں ہارمون کافی مقدار میں بنا دیتی ہے۔ یہ بیماری انسان کی ہڈیوں کو بڑی کر دیتی ہے۔ ہاتھ پیر کافی خشک ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا لوگوں میں جنسی تعلقات کی خواہش مزید بڑھ جاتی ہے۔''

یہ ہے ملعون وسیم رضوی کی جھوٹی بکواس۔ ایسی بیماری کا ذکر کسی بھی تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتا۔

سیرت ابن اسحاق، سیرت ابن ہشام، تاریخ طبری، طبقات ابن سعد، تاریخ بغداد کسی بھی کتاب میں یا حدیث میں ایسی کسی بیماری کا ذکر تو نہیں لیکن یہ بیماری ملعون وسیم رضوی کے دماغ میں ضرور موجود ہے جس کو اس نے لکھ دیا۔ مذکورہ کتابوں میں سر درد اور بخار کا تذکرہ ملتا ہے۔ اگر ایسی کوئی بیماری ہوتی تو کفار قریش اس بیماری کے حوالے سے آپ پر طعن ضرور کرتے لیکن کوئی ایسا واقعہ کہیں نہیں ملتا۔ سوانح نگاروں نے تو آپ کا حلیہ شریف بیان کیا ہے کہ آپ سے زیادہ حسین وجمیل کوئی نہ تھا جیسا کہ پچھلے صفحات میں آپ نے مطالعہ کیا لیکن ایسا تذکرہ کہیں نہیں ملتا کہ حضور ﷺ کے ہاتھ پیر خشک ہوں، آپ کی ہڈیاں بڑی ہوں۔ بھلا بتائیے تو سہی! کیا ایسی توہین آمیز باتیں کسی مسلمان کے دل کو تکلیف نہیں پہنچا سکتیں؟ جیسا کہ ملعون وسیم رضوی نے دعویٰ کیا ہے۔

ہارمون کیا ہے؟

آیئے ملعون وسیم رضوی کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے ہارمون (Hormone) کے بارے میں جانتے ہیں۔

ویکی پیڈیا رپورٹ کے مطابق ہارمون کو سب سے پہلے 1902 میں برطانوی ماہرین فعلیات ڈبلیو بائیلس (W Bayliss) اور ای اسٹرلنگ (E. Starling) نے شناخت کیا تھا اور سب سے پہلے 1905 میں اس اصطلاح کو استعمال کرنے والا بھی ای اسٹرلنگ ہی تھا، ان کے الفاظ یہ ہیں۔ یہ کیمیائی پیامبر یا ہارمونز جیسا کہ ہم انہیں پکار سکتے ہیں، خون کے بہاؤ کے ذریعے ان اعضا سے جہاں یہ تیار کئے گئے ہوں، ان اعضا تک لئے جاتے ہیں جہاں انہیں اثر پیدا کرنا ہو۔

These chemical messengers, however, or hormones, as we might call them, have to be carried from the organ where they are produced to the organ which they affect by means of the blood stream.

محترم قارئین! ملعون وسیم رضوی کے سفید جھوٹ کا اندازہ لگائیں کہ معاذ اللہ اس نے حضور اقدس ﷺ پر الزام لگایا کہ آپ کے دماغ میں ہارمون بڑھ گیا تھا۔ اس جاہل کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہارمون کی دریافت 1902 میں ہوئی تو چودہ سو سال پہلے کیسے معلوم ہو گیا کہ ہارمون کی مقدار بڑھ گئی تھی اور کس ٹیسٹ کے ذریعہ پتہ لگایا گیا تھا۔ ایک ذی شعور اچھی طرح سے جان سکتا ہے کہ یہ تمام باتیں جھوٹ اور توہین پر مبنی ہیں۔ ملعون وسیم رضوی سو سال پہلے کی دریافت کو

چودہ سو سال پہلے کی بتا رہا ہے اگر جھوٹ بولنے میں اور ترقی کی تو یہ کہہ دے گا کہ رام کے زمانے میں لوگ موبائیل پر بہت بات کرتے تھے۔

جھوٹا ملعون کہتا ہے کہ ہارمون کی مقدار بڑھنے کی وجہ سے جنسی طاقت بڑھ گئی تھی۔

جب پتہ لگانے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں تھا تو یہ کہنا کیسے درست ہوگا کہ اس کی وجہ سے جنسی طاقت بڑھ گئی تھی۔ یہ جھوٹ پر جھوٹ ہے۔

کون سی طاقت کس کو کتنی ہوتی ہے، یہ نظام قدرت پر منحصر ہے۔ جنسی طاقت، جسمانی طاقت، مدافعت کی طاقت ہر ایک کی الگ الگ ہوتی ہے ہر ایک کو یکساں تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کیا ہم مشاہدہ نہیں کرتے کہ ایک شہری ناشتے میں ایک روٹی یا ایک پاؤ پر اکتفا کرتا ہے جب کہ دیہات میں کھیت میں کام کرنے والا آسانی کے ساتھ دس دس روٹیاں کھا لیتا ہے کیوں کہ ان کی قوت ہاضمہ قوی ہوتی ہے۔ اسی طرح سے جنسی طاقت اور جسمانی طاقت بھی الگ الگ ہوتی ہیں جیسا کہ آپ نے سابقہ صفحات میں پڑھا کہ ایک روسی باشندہ ۶۹/ بچوں کا باپ بنا، کیا یہ نظام قدرت نہیں؟ امریکہ کی ناڈیہ سلیمن نے ایک ساتھ ۸/ بچوں کو جنم دیا، کیا یہ نظام قدرت نہیں؟ حضور اقدس ﷺ کو قوت باہ ودیعت کی گئی تھی۔

طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۳۷۲

''حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک ہانڈی لے کر آئے، میں نے اس میں کھایا اور مجھے چالیس آدمیوں کے برابر قوت باہ

عطا کردی گئی۔''

اب اگر کوئی کہے کہ ہارمون بڑھ جانے کی وجہ سے جنسی طاقت زیادہ تھی تو وہ کتنا بڑا جاہل ہوگا۔ ایسی باتیں تو دوسرے مذاہب کی مذہبی شخصیات سے متعلق بھی ان کی کتابوں میں ملتی ہیں جیسے شری کرشن، ہنومان جی، راجا دشرتھ، شوبھری رشی، جن کے پاس کثیر تعداد میں بیویاں تھیں۔ تو کیا ان کے بارے میں بھی معلون وسیم رضوی ایسی گفتگو اور ایسے پھوہڑ تبصرے کرنے کی ہمت کرسکتا ہے؟

نکاح اور زنا

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۸۶/ پر ''جسم فروشی حلال ہے'' عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ درالمختار میں لکھا ہے کہ

''اگر کوئی شخص اطلاع دے کہ میں رقم دے کر کسی عورت کے ساتھ جماع کرتا ہوں تو اسلامی قانون میں اس کا یہ کام قابل سزا نہیں۔''

ملعون وسیم رضوی نیتا گری کرتے کرتے مفتی بننے کی کوشش کرنے لگا اور منہ کے بل گر گیا۔

محترم قارئین سب سے پہلے میں الدرالمختار کی اصل عربی عبارت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

الدرالمختار، جلد چہارم، کتاب النکاح، باب المہر، صفحہ ۲۳۹

لوتزوج علی ان یھب لابیھا الف درھم لھا مھر المثل وھب لہ اولا۔

ترجمہ: ''اگر کسی نے اس بات پر نکاح کیا کہ اس کے باپ کو ایک

ہزار دے گا تو اس عورت کے لئے مہر مثل ہو گا وہ دے یا نہ دے۔''

وضاحت: محترم قارئین! اب میں آپ کے سامنے اس مسئلہ کی وضاحت پیش کرتا ہوں، یہاں مہر کا ذکر ہے۔ ملعون وسیم رضوی کو سمجھنا چاہئے کہ یہ کتاب النکاح اور باب المہر ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے یہ کہے کہ میں تمہارے والد کو ایک ہزار درہم دوں گا تو یہ درہم دے یا نہ دے اس عورت کے لئے مثل مہر ہو جائے گا۔ یہاں پر ایک ہزار درہم کی بات ہو رہی ہے نہ کہ ایک ہزار درہم دے کر جماع کرنے کی بات ہو رہی ہے اور ایک ہزار مہر کا ذکر ہے اور اسلامی قانون میں نکاح کے لئے مہر دینا واجب ہے۔ لو تزوج کا مطلب ہوتا ہے اگر نکاح کرے اور جاہل ملعون وسیم رضوی نے سمجھ لیا اگر جماع کرے۔ اس کا مفہوم یہ نکلا کہ اگر ایک ہزار درہم مہر میں دے کر نکاح کرے، اس عبارت میں لفظ مہر کا ذکر اس لئے نہیں ہے کہ یہ باب المہر ہے، سیاق وسباق میں مہر کا ذکر ہے، اور ملعون وسیم رضوی نے یہ سمجھ لیا کہ اگر کسی نے ایک ہزار درہم دے کر جماع کر لیا۔

ملعون وسیم رضوی اپنی شیخی بگھارتے ہوئے لکھتا ہے

''اسلامی قانون میں اس کا یہ کام قابل سزا نہیں۔''

قارئین! جب مہر کی رقم دے کر شادی کریں گے تو اس میں سزا کیوں ہو گی؟ کیا کسی مذہب میں شادی کی سزا متعین کی گئی ہے۔ جب رقم دے کر شادی نہیں کریں گے بلکہ جماع کریں گے تو زنا ہو گا، اس کی سزا اسلام میں سو کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا ہے۔ ملعون وسیم رضوی نے لو تزوج کا مطلب سمجھا ہی نہیں لو تزوج کو

سمجھنا تو دور کی بات ہے جو "ابن" اور "بنت" نہ سمجھ سکے۔ جو "اکل" اور "شرب" نہ سمجھ سکے، جیسا کہ آپ نے پچھلے صفحات میں پڑھا وہ لو تزوج کیا سمجھے گا۔

بلاشبہ اسلام میں زنا کی سزا سخت ہے۔ دوسرے مذہب میں زنا کی سزا کیا ہے وہ بھی آپ ملاحظہ فرمائیں۔

منوجی ہندو دھرم شاشتر، باب ۱۱، شلوک ۱۷۲، میں بیان کرتے ہیں۔

"باپ کی بہن کی بیٹی، خالہ کی بیٹی، یا ماموں کی بیٹی سے مباشرت کرنے والے کے لئے چاند رائن برت کا کفارہ ہے۔" (یہ ایک برت ہے جس میں چاند کی روشنی گھٹنے کے ساتھ کھانے میں ایک ایک لقمہ گھٹاتے چلے جائیں پھر روشنی بڑھنے کے ساتھ ایک ایک لقمہ بڑھاتے چلے جائیں)۔

(مذکورہ بالا عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنے کا کفارہ چاند رائن برت ہے اس سے ان کے گناہ دھل جاتے ہیں۔)

منو دھرم شاشتر باب ۱۱، شلوک ۱۷۵

"مرد سے خلاف فطرت کام کرنے والا اور چلتی ہوئی بیل گاڑی میں عورت سے مباشرت کرنے والا اپنے کپڑے سمیت نہائے گا۔"

(اس گناہ کی سزا اس مذہب میں یہی ہے کہ جس کپڑے میں وہ گناہ کیا اسی کپڑے میں نہا لے اس کا گناہ معاف ہو جائے گا، "مصنف آسی")

منودھرم شاستر، شلوک ۳۵۶ میں ہے کہ

''اگر کسی جوان لڑکی کی مزاحمت کے باوجود جرم کا ارتکاب کرنے والا فوری جسمانی سزا کا مستحق ہے لیکن اگر کوئی اپنی ہم ذات لڑکی کی رضامندی سے اس کے جسم سے فائدہ اُٹھاتا ہے تو جسمانی سزا کا حکم نہیں۔''

ملعون وسیم رضوی کو اسلام پر کیچڑ اچھالنے سے قبل دوسرے مذاہب کی کتابوں کا بھی مطالعہ کر لینا چاہئے تھا کہ کیا مرد سے اغلام بازی کرنے کی سزا یہی ہے کہ کپڑا سمیت نہا لے۔ملعون وسیم رضوی کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

****

تعصب کی آگ

ملعون وسیم رضوی نے تعصب کی آگ میں جل بھن کر مسلمانوں پر دہشت گردی کا لیبل چپکانے کی کوشش کی اور قرآن مقدس کو نفرت پھیلانے والی کتاب قرار دیا۔

محترم قارئین! آپ تاریخ کا مطالعہ کریں، دنیا میں شاید ہی کسی ایسے مذہب کا وجود ہو جس میں جنگ و جہاد کا تصور موجود نہ ہو بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنگی اصول وقوانین میں اختلاف کے ساتھ اس کا حکم تقریباً ہر مذہب میں پایا جاتا ہے اور ہر مذہب کو یہ مذہبی اختیار حاصل ہے کہ اپنے مذہب کا تحفظ کرے۔نظریہ جنگ و جہاد کے عنوان سے جب ہم قدیم ہندو دھرم کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر ان کے مذاہب میں بھی جنگی دستور موجود ہے۔قدیم ہندو دھرم، گرنتھوں، اور دھرم شاستروں میں بھی ظلم وستم، خونریزی سے دفاع، جان و مال،عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے جنگ و جہاد کو لازمی قرار دیا ہے۔ جہاد ایک مذہبی لفظ ہے اور مذہبی جنگ جہاد ہے۔ ہر مذہب میں مذہبی جنگ ہے تو اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہر مذہب میں جہاد ہے۔

مذہبی جنگ یا جہاد

مذہبی جنگ یا جہاد کے پس منظر پر غور کیا جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے ظلم وستم کا خاتمہ ہوتا ہے،مظلوموں کو انصاف ملتا ہے اور اس میں انسانیت کی بقا ہے۔ مذہبی جنگ یا جہاد کو دہشت گردی سے منسوب کرنا انتہائی نادانی اور کم فہمی

ہے۔ دہشت گردی اور مذہبی جنگ یا جہاد میں کوئی مماثلت نہیں۔ دہشت گردی انسانیت کے لئے خطرہ ہے جب کہ مذہبی جنگ یا جہاد انسانیت کا محافظ ہے، اس لئے جہاد کو دہشت گردی سے جوڑا نہیں جا سکتا ہے۔

ملعون وسیم رضوی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۹ سے لے کر صفحہ ۴۳ تک قرآن مقدس کی ۲۴/آیتوں کا ذکر کیا ہے جس میں کچھ آیتوں میں جہاد کا ذکر ہے، کسی میں منافقوں کے بارے میں بتایا گیا ہے، کسی میں جہنم کے عذاب کا ذکر ہے، کسی میں جنت کے عیش و آرام کا ذکر ہے۔ ان میں سے چند آیات کا ترجمہ آپ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اللہ کافر لوگوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔

(۲) اے ایمان والو! انہیں اور کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ، اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان والے ہو۔

(۳) تو جو کچھ غنیمت کا مال تم نے حاصل کیا اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھاؤ۔

(۴) یہ بدلہ ہے اللہ کے دشمنوں کا (جہنم کی آگ) آگ اس میں ان کا ہمیشہ کا گھر ہے اس کے بدلے میں کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(۵) پھر ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لئے دشمنی اور بدنیتی کی آگ بھڑکا دی اور اللہ جلد انہیں بتا دے گا جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔

(۶) تو یقیناً ہم کفر کرنے والوں کو اذیت کا مزہ چکھائیں گے اور بلاشبہ ہم انہیں سب سے بڑا بدلہ دیں گے اس کام کا جو وہ کرتے تھے۔

(۷) اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جو تمہارے ہاتھ آئیں گی۔

(۸) اے نبی! ایمان والوں کولڑائی کی ترغیب دو اگرتم میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے ہوں گےتو وہ دوسو پر غلبہ حاصل کریں گے اور اگرتم میں سے سو ہوں تو ایک ہزار کافروں پر بھاری ہوں گے کیوں کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

(۹) اوراس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعہ بتایا جائے پھر وہ منہ پھیر لے بے شک ہمیں ایسے مجرموں سے بدلہ لینا ہے۔

(۱۰) کوئی مشکل نہیں اللہ نے ایمان والوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کواس کے بدلے میں خرید لیا ہے کہ ان کے لئے ''جنت'' ہے، وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔

محترم قارئین! مذکورہ بالا احکام کی مماثلت دوسرے مذاہب کی مذہبی کتاب، یجر وید، منو اسمرتی، منو دھرم شاشتر، اتھر وید، ستیہ پرکاش، رگ وید وغیرہ میں بھی ملتی ہیں۔آپ ملاحظہ کریں، خود فیصلہ کریں کہ مذہبی جنگ اور جہاد کا حکم ان مذہبی کتابوں میں بھی ہے یا نہیں۔

ہندودھرم میں جنگ و جہاد

ڈاکٹر محمد احمد نعیمی اپنی کتاب ''اسلام اور ہندودھرم کا تقابلی مطالعہ جلد اول کے صفحہ ۸۰۳، پر''ہندودھرم میں جنگ وجہاد'' کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) اے اگنی مثل ایشور! ہمارا بارعب دانشمند راجا اپنے ملک کے لئے دشمنی کو پوری طرح خاک کرتا ہوا ہمارے دشمنوں پر چڑھائی کرے۔ وہ عوام کو جاننے والا یا بہت دولت والا راجا دشمنوں کی

فوج کو پریشان کردے، پھر دشمنوں کو خالی ہاتھ کرڈالے۔
(اتھر وید)بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلداول، صفحہ نمبر ۸۰۳

(۲) اے راجا! ملک میں دھاردار کانٹوں کی طرح جو دشمن لوگ ہیں ہزار پانچ سو جو بھی دشمن ہیں ان سب کا خاتمہ کرڈالو۔
(رگوید)بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلداول، صفحہ نمبر ۸۰۴

(۳) ہمارے جسم کو تندرست اور مضبوط کرنے والا خالص پانی پیئے ہمارے اندر جو تباہ کرنے کا سلوک ہے اس برتاؤ کو اپنے ناپسند ملک کے دشمن و باغی پر ہی استعمال کریں۔
(اتھر وید)بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلداول، صفحہ نمبر ۸۰۴

(۴) محنت کش قابل تعریف مردوں کو چاہئے کہ آبا و اجداد کے اختیار کئے ہوئے سیدھے راستے پر چلتے ہوئے ملک کے باغی دشمنوں کو اس طرح جلا کر راکھ کردیں جس طرح آگ گوشت کو راکھ کر دیتی ہے۔تاکہ وہ باغی دشمن لوگ خدا کے راستے یا عقلمندوں کے راستے یا نیک آبا و اجداد کے راستے پر چلنے میں کوئی رکاوٹ نہ پہنچا سکیں۔
(اتھر وید)بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلداول، صفحہ نمبر ۸۰۴

(۵) جب دھرم کا خاتمہ ہونے کا امکان ہو جب مصیبت کے سبب ملک میں بدنظمی پھیلی ہو تو اپنی حفاظت کے لئے یا مال، گائے وغیرہ کی حفاظت کے لئے یدھ کرنے کا موقع ہو۔اسی طرح جب عورتوں اور برہمنوں کی حفاظت کے لئے ضروری ہو تو برہمنی، چھتری اور

ویش کو ہتھیار اُٹھا لینا چاہئے۔ ایسے وقت میں دھرم کے لئے قتل یا جنگ کرنے میں گناہ نہیں۔

(منو اسمرتی) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۵

(٦) استاد، بچہ، بزرگ یا بہت سے مذہبی گرنتھوں کا عالم برہمن بھی اگر ظالم ہو کر مارنے کے لئے آئے تو اس کو بے جھجک مار ڈالیں۔

(منو اسمرتی ادھیائے ۸، سلوک ۳۵۰)

(۷) سب کے سامنے یا تنہائی میں جو کسی کو مارنے کے لئے اُتاولا ہو اس کا قتل کرنے میں کوئی پاپ نہیں۔

(منو اسمرتی ادھیائے ۸، سلوک ۳۵۱)

(۸) جنگ میں جو ہتھیاروں کے ذریعہ مارا جاتا ہے اس کو اسی وقت یگ کا پھل اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ (منو اسمرتی، ادھیائے ۸)

(۹) جنگ میں آپس میں ایک دوسرے کو مارنے کی خواہش رکھنے والے پوری طاقت لگا کر لڑنے والے راجہ جنگ میں پیٹھ نہ دکھا کر سیدھا سورگ کو جاتے ہیں۔

(۱۰) فوج تیار کر کے فوج کی جیت کے عمل کا فائدہ جنگ میں سامنے مرنے سے سورگ کا حصول اور بھاگنے سے نرک میں ذلیل ہونا وغیرہ باتوں سے بیدار کرے اس کی جانچ پڑتال کرے اور دشمن کی فوج سے لڑتے وقت اپنے فوجیوں کی محنت کو دیکھے۔

(منو اسمرتی) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۶

(۱۱) اے آگے بڑھنے والے مردو! تم دوڑ کر دشمن سے آگے نکل جاؤ اِندر کے حکم سے دشمنوں کو مارو بھیڑ کو جس طرح بھیڑیا مارتا ہے اسی طرح دشمن کو پیس دو۔ تمہارا وہ دشمن چھوٹنے نہ پائے اس کی جان کو بھی باندھ دو۔

(اتھر وید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۷

(۱۲) اے موت والے تم خطرناک استعمال کرنے والے منتر سے نقصان پہنچانے والے اور رعایا کو تکلیف دینے والے کو ہلاک کر دو، کسی کو نہ چھوڑو، ان خطرناک حملہ کرنے والوں کو مار دو۔

(اتھر وید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۷

(۱۳) اے منتر سے تیز کئے ہوئے ہتھیار، یہاں سے پھینکا ہوا دور جا۔ تو جا اور دشمنوں کے پاس پہنچ۔ ان دشمنوں میں سے کسی کو نہ چھوڑنا۔

(رگوید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۷

(۱۴) دشمن قابو میں آجائے تو اس کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اگر دشمن طاقتور ہے تو نرمی سے اس کی خدمت کرے اگر کمزور ہے تو اس کو مار ڈالے۔ بچا ہوا دشمن جلدی ہی خطرہ پیدا کر دیتا ہے۔

(ویدرنتی) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۸

(۱۵) دشمن کے شہر کو چاروں طرف سے گھیر لے اس کے صوبوں کو ہر طرح سے نقصان پہنچائے۔ مسلسل وہاں کا سبزہ، اناج، پانی اور ایندھن تباہ و برباد کرتا رہے۔ (منواسمرتی، ادھیائے ۷، سلوک ۱۹۵)

(۱۶) ہم لوگ جس سے دشمنی کریں یا جو ہم سے دشمنی کرے اس کو ہم شیر کے منہ میں ڈال دیں اور راجا بھی اس کو شیر کے منہ میں ڈال دے۔

(یجر وید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۹

(۱۷) ہم لوگ جس سے دشمنی کریں یا جو ہم سے رنج کرے اس کو ہم لوگ خونخوار جانوروں کے منہ میں ڈال دیں۔

(یجر وید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۹

(۱۸) جن سے ہم نفرت کرتے ہیں یا جو ہم کو تکلیف دیتے ہیں ان کو ہم ان ہواؤں میں ڈال کر اس طرح تکلیف دیں جس طرح بلی کے منہ میں چوہا۔

(یجر وید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۹

(۱۹) اے انسان! جس طرح بھی دشمنوں کو ہلاک کیا جا سکے اس طرح کر کے ہمیشہ کی راحت و زندگی بسر کر۔

(یجر وید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۹

(۲۰) اے راج پرش! آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں۔ اے جاہ و جلال والے پرش وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے آپ اس کو الٹا لٹکا کر سوکھی لکڑی کی طرح جلائیں۔

(یجر وید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۹

(۲۱) اے تیج دھاری ودوان پرش! آپ تیز رفتار دشمن کے کھانے پینے یا دیگر کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑیں اور

ان کو اپنی تمام طاقت سے ماریں۔

(یجروید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۰۹

(۲۲) اے راجا! جس طرح حفاظت کرنے والے عالم کا پاک شاگرد سکھ دینے والے آگ وغیرہ پدارتھوں کو حاصل کر کے ویدوں کے علم کا جاننے والا ہو کر دشمنوں کو مارنے والا اور دشمنوں کے گاؤں کو تباہ کر کے آپ کے جاہ وحشمت کو دوبالا کرتا ہے اسی طرح دیگر عالم لوگ بھی کریں۔

(یجروید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۱۰

(۲۳) دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلا دو۔

(رگوید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۱۰

(۲۴) مخالفوں کا جوڑ جوڑ اور بند بند کاٹ دیا جائے۔

(یجروید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۱۰

(۲۵) اے پراکرمی۔ بہادر، سپہ سالار! آپ ہمیں دلی راحت دینے والے ہو آپ ہماری حفاظت کی خاطر تلوار، توپ بندوق کو پکڑیئے۔ آپ ہرن کی کھال کو لپیٹے ہوئے تیر وکمان سے مسلح ہو کر ہماری حفاظت کے لئے آئیں۔ اور دشمنوں کی زبردست فوج کو درخت کے مانند کاٹ کر فتح حاصل کیجئے۔

(یجروید) بحوالہ اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۱۰

(۲۶) رتھ، گھوڑے، ہاتھی، چھتری، مال، غلہ، جانور، نوکر، گڑ، نمک،

وغیرہ سامان اورتانبا، پیتل وغیرہ کے برتن ان میں جس چیز کو جو جیت کر لاتا ہے وہ اس کی ہوتی ہے، یدھ میں جیتے ہوئے ہاتھی گھوڑے، رتھ وغیرہ سب کچھ راجا کو پیش کر دے۔ یہ وید کا قول ہے سبھی فوجیوں کے ذریعہ ایک ساتھ جیتا ہوا دھن ہو اس کو راجا فوجیوں میں بانٹ دے۔

(منواسمرتی ادھیائے ۷، سلوک ۹۶، منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۹۷)

(۲۷) جو چیز حاصل نہیں ہوتی ہے طاقت کے ذریعہ اس کو پانے کی خواہش کرے جو مال و دولت جیت کر لایا ہوا چھی طرح اس کی حفاظت کرے۔

(منواسمرتی، ادھائے ۷، شلوک ۱۰۱، منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۹۹)

(۲۸) حملے کے لئے ہر وقت تیار رہے، بہادری کی مستقل نمائش کرتا رہے۔ دشمن کی کمزوری کا ہمیشہ کھوج لگاتا رہے۔

(منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۰۲)

(۲۹) حملہ کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنے والے سے پوری دنیا خوفزدہ رہتی ہے اسے چاہئے کہ ساری مخلوق کو قابو کرے چاہے یہ کام طاقت کے بل بوتے پر ہی کیوں نہ ہو۔

(منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۰۳)

(۳۰) دشمنوں کو اس کی کمزوریوں کا علم ہرگز نہ ہونے پائے لیکن اسے دشمن کی کمزوری کا علم ہو۔ (منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۰۵)

(۳۱) دشمن کے چیلنج کا سامنا ہوتو منہ نہ موڑے، خواہ طاقت میں دشمن برابر ہو، کمزور ہو یا طاقتور اسے کھشتری کا فرض یاد رکھنا چاہیئے۔ (منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۸۷)

(۳۲) مفاہمت میں دو متضاد مقاصد کا حصول پیش نظر ہے اپنی بیٹیاں شادی میں دے اور بیٹوں کو بچا لے۔

(منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۵۲)

(۳۳) شاہی حکمت عملی کے لیے چھ چیزیں قابل غور ہیں، اتحاد، جنگ، پیش قدمی، پڑاؤ، فوج کی دستوں میں تقسیم اور پناہ گاہ کی تلاش۔

(منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۶۰)

(۳۴) جب رتھوں، لادو جانوروں اور عدد کے اعتبار سے کمزور ہوں تو نہایت محتاط ہوکر خاموش بیٹھے اور رفتہ رفتہ دشمنوں سے مفاہمت کرتا جائے۔ (منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۷۲)

(۳۵) جب دیکھے کہ دشمن کا پلہ ہر اعتبار سے بھاری ہے تو اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اس کی فوج کو تقسیم کر دے۔

(منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۷۳)

(۳۶) اگر دیکھے کہ حفاظت میں شر پھیلتا ہے تو بلا جھجک جنگ کا راستہ اختیار کرے۔ (منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۷۶)

(۳۷) دشمن کو محصور کر چکے تو باہر خیمہ زن ہو۔ دھاووں سے اس کے علاقے اجاڑے گھاس خوراک، ایندھن، پانی کی تباہی جاری

رکھے اس طرح تالاب فصلیں اور خندقین بھی تباہ کردے۔ دشمن پر شب خون مارے اور رات کو ہراساں کرے۔

(منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۹۶)

(۳۸) دشمن کی کاروائی سے باخبر رہے اور جب مقدر ساتھ دے بلاخوف لڑتے ہوئے فتح کے لئے کوشش کرے۔

(منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۱۹۷)

(۳۹) مناسب طور پر قوت لگانی چاہئے اور اس طرح لڑنا چاہئے کہ دشمن پر مکمل فتح حاصل کرے۔ (منودھرم شاشتر)

(۴۰) لڑائی میں فتح کے بعد دیوتاؤں کی پوجا کرے سچے برہمنوں کو اعزازات دے۔(منودھرم شاشتر باب ۷، شلوک ۲۰۱)

(۴۱) جب جنگ کے لئے طلب کرے تو کشتریوں کے دھرم کو یاد کر کے میدان جنگ میں جانے سے نہ ہچکچائے بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ ان سے جنگ کرے جس سے اپنی کامیابی ہو۔

(ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۴۲) کبھی کبھی دشمنوں کو مغلوب کرنے کے لئے ان کے سامنے چھپ جانا واجب ہے کیوں کہ جس طرح بھی دشمن پر غالب آسکیں وہی کام کرنا چاہئے۔ (ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۴۳) ڈر کر بھاگا ہوا ملازم جو دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے اس کو گناہ لگ جاتے ہیں۔ وہ قابل سزا ہوا ہے۔ نیز اس کی وہ

عزت جس سے اس کو لوک پرلوک میں سکھ ملنے والی تھی اس کا آقا لے لیتا ہے۔ (سیتارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۴۴) جو جنگ سے بھاگ جائے اس کو کچھ بھی سکھ نہیں ہوتا بلکہ اس کے نیک اعمال کا پھل ضائع ہو جاتا ہے۔

(ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۴۵) وہ شہرت کو پاتا ہے جس نے دھرم کو سامنے رکھ کر بخوبی جنگ کی ہو۔ (ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۴۶) لڑائی میں جو گاڑی، گھوڑا، دولت، رسد، جانور، عورتیں، گھی، تیل وغیرہ فتح کئے ہو وہی اس کو لے گا۔

(ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۴۷) فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولہواں حصہ راجا کو دے دے اور راجا بھی اس دولت میں سے جو سب نے مل کر فتح کی ہو سولہواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دے دے۔

(ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۴۸) اگر کوئی لڑائی میں مر گیا ہو تو اس کا حصہ اس کی عورت اور اولاد کو دے دے۔ (ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۴۹) فتح پا کر ان سے اقرار نامہ لکھا لے کہ تم کو ہمارے حکم کے مطابق یعنی دھرم سے پیوستہ سیاست ملکی کے موافق عمل کر کے انصاف سے رعایا پروری کرنی ہوگی۔ (ستیارتھ پرکاش سملاس چھٹا)

(۵۰) بلا صف بندی کے لڑائی نہ کرے۔

(ستیارتھ پرکاش، سملاس چھٹا)

اتھر وید، یجر وید، منو کام شاستر، منواسمرتی اور دیگر مذہبی کتابوں میں جو جنگ جہاد یا مذہبی لڑائی کا تصور ہے اس کا اجمالی خاکہ حاضر ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اپنے دشمنوں پر چڑھائی کر دے۔ (اتھر وید)

(۲) دشمنوں کو خالی ہاتھ کر دے۔ (اتھر وید)

(۳) ہزار پانچ سو جو بھی دشمن ہو ان سب کا خاتمہ کر ڈالو۔ (رگوید)

(۴) دشمنوں کو اس طرح جلا کر راکھ کر دیں جس طرح آگ گوشت کو راکھ کر دیتی ہے۔ (اتھر وید)

(۵) جب دھرم کے خاتمہ کا امکان ہو ایسے وقت میں دھرم کے لئے قتل یا جنگ کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہیں۔ (منواسمرتی)

(۶) استاد، بچہ، بزرگ مذہبی گرنتھوں کا عالم اگر ظالم ہو کر مارنے کے لئے آئے تو اس کو بلا جھجک مار ڈالیں۔ (منواسمرتی)

(۷) جو کسی کو مارنے میں اُتاؤلا ہو تو اس کو قتل کرنے میں کوئی پاپ نہیں۔ (منواسمرتی)

(۸) جو جنگ میں ہتھیاروں کے ذریعہ مارا جاتا ہے اس کو یگ کا پھل اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ (منواسمرتی)

(۹) جنگ کرنے والا جو جنگ میں پیٹھ نہ دکھائے وہ سیدھا سورگ کو جاتا ہے۔ (منواسمرتی)

(۱۰) جوفوجی جنگ میں مارا جاتا ہے وہ سورگ حاصل کرتا ہے اور جو بھاگ جاتا ہے وہ نرک میں ذلیل ہوتا ہے۔ (منواسمرتی)

(۱۱) اِندر کے حکم سے دشمنوں کو مارو۔ دشمنوں کو پیس دو، تمہارا دشمن چھوٹنے نہ پائے۔ (اتھروید)

(۱۲) کسی کو نہ چھوڑو خطرناک حملہ کرنے والوں کو قتل کردو۔

(اتھروید)

(۱۳) جو جنگ سے بھاگ جاتا ہے اس کو پاپ لگتا ہے۔

(ستیارتھ پرکاش)

(۱۴) جو جنگ سے بھاگ جائے اس کا نیک عمل ضائع ہوجاتا ہے۔

(ستیارتھ پرکاش)

(۱۵) وہ شہرت کو پاتا ہے جس نے دھرم کو سامنے رکھ کر بخوبی جنگ کی ہو۔

(ستیارتھ پرکاش)

(۱۶) جنگ میں گھوڑا، عورت، دولت، اناج جو فتح کرکے حاصل کرلے وہ اسی کا ہے۔ (ستیارتھ پرکاش)

(۱۷) فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولھواں حصہ راجا کو دے۔ (ستیارتھ پرکاش)

(۱۸) سب نے مل کر جو فتح کیا اس میں سے راجہ سولھواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دے۔ (ستیارتھ پرکاش)

(۱۹) اگر کوئی لڑائی میں مر گیا تو اس کا حصہ اس کی عورت اور اولاد کو

دیدے۔ (ستیارتھ پرکاش)

(۲۰) فتح پاکران سے اقرارنامہ لکھالے کہ ہمارے حکم کے مطابق یعنی دھرم سے منسلک کام کرکے رعایا کی دیکھ بھال کرے۔

(ستیارتھ پرکاش)

(۲۱) بغیر صف بندی کے لڑائی نہ کرے۔ (ستیارتھ پرکاش)

(۲۲) تو جا اور دشمنوں کے پاس پہنچ ان دشمنوں میں سے کسی کو نہ چھوڑنا۔ (رگوید)

(۲۳) دشمن قابو میں آجائے تو اسے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

(ویدرنیتی)

(۲۴) دشمن کمزور ہے تو اس کو مارڈالے بچاہوا دشمن خطرہ پیدا کرتا ہے۔

(ویدرنیتی)

(۲۵) دشمن کو چاروں طرف سے گھیرے اور اس کے صوبوں کو ہر طرح سے نقصان پہنچائے۔ (منواسمرتی)

(۲۶) دشمن کا اناج، سبزہ، پانی ایندھن تباہ و برباد کرتا رہے۔

(منواسمرتی)

(۲۷) اے انسان! جس طرح دشمنوں کو ہلاک کیا جاسکے وہ کرے۔ (یجروید)

(۲۸) اے راج پُرش! آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلاڈالیں۔ (تجروید)

(۲۹) اے جاہ وجلال والے پُرش! جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دے اس کو الٹا لٹکا کر سوکھی لکڑی کی طرح جلائیں۔ (یجروید)

(۳۰) اگر دیکھے کہ فتنہ پھیلتا ہے تو بلا جھجک جنگ کا راستہ اختیار کرے۔ (منودھرم شاستر)

(۳۱) دشمنوں پر شب خون مارے اور رات کو ڈرائے۔ (منودھرم شاستر)

(۳۲) دشمنوں کے علاقے اجاڑ ڈالے، تالاب، فصلیں برباد کرے۔ (منودھرم شاستر)

(۳۳) اس طرح لڑنا چاہئے کہ دشمن پر مکمل فتح حاصل کرے۔ (منودھرم شاشٹر)

(۳۴) جب جنگ کے لئے بلایا جائے تو کشتریوں کے دھرم کو یاد کر کے بلاخوف جنگ میں شامل ہونا چاہئے۔ (ستیارتھ پرکاش)

(۳۵) بڑی ہوشیاری سے دشمن کے ساتھ جنگ کرے جس میں اپنی کامیابی ہو۔ (ستیارتھ پرکاش)

(۳۶) وہی کام کرنا چاہئے جس سے دشمن کو قابو کیا جاسکے۔ (ستیارتھ پرکاش)

(۳۷) اے تیج دھاری ودوان پروش! دشمن کے کھانے پینے اور کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑ دیں۔ (یجروید)

(۳۸) دشمن کو اپنی پوری طاقت سے ماریں۔ (یجروید)

(۳۹) ویدوں کے علم کو جاننے والا آپ کے دشمنوں کے گاؤں کو تباہ کر کے آپ کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے اسی طرح دیگر عالم لوگ بھی کریں۔ (تجر وید)

(۴۰) دھرم کے مخالفوں کو زندہ جلا دو۔ (رگوید)

(۴۱) مخالفوں کا جوڑ جوڑ اور بند بند کاٹ دیا جائے۔ (یجر وید)

(۴۲) اے پرا کرمی سپہ سالار حفاظت کی خاطر تلوار، توپ، بندوق پکڑیئے۔ (یجر وید)

(۴۳) دشمنوں کی فوج کو درخت کے مانند کاٹ کر فتح حاصل کیجئے۔ (یجر وید)

(۴۴) یہ وید کا قول ہے کہ سبھی فوجیوں کے ذریعہ ایک ساتھ جیتا ہوا دھن راجہ فوجیوں میں بانٹ دے۔ (منواسمرتی)

(۴۵) جو چیز حاصل نہیں ہوتی ہے طاقت کے ذریعہ اس کو پانے کی خواہش کر۔ (منواسمرتی)

(۴۶) حملہ کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ (منودھرم شاشتر)

(۴۷) دشمنوں کی کمزوری کا ہمیشہ کھوج لگا تا رہے۔ (منودھرم شاشتر)

(۴۸) ساری مخلوق کو قابو کر لے چاہے یہ کام طاقت کے بل پر ہی کیوں نہ ہو۔ (منودھرم شاشتر)

(۴۹) دشمن کے چیلنج کا سامنا ہو تو منہ نہ موڑ۔ (منودھرم شاشتر)

(۵۰) دشمنوں سے لڑنے کے لئے اسے کھشتری کا فرض یاد رکھنا چاہئے۔ (منو دھرم شاستر)

(۵۱) جو ہم سے دشمنی کرے اس کو ہم شیر کے منہ میں ڈال دیں۔ (یجر وید)

محترم قارئین! آپ خود فیصلہ کریں کہ مذکورہ بالا مذہبی کتابوں میں، اشلوکوں میں، منتروں میں کس قدر وضاحت کے ساتھ جنگ، جہاد، مذہبی لڑائی، مال غنیمت کا حصول، دشمنوں کا قتل، جیتی ہوئی جنگ میں عورتوں کو حاصل کرنا، مال ومنال کو حاصل کرنا، دشمنوں کے تالاب، فصلیں، درخت پودے کو برباد کرنا، مخالفوں کو آگ میں جلانا۔ شب خون مارنا، رات کو ڈرانا، الٹا لٹکا کر جلانا، جنگ کا راستہ اختیار کرنا، دشمن کو قابو میں کرنا، تلوار، توپ بندوق اٹھانا، مخالفوں کا جوڑ جوڑ کاٹنا، کیا ان عبارتوں کو تشدد پر محمول نہیں کیا جاسکتا ہے؟ پھر ملعون وسیم رضوی کو ان باتوں پر اعتراض کیوں نہیں؟ اس نے عدالت عظمی میں ان عبارتوں کو نکالنے کے لئے عرضی داخل کیوں نہیں کیا؟ کیا ملعون وسیم رضوی کی سوچ، فکر جانبدارانہ ہے؟ انصاف پسند انسان ہمیشہ جانبدارانہ نہیں بلکہ غیر جانبدارانہ سوچ رکھتا ہے۔

اسلامی جہاد اور ہندو دھرم یدھ

ڈاکٹر محمد احمد نعیمی صاحب اپنی کتاب ''اسلام اور ہندو دھرم کا تقابلی مطالعہ جلد اول صفحہ نمبر ۸۰۳ میں لکھتے ہیں،

جہاں تک اسلامی جہاد اور ہندو دھرم یدھ کی اہمیت وفضلیت کا مسئلہ ہے اسلام اور قدیم ہندو دھرم کے مابین قدرے مشابہت نظر آتی ہے لیکن میدان جنگ

میں دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک اور وسعت قلبی کا مظاہرہ کرنے کے لحاظ سے کافی فرق پایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اسلامی نقطہ نظر سے جنگ و جہاد کا مقصد دشمن قوم کو ہلاک و برباد کرنا نہیں بلکہ صرف ظلم و ستم اور فتنہ وفساد سے انسانی دنیا کو محفوظ و مامون کرنا ہے۔ اس لئے اسلام کا حکم ہے کہ دشمنوں پر صرف اتنی ہی طاقت کا استعمال کرنا چاہئے کہ جس سے ظلم و ستم اور فتنہ وفساد کا خاتمہ ہو جائے جب کہ اس کے بر عکس ہندو دھرم کا نظریہ یہ ہے کہ دشمن کو کسی طرح کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ طاقت استعمال کر کے اس کو مکمل طور سے تباہ و برباد کر دینا چاہئے۔ اسلامی جنگ و جہاد کے نظریئے کے مطابق ان لوگوں کو قتل کرنے کا حکم ہے جو دشمن یا کافر مسلمانوں کو قتل کرے تو مسلمان بھی اس کو قتل کریں یعنی جتنی زیادتی انہوں نے کی ہے تم بھی اس کے ساتھ اتنی ہی زیادتی کرو اس سے ہرگز آگے نہ بڑھو کیوں کہ قرآن میں اللہ کا فرمان ہے۔

جس نے تم پر زیادتی کی تم اس پر اس کے مثل زیادتی کرو۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۹۴)

بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۹۰)

بے شک اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورہ شوریٰ آیت ۴۰)

بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورہ قصص، آیت ۸۷)

لیکن قدیم ہندو دھرم یا ویدوں میں یہ شرط اور حکم نہیں ہے کہ ویدوں کے ماننے والے یا ہندوؤں کو کوئی قتل کرے تو ویدک دھرم یا قدیم ہندو دھرم والے صرف اس کو قتل کریں اور اس سے زیادہ ظلم نہ کریں بلکہ قدیم ہندو دھرم گرنتھ یا ویدوں کا حکم یہ ہے کہ ''محض دھرم کا مخالف دشمن ہو'' قتل کرے یا نہ کرے، تکلیف

دے یا نہ دے اس کی گردن مار دو اور مختلف قسم کی سخت سے سخت سزائے موت اس پر جاری کرو جیسا کہ مذکورہ بالا اشلوکوں میں آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ ویدوں کے مندرجہ بالا منتروں میں دشمنوں اور مخالفوں کے ساتھ انتہائی بے رحمی کا سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ جو قدیم ہندو دھرم یا ویدک دھرم کو نہیں مانتے یا اس کے پیروکاروں سے دشمنی رکھتے ہیں ان کے لئے وید کا حکم یہ ہے کہ ان کو قتل کر ڈالیں، آگ میں جلا ڈالیں، شیر کے منہ میں ڈال دیں، ان کے کھیت کھلیان اور بستیوں کو تباہ و برباد کر دیں اور ان کو درخت کی طرح مکمل طور سے کاٹ ڈالیں۔ ان منتروں میں قابل غور بات یہ ہے کہ محض دشمنی اور نفرت کے باعث انتہائی خطرناک موت کی سزا اور وہ بھی شیر، خونخوار جانور کے منہ میں ڈالنے کی بات کہی گئی ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ جو ہم سے دشمنی کرے اس کو بھی مذکورہ حیرت ناک سزائیں دیں اور جس سے ہم دشمنی و نفرت کریں اس کو بھی یہی سزائیں دیں۔ عجیب انصاف ہے؟ کہ جس سے آپ دشمنی یا نفرت رکھیں اس کو یہ سزائیں کس جرم کے عوض تجویز کی گئی ہیں؟

مختصر یہ ہے کہ قدیم ہندو دھرم گرنتھوں نے دشمنوں اور مخالفوں کے تعلق سے جس سختی، بے باکی اور بے رحمی کا سلوک کرنے کی تعلیمات دی ہیں، اسلام نے ایسی کہیں کوئی تعلیم نہیں دی کہ جو مسلمان نہ ہو یا مسلمان سے دشمنی کرے یا مسلمان اس سے دشمنی کریں یا کوئی بدکردار، بدچلن ہو، ظالم ہو تو اس کو قتل کرو یا شیر اور خونخوار جانور کے منہ میں ڈال دو یا جلا کر راکھ کر دو یا درخت کی طرح کاٹ ڈالو۔ بلکہ ارشاد خداوندی ہے:

دین کے معاملے میں کوئی سختی نہیں۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۵۶)

طبرانی جلد دوم، صفحہ ۶۵ پر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"الخلق کله عیال الله فاحبهم الی الله انفعهم لعیاله"

ترجمہ: ''تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور تمام مخلوق میں اللہ کا سب سے پیارا وہ ہے جو اس کے کنبے کو زیادہ فائدہ پہنچائے۔''

مشکوۃ المصابیح جلد دوم صفحہ ۴۲۳

الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

ترجمہ: ''رحم کرنے والوں پر رحمن رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو، تو آسمان والا تم لوگوں پر رحم فرمائے گا۔''

قرآن و حدیث کی یہ عبارتیں اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ دین و مذہب کے معاملے میں کسی پر کوئی زیادتی نہیں کرنی چاہئے اور اللہ کی مخلوق دشمن ہو یا دوست جہاں تک ممکن ہو مہربانی اور نرمی سے پیش آنا چاہئے، یہی اللہ کو پسند ہے۔ البتہ اگر نرمی اور مہربانی سے مسئلہ کا حل نہ ہوتا ہو تو پھر اتنی تکلیف و سزا دو جتنی تمہیں پہنچائی گئی ہو۔ ارشاد خداوندی ہے۔

''اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی تھی۔'' (سورہ نحل آیت ۱۲۶)

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

"جان کے بدلے جان، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔" (سورہ مائدہ آیت ۴۵)

یعنی ظلم و زیادتی کے حساب سے ہی بدلہ وانتقام لیا جائے گا۔ یہی اسلام کا عدل وانصاف ہے اس طرح دشمنوں اور مخالفوں کے ساتھ سلوک کے معاملے میں اسلام اور قدیم ہندو دھرم کے درمیان جو فرق ہے وہ بخوبی ظاہر ہے۔

OOOOO

مسلمان رسول کے کردار کو چھپاتے نہیں
بلکہ چَھپاتے اور بتاتے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ہزاروں انسانوں کا بھلا چاہنے والے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے والے آئے لیکن انسانی سماج پر جتنے ہمہ گیر اثرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے مرتب ہوئے کسی اور کے حصے میں نہیں۔ آپ کے کردار کی عظمت، اخلاق کی پاکیزگی کی گواہی اپنے اور دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی دی ہے۔ رسول اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شخصیت، کردار اور پیغام کے بارے میں ہر زمانے میں اور دنیا کے ہر خطے میں بے شمار کتابیں مختلف زبانوں میں لکھی جا چکی ہیں، مختصر متوسط اور ضخیم بھی۔ سنجیدہ علمی اور تحقیقی انداز میں بھی، بڑوں کے لئے بھی، بچوں کے لئے بھی اور نوعمروں کے لئے بھی۔ بلکہ آپ کی شخصیت کے ایک ایک پہلو پر سینکڑوں کتابیں موجود ہیں۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۷ پر لکھتا ہے کہ

> ''مسلمان محمد کی سیرت پر بات کرنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ ہندو رام کے اچھے کاموں کو ذہن میں رکھ کر رام لیلا مناتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ محمد کا کوئی کردار نہیں تھا۔ مسلمان محمد کو چھپا کر رکھتے ہیں۔''

ملعون وسیم رضوی کی جہالت میں ذرہ برابر شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے، نہ اسے ماضی کی تاریخ معلوم ہے نہ دور حاضر کی تاریخ پر نظر۔ مسلمان کبھی بھی

کسی بھی دور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر بات کرنے سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھپاتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمان اپنے نبی کے کردار اور سیرت کو چُھپاتے نہیں بلکہ چَھپاتے اور بتاتے ہیں۔ ہر جمعہ کو مساجد میں ائمہ حضور کی سیرت ہی پر تو بات کرتے ہیں۔ ربیع الاول کا چاند نکلتے ہی ہر شہر میں ۱۲ر تاریخ تک نبی کی سیرت کو ہزاروں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ محرم کا چاند نکلتے ہی ۱۰ر تاریخ تک رسول اور آل رسول کی سیرت و کردار کو ہزاروں کے مجمع میں بیان کرتے ہیں۔ اگر مسلمان سیرت پر بات کرنے سے ڈرتے تو ہزاروں کے مجمع میں کیسے بیان کرتے، یہاں بھی ملعون وسیم رضوی کا جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔

پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو جہاں تک چُھپانے کی بات ہے تو میں چیلنج کے ساتھ کہوں گا کہ جتنی کتابیں جتنی زبانوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و کردار پر چَھپی ہیں دنیا کے کسی بھی مذہبی رہنما کی سیرت و کردار پر نہیں چھپیں۔ اب میں تفصیل کے ساتھ بتاتا ہوں کہ ہندوستان اور یورپ کے غیر مسلم مؤرخوں نے کثرت کے ساتھ آپ کی سیرت پر کتابیں لکھ کر خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی مضامین ڈاٹ کام کے تحت جولائی ۲۰۱۶ء کی اشاعت میں ''پیغمبر اسلام ہندوستانی غیر مسلم کی نظر میں'' کے عنوان کے تحت کئی غیر مسلم دانشوروں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

پروفیسر راما کرشنا راؤ مراٹھی آرٹس کالج برائے خواتین میسور کے شعبہ فلسفہ

میں صدر تھے انہوں نے ایک کتاب Mohammed The Prophet of Islam کے نام سے لکھی، انہوں نے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں جمہوریت اور مساوات کو خوب سراہا، ان کے مطابق ان کی تعلیمات کے نتیجے میں بین الاقوامی اتحاد اور بھائی چارہ کے اصولوں کو آفاقی بنیادیں فراہم ہوئیں، حضور اپنے معاصرین کی نگاہ میں کھرے اور اعلی کردار کے مالک تھے اسی وجہ سے یہودی بھی آپ کی صداقت کے قائل تھے۔

ڈاکٹراین، کے، سنگھ

ڈاکٹر این، کے، سنگھ انٹرنیشنل فارریلیجیئس اسٹڈیز دہلی کے ڈائریکٹر تھے۔ انہوں نے اسلامیات کو بحث و تحقیق کا موضوع بنایا (Prophet Mohammad and His Companions) کے نام سے ایک جامع کتاب لکھی۔ وہ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں، محمد پیغمبر کا نام ایک جدید عہد کی تعمیر کے لئے جانا جاتا ہے، مذہبی حلقوں کے درمیان ایک غیر معمولی شخص کا کردار بالکل صاف وشفاف ہے۔

محمد بہ حیثیت انسان ہمارے درمیان نہیں ہیں بلکہ بہ حیثیت پیغمبر انہوں نے اپنے پیچھے قرآن وسنت کی شکل میں اثاثہ چھوڑا ہے۔ جو تعلیمات انہوں نے ہمارے واسطے چھوڑی ہیں اگر ان پر صدق دل کے ساتھ عمل کیا جائے تو اس دنیا میں ایک خوشگوار زندگی حاصل ہوسکتی ہے۔

ہندوستان کے مشہور ادیب منشی پریم چند کا ایک مضمون دسمبر ۱۹۲۵ میں ''ہفت روزہ پرتاب'' میں شائع ہوا، اس میں وہ لکھتے ہیں عرفات کے پہاڑ پر

حضرت محمد کی زبان سے جس حیات بخش پیغام کی بارش ہوئی تھی وہ ہمیشہ اسلامی زندگی کے لئے آب حیات کا کام کرتی رہے گی۔ اسلام میں عوام الناس کے لئے جتنی قوت اور کشش ہے وہ کسی اور میں نہیں۔ جب نماز پڑھتے ہیں، ایک مہتر خود کو شہر کے بڑے سے بڑے رئیس کے ساتھ ایک ہی صف میں کھڑا پاتا ہے تو اس کے دل میں احساس فخر موجیں مارنے لگتا ہے۔ اس کے برعکس ہندو سماج نے جن لوگوں کو پست بنا دیا ہے ان کو کنویں کی منڈیر پر بھی نہیں چڑھنے دیتے، انہیں مندروں میں داخل نہیں ہونے دیتے، یہ اپنے سے ملانے کی نہیں اپنے سے الگ کرنے کی علامتیں ہیں۔

راجیندر نارائن لال

راجیندر نارائن لال نے 1940 میں کاشی ہندو یونیورسیٹی میں قدیم ہندوستانی تاریخ اور سنسکرت میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے ہندی میں ایک کتاب ''اسلام ایک سویم سدھ ایشوریہ جیون ویوستھا'' کے نام سے لکھی۔ کتاب کے صفحہ ۳۲ پر فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں، حضرت محمد کی قیادت میں فتح مکہ کے وقت ایک شخص کی بھی جان نہیں گئی۔ پیغمبر اور ان کے پیروکاروں نے اپنے اپنے دشمنوں کے مظالم اور بدلہ کا انتقام لئے بغیر انہیں چھوڑ دیا۔ تاریخ میں جنگ کے بعد فاتحین کے ذریعے مفتوحین کو اس طرح اجتماعی طور پر معافی دینے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس کے برعکس دیگر دھارمک پرانوں کے قصوں میں اوتاروں اور دیوتاؤں کے ذریعے سے مخالفین کے خوف ناک قتل عام کا ذکر ہے۔

آگے آپ لکھتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب مظالم سہتے ہوئے خود ظالموں

کے لئے بھی دعا مانگتے رہے۔ وہ انتہائی مجبوری کی حالت میں حکم خداوندی کے تحت دفاعی جنگ کرتے ہیں اور مکمل فتح یابی حاصل کرنے کے بعد بھی اپنے ساتھیوں کے اوپر شدید مظالم ڈھانے والوں کو اجتماعی طور پر معاف کر دیتے ہیں، آپ کا مشن دین حق کے طور پر اسلام تھا، اگر سائنس کے اصول ''جہد للبقاء''
Struggle for Existence
اور بقائے اصلاح Survival of the Fittest صحیح ہیں اور یہ اصول حقیقت میں سائنٹفک اصول ہیں تو ان اصولوں پر شخصی لحاظ سے اور رسول خدا کی حیثیت سے حضرت محمد صاحب کھرے اُترتے ہیں اور دین کی حیثیت سے اسلام ہی ہے جو ان اصولوں پر کھرا ثابت ہوتا ہے۔

سوامی لکشمی شنکراچاریہ

سوامی لکشمی شنکراچاریہ 1953 میں کانپور میں پیدا ہوئے۔ الہ آباد سے تعلیم حاصل کی، پھر مادیت چھوڑ کر روحانیت کی طرف مائل ہوئے۔ اسلام کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر The History of Islamic Tolerance نام سے ایک کتاب لکھی۔ پھر اسلامیات کا مطالعہ کیا تو ان کا ذہن وفکر بدل گیا۔ انہوں نے ہندی میں ایک کتاب ''اسلامی آتنک واد یا آدرش'' لکھی اور اپنی پچھلی کتاب کی تردید کرتے ہوئے مسلمانوں سے معافی کے طلب گار ہوئے۔ اسلام پر لگائے جانے والے دہشت گردی کے الزام کی سختی سے تردید کی۔ عدل و انصاف و مساوات اور قرآن کی دیگر اخلاقی و روحانی تعلیمات کو سراہا۔ اسلام کے بارے میں نفرت پھیلانے والوں نے قرآن کی چوبیس

آیتوں کے سیاق وسباق کو کاٹ کر مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے لڑنے جھگڑنے والا بتایا اوران میں دہشت پھیلانے کا کام کیا ہے جو سراسر غلط ہے۔ ان آیتوں کا ایک مخصوص پس منظر ہے جوان کے زمانۂ نزول کے ساتھ خاص تھا۔ ان آیتوں میں بعد کے زمانے میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ معاملہ کرنے کا عمومی حکم نہیں دیا گیا۔ سوامی جی آگے لکھتے ہیں پیغمبر حضرت محمد صاحب کی سیرت پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا اصل مقصد دنیا میں سچائی اور امن کا قیام اور دہشت گردی کی مخالفت ہے۔

اسلامک اسکالر محمد یحییٰ خان نے ایک کتاب ''پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں'' لکھی اس کتاب میں انہوں نے ہندوستان اور یورپ کے غیر مسلموں کے تاثرات پیش کئے جو اسلام اور پیغمبر اسلام کی سیرت و کردار پر مبنی ہیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں اور اندازہ لگائیں کہ ہند اور بیرون ہند غیر مسلموں نے بھی پیغمبر اسلام کی بارگاہ میں کس طرح خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

مصنف اپنی کتاب ''پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں'' کے صفحہ ۲۱/ پر تحریر کرتے ہیں۔

تھومس کارلائل: Thomas Carlyle

تھومس کارلائل Thomas Carlyle اسکاٹ لینڈ میں 1795 میں پیدا ہوئے۔ برطانیہ کے شہرۂ آفاق ادیب اور فلسفی تھے۔ 1873 میں انہوں نے ''انقلاب فرانس'' پر ایک مبسوط کتاب لکھی۔ برطانیہ میں معاشی انقلاب کے قائد کرامویل Cromwell کے خطوط اور خطبات اور سوانح

حیات لکھی۔ 1865 میں انہیں ایڈ نیرا یو نیورسٹی کا اعزازی ڈائریکٹر منتخب کیا گیا۔1881 میں انہوں نے وفات پائی۔

تھومس کارلائل نے ایک مقالہ "The Hero As Prophet Mohammad & Islam" لکھا۔ اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ یورپ کے شمالی علاقوں سویڈن، ڈنمارک اور ناروے وغیرہ میں جب جہالت ناشائستگی، بت پرستی، لامذہبیت کا دور دورہ تھا اور انسان بے سمت اور بے لگام زندگی بسر کررہے تھے،عرب مما لک میں اسی دور میں مذہب کی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اس سے میری مراد مسلمانوں کے پیغمبر کی بعثت سے ہے۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا بلکہ ایک نئے دور کا آغاز تھا جس نے بنی نوع انسان کے حالات و خیالات میں ایک عظیم انقلاب برپا کردیا تھا۔

اس انقلاب کو برپا کرنے والی شخصیت حضرت محمد تھے جوایک مذہبی ہیرو کی حیثیت سے ظہور پذیر ہوئے۔ ان کا یہ دعویٰ نہ تھا کہ وہ خدا ہیں اور نہ ہی ان کے پیروکاروں نے انہیں خدائی کا درجہ دیا۔

میں نے اپنے مقالہ میں سرزمین عرب میں پیدا ہونے والی ایک عظیم شخصیت محمد کا انتخاب اس لئے نہیں کیا کہ آپ افضل ترین پیغمبر مانے جاتے ہیں بلکہ اس لئے کیا کہ ہم بطور غیر مسلم ان پر کھل کر اظہار خیال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی اعلیٰ صفات کا اعتراف کر لینے سے یہ خطرہ نہیں ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل ہوجائے گا۔ اس لئے میں آپ کی وہ تمام صفات بیان کردینا چاہتا ہوں جوحق و انصاف کے تقاضوں کوملحوظ رکھ کر بیان کی جاسکتی ہیں۔ آپ کو

پورے شوق کے ساتھ سچا نبی ضرور سمجھتا ہوں۔ آپ کی کامیابی اور عظمت کا راز معلوم کرنے کے لئے ہمیں تعصّبات سے پاک ہو کر کھلے ذہن کے ساتھ غور کرنا پڑے گا۔

حضرت محمد کی تعلیمات کیا تھیں اور انہوں نے اس دنیا کا کیا تصور پیش کیا تھا؟ ان کی تعلیمات کا صحیح جائزہ اس وقت لیا جا سکتا ہے جب ہم انہیں ایک سچا انسان گردانتے ہوں۔

لیکن بد قسمتی سے ہمارے یہاں یہ نظریہ جڑ پکڑ چکا ہے کہ اسلام ایک سحر تھا اور اس کا پیغمبر فسوں گر تھا۔ ہمیں اس طرز فکر اور اس فرسودہ خیال سے نجات حاصل کرنا ہو گی۔ ہم لوگوں نے محمد کے بارے میں جو جھوٹ اور افترا پھیلا رکھا ہے وہ ہمارے لئے حد درجہ باعث شرم ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ انجیل کے عالم اور ممتاز مستشرق ایڈ وارڈ ڈپوکاک نے جب مستشرق گروٹیئس Grotius سے پوچھا کہ آپ کے پاس اس الزام کا ثبوت کیا ہے کہ محمد نے ایک کبوتر پال رکھا ہے جو ان کے کان کے پاس مٹر کے دانے اُٹھا اُٹھا کر کھاتا رہتا تھا، اس کبوتر کو فرشتہ کہا جاتا تھا۔ گروٹیئس نے کہا کہ اس کا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم اس قسم کے لغو بے سرو پا الزامات سے پرہیز کریں۔

بارہ سو سال سے اٹھارہ کروڑ انسان اس دین کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں، یہ اٹھارہ کروڑ نفوس بھی ہماری طرح اولاد آدم ہیں۔ فی زمانہ محمد کے ماننے والوں کی تعداد دنیا کے سب ادیان پر ایمان رکھنے والوں سے زیادہ ہے۔ ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ انسانوں کی اتنی کثیر تعداد روحانی دیوالیہ پن کی شکار ہے۔ یہ کروڑوں بندگان خدا اس عظیم شخص کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی سچائی پر پختہ یقین

رکھتے ہیں۔ یہ الفاظ صدیوں سے ان کے لئے شمع ہدایت کا کام دے رہے ہیں۔ ہم کیسے تسلیم کر سکتے ہیں کہ یہ سب عقائد اور افعال محض روحانی بازی گری تھی۔ میں کم از کم اپنی حد تک ایسے الزامات یا قیاس کو صحیح تسلیم کرنے کا تصور تک نہیں کر سکتا۔

(نوٹ: ایک مصدقہ ریکارڈ کے مطابق 1996 تک دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد ایک سو دس کروڑ تھی۔)

شہنشاہ فرانس نپولین

فرانس کے شہنشاہ نپولین بونا پارٹ کہتے ہیں کہ محمد کی ذات ایک مرکز ثقل تھی جس کی طرف لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ ان کی تعلیمات نے لوگوں کو مطیع و گرویدہ بنا لیا اور ایک گروہ پیدا ہو گیا جس نے چند ہی سال میں اسلام کا پرچم بلند کر دیا۔

اپنی قوم کو وجود باری کا سبق حضرت موسیٰ نے سلطنت روم میں، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد نے عرب میں یہی اعلان کیا مگر عرب بڑے ہی بت پرست تھے۔ حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ کی تعلیمات کو جب لوگ بھول گئے تو محمد نے انہیں مقام کبر یاد دلایا۔

انسانی گروہوں نے فکر مشرق میں عجب خلفشار پیدا کر رکھا تھا کہ خدا ہے، مسیح ہے اور روح القدس ہے۔ مگر حضرت محمد نے اعلان کیا سوائے ایک خدا کے دوسرا کوئی نہیں۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ کوئی اس کا فرزند ہے، نہ کوئی دوسرا قابل پرستش۔ انہوں نے فرمایا کہ تثلیث ہی بت پرستی کو راہ دیتی ہے۔ اس لئے جان لو کہ معبود سوائے خدا کے اور کوئی نہیں۔

نپولین آگے کہتے ہیں، وہ دن دور نہیں جب میں دنیا کے صاحبان علم و دانش

کو متحد کر کے ایک نیا دور قائم کروں گا جو یک رنگ اور ہم آہنگ ہو اور قرآن کا اصول اس کی بنیاد ہو، میں دیکھتا ہوں کہ قرآن ہی کے اصول سچے ہیں۔

سوامی بھوانی دیال سنیاسی

سوامی جی جنوبی افریقہ کے مشہور ہندوستانی لیڈر تھے وہ کہتے ہیں:

''محمد صاحب نے استقلال اور ہمت کو نہ چھوڑا، برابر اسلام دھرم کی تبلیغ کرتے رہے، حق بات کہنے سے کبھی نہ جھجکے، آخر کار محمد صاحب کا بول بالا ہوا اور ان کی زندگی ہی میں سارا عرب دیش برائیوں سے پاک وصاف ہو گیا۔ کعبہ سے ایک ایک بت توڑ توڑ کر پھینک ڈالے گئے اور یہ قدیم عبادت گاہ پھر ایک خدا کی پوجا کا مرکز قرار پائی۔''

رومانیا کے وزیر خارجہ کونسٹن ورجیل جارجیو

کونسٹن ورجیل جارجیو رسول کی بارگاہ میں خراج عقیدت اس طرح پیش کرتے ہیں۔

''جو لوگ غلام، سیاہ فام، بیگانے اور برداری سے خارج کردہ تھے اور ان میں ایک بڑی تعداد مفلسوں کی تھی جو اسلام سے پہلے یہ تصور کرتے تھے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ ہم بھی دوسروں کے ہمسر کہلائیں گے۔ جب محمد مبعوث ہوئے تو انہوں نے فرمایا سارے انسان ایک جیسے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔''

گاندھی جی

موہن داس کرم چند گاندھی جن کی پیدائش 1869 میں ہوئی اور ان کا قتل 1948 میں ہوا۔ وہ لکھتے ہیں کہ

”مجھے پہلے سے زیادہ اس بات کا یقین ہو چلا ہے کہ اسلام نے تلوار کے زور پر اپنا مقام حاصل نہیں کیا بلکہ اس کا سبب پیغمبر کا اپنی ذات کو کامل فنا کرنا، حد درجہ سادگی، اپنے وعدوں کی انتہائی ذمہ داری سے پابندی، اپنے دوستوں سے انتہائی درجے کی عقیدت، دلیری، بے خوفی، اپنے مشن اور خدا پر پختہ یقین ہے۔“

مائیکل ہارٹ

مائیکل ہارٹ نے پوری دنیا کے سو اہم شخصیات پر ایک کتاب

The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History

کے نام سے لکھی۔ ان سو شخصیتوں میں جس کو سب سے پہلا مقام دیا وہ نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ مصنف ایک عیسائی مذہب کے پیروکار ہیں۔ انہوں نے انصاف کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو اول مقام پر رکھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد میں۔ اس سلسلے میں مصنف کیا کہتے ہیں خود پڑھئے۔

My choice of Muhammed to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels.

ترجمہ: ”ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں محمد کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں لیکن یہ واحد تاریخی ہستی ہے جو مذہبی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر برابر طور پر کامیاب رہی۔“

مائیکل ہارٹ آگے لکھتے ہیں:

Today, thirteen centuries after his death his influence is still powerful and pervasive.

آج تیرہ سو برس گزرنے کے باوجود ان کے اثرات انسانوں پر ہنوز مسلم اور گہرے ہیں۔ وہ آگے لکھتے ہیں:

Muhammad played a far more important role in the development of Islam than Jesus did in the development of Christianity.

مسیحت کے فروغ میں یسوع مسیح کے کردار کی بہ نسبت اسلام کی ترویج میں محمد کا کردار کہیں زیادہ بھرپور اور اہم رہا۔

ملعون وسیم رضوی آنکھیں کھول

اگر ملعون وسیم رضوی کے پاس دیکھنے کے لئے آنکھیں ہوتیں تو یہ نہیں کہتا کہ مسلمان محمد کے کردار کو چھپاتے ہیں۔ مذکورہ بالا بیانات تو صرف غیر مسلموں کے ہیں۔ اس پر مزید ہزاروں صفحات لکھ سکتا ہوں لیکن ملعون وسیم رضوی کی آنکھیں کھولنے کے لئے شاید اتنا کافی ہے۔

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۷ پر لکھتا ہے۔ ''ہندو رام کے اچھے کاموں کو ذہن میں رکھنے کے لئے رام لیلا مناتے ہیں۔'' ملعون وسیم رضوی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسلام میں تماشہ، ناٹک، ڈرامہ وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ اسلام یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی کی سیرت و کردار کو تماشہ اور ڈرامہ بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے چاہے وہ کسی مذہب کا رہنما ہی کیوں نہ ہو۔

ملعون وسیم رضوی کہتا ہے کہ رام لیلا منا کر رام کے کردار کو لوگوں کو بتایا جاتا ہے۔ میں ملعون وسیم رضوی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود مائیکل ہارٹ نے دنیا کی سو اہم شخصیات پر کتاب لکھی اس میں رام کو کوئی جگہ آخر کیوں نہیں ملی؟ نبی کریم ﷺ کی سیرت و کردار پر کوئی ڈرامہ نہیں ہے اس کے باوجود اس کتاب میں سب سے پہلا مقام حاصل ہوا آخر کیوں؟ ملعون وسیم رضوی یہ بات بھی ذہن میں رکھے کہ کتاب کا مصنف کوئی مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم ہے۔ وہ انصاف پسند ہے۔ انصاف کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے اس نے نبی کریم ﷺ کی سیرت و کردار کو اول مقام پر رکھا۔

اب میں کچھ ایسے غیر مسلم مصنفین کا اجمالی ذکر کرتا ہوں جنہوں نے مختلف زبانوں میں نبی کریم ﷺ کی سیرت پر کتابیں لکھی ہیں تاکہ ملعون وسیم رضوی کے ذہن سے تعصب کا پردہ ہٹ جائے۔

ویکی پیڈیا رپورٹ

ویکی پیڈیا رپورٹ کے مطابق صرف پچاس سال کے درمیان 1900 سے لے کر 1950 تک ۴۷ر مصنفین نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کتابیں لکھی ہیں۔ اختصار کے ساتھ چند کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیں۔

(ا) کلاؤڈ ایل پیکنس Claude L. Pickens

یہ ہارورڈ یونیورسٹی چائنا کے پروفیسر ہیں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے

Bibliography of Literature on Islam in China

(۲) سویڈن کے باشندے جیووائڈن گرن Geo Widengren نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے

Muhammad, The Apostle of God, and His Ascension.

(۳) فرانسیس ای پٹرس Francis E Peters نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے۔

Muhammed and The Origins of Islam

(۴) ویلفرڈ میڈی لنگ Wilferd Madelung

یہ جرمن کے باشندے ہیں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے۔

The Succession to Muhammad

(۵) جیرل ڈے گوری Gerald de Gaury

یہ نیویارک کے باشندے ہیں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے

Rulers of Mecca.

(۶) جیولیوبیسٹیا-سانی Giulio Basetti-sani

یہ اٹلی کے باشندے ہیں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے۔

Mohammed et Saint Francois

میں نے بطور مثال چند مصنفین اور کتابوں کا نام پیش کیا اگر قارئین کو مزید دیکھنا ہوتو ویکی پیڈیا پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

ملعون وسیم رضوی بہت بڑا بیل

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۷ پر لکھتا ہے کہ

''عزت اور توہین تو زندہ لوگوں کی ہوتی ہے۔''

ملعون وسیم رضوی سے بڑا بیل میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے اس کو بیل اس لئے لکھا کہ بولی بھاشا میں بیل کا مطلب ہوتا ہے احمق۔ اور اس سے بڑا کوئی احمق نہیں۔

محترم قارئین! ذرا غور کیجئے ایک عام آدمی بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ عزت اور توہین کا تعلق زندگی میں بھی ہے اور موت کے بعد بھی، جو قابل احترام ہوتے ہیں۔ بعد وفات بھی ان کا ادب واحترام کیا جاتا ہے۔ عیسیٰ مسیح کے ماننے والے آج بھی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب واحترام کرتے ہیں اور ان کی توہین برداشت نہیں کرتے۔ اسی طرح رام کے پیروکار جس طرح ان کی زندگی میں ادب واحترام کرتے تھے اسی طرح آج بھی ادب واحترام کرتے ہیں اور بعد وفات بھی ان کی توہین برداشت نہیں کرتے۔ اسی طرح اسلام کے پیروکار اپنے نبی کا ادب و احترام بعد وصال بھی کرتے ہیں اور ان کی توہین برداشت نہیں کرتے۔ رام کے پیروکار جب ان کا نام لیتے ہیں تو رام نہیں بلکہ شری رام کہتے ہیں۔ یہ بعد وفات ادب واحترام ہی تو ہے۔ لیکن ملعون وسیم رضوی کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ ملعون وسیم رضوی کی یادداشت بھی بہت کمزور ہے۔ ابھی ماضی کی بات ہے کہ ہندوستان کے مشہور آرٹسٹ ایم ایف حسین (مقبول فدا حسین) پر مارچ 2006 میں

اتر پردیش کے شہر ہری دوار کے ایک وکیل اروند شری واستو نے ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایم ایف حسین نے ایک پینٹنگ میں ہندو دیوی کی توہین کی ہے۔ اب ملعون وسیم رضوی جواب دے کہ وہ دیویاں کیا زندہ تھیں؟ پھر ان کی توہین کیسے ہوگئی؟ اب یہ بات صاف ہوگئی کہ قابل احترام شخصیات کا ادب و احترام ہر حال میں ہوتا ہے۔ لیکن ملعون وسیم رضوی تو بیل ہے وہ کیسے سمجھ پائے گا۔

****

رحمانی آیات

ملعون وسیم رضوی اپنی کتاب کے صفحہ 26 پر لکھتا ہے کہ

''ابن شہاب لکھتے ہیں کہ ایک دن رسول کعبہ کے پاس لوگوں کے بیچ سورہ النجم، سورہ ۵۳ پڑھ کر سنا رہے تھے۔ جب آیت نمبر ۱۹/ ۲۰ پر پہنچے اور کہا تو بھلا تم لوگوں نے لات وعزیٰ اور تیسرے منات کو دیکھا تو شیطان نے رسول کے منہ میں ڈال کر نیچے کی دو آیتیں کہلوائی، یہ تینوں خوشی دینے والی ہیں ان کے ذریعہ بخشش کی امید ہے۔ ان لفظوں سے مکہ کے متاثرین قریش بہت خوش ہوئے محمد سے عداوت اور مقاطعہ ختم کردیئے۔''

محترم قارئین! یہ ہے ملعون وسیم رضوی کا اعتراض یہ وہی آیتیں ہیں جس کو بنیاد بنا کر ملعون زمانہ سلمان رشدی نے ''شیطانی آیات'' نام کی کتاب لکھی اور پوری دنیا میں رسوا ہوا۔ ان شاء اللہ ملعون وسیم رضوی اس سے زیادہ رسوا ہوگا۔ سلمان رشدی کی کتاب کے جواب میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مشہور اسلامی اسکالر ڈاکٹر رفیق زکریا نے اس کتاب کے رد میں ایک کتاب ''محمد اور قرآن'' لکھی جس میں انہوں نے اس کا سخت محاسبہ کیا ہے اسی طرح ان شیطانی آیات کا مدلل اور مفصل جواب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب تفسیر قرآن بنام تفہیم القرآن سورہ حج میں بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔

دس صفحات پر تفصیلی گفتگو کی ہے میں اسی میں سے مفہوم بیان کرتا ہوں۔

پہلے وہ قصہ سماعت فرمائیں۔قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں یہ خواہش ہوئی کہ قرآن میں ایسی کوئی آیت نازل ہو جس سے کفار قریش کی نفرت دور ہو اور وہ قریب آ جائیں۔ایک روز قریش کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ پر سورہ نجم نازل ہوئی اور آپ نے اسے پڑھنا شروع کیا، جب آپ افرئیتم اللٰت والعزی۔ ومناۃ الثالثۃ الاخری پر پہنچے تو یکایک آپ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے "تلك الغرانقة العلی وان شفاعتهن لترجی" (یہ بلند مرتبہ دیویاں ہیں ان کی شفاعت کی امید کی جاسکتی ہے۔) اس کے بعد پھر سورہ نجم کی آیت پڑھتے چلے گئے۔آخر میں آپ نے سجدہ کیا تو مشرک اور مسلمان سب سجدے میں گر گئے۔

اُدھر یہ واقعہ سن کر مہاجرین حبشہ مکہ واپس آ گئے کہ حضور اور کفار مکہ کے درمیان صلح ہوگئی ہے۔

اس واقعہ کو ابن شہاب زہری، طبری، واقدی نے بیان کیا ہے لیکن اس واقعہ کو ابن کثیر، بیہقی، قاضی عیاض، امام رازی، قرطبی، بدرالدین عینی، شوکانی اور علامہ آلوسی وغیرہ نے غلط قرار دیا ہے۔ابن کثیر کہتے ہیں: جتنی سندوں سے یہ قصہ روایت ہوا ہے وہ مجھے کسی صحیح متصل سند سے نہیں ملا۔بیہقی کہتے ہیں از روئے نقل یہ قصہ ثابت نہیں۔

ابن خزیمہ نے کہا کہ یہ زنادقہ کا گڑھا ہوا ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں اس کی کمزوری اس سے ثابت ہے کہ صحاح ستہ کے مولفین میں سے کسی نے بھی اپنے یہاں نقل نہیں کیا۔ امام رازی، قاضی ابوبکر اور آلوسی نے اس پر مفصل بحث کر کے بڑے پُرزور طریقے سے اس کا رد کیا ہے۔

پہلی چیز خود اس کی اندرونی باتیں ہیں جو اسے غلط ثابت کرتی ہیں۔ قصے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت پیش آیا جب ہجرت حبشہ واقع ہو چکی تھی اور اس واقعہ کی خبر پا کر مہاجرین حبشہ میں سے ایک گروہ مکہ واپس آ گیا۔ اب ذرا تاریخوں کا فرق ملاحظہ کیجئے۔

ہجرت حبشہ معتبر تاریخوں کے مطابق رجب ۵ سنہ نبوی میں واقع ہوئی اور مہاجرین حبشہ کی واپسی اسی سال شوال کے مہینے میں ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یقیناً یہ واقعہ ۵ سنہ نبوی کا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل جس کی آیت کے متعلق بیان کیا جا رہا ہے کہ حضور ﷺ کے اس فعل پر بطور عتاب نازل ہوئی تھی، معراج کے بعد اتری اور معتبر روایات کے مطابق معراج کا واقعہ ۱۱ سنہ نبوی کا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ اس فعل پر چھ سال گزرنے کے بعد عتاب نازل ہوا۔ کیا کوئی عقل اس کو قبول کرے گی؟ اس قصے میں بتایا گیا ہے کہ یہ آمیزش سورہ نجم میں ہوئی۔ اب سورہ نجم کی آیتوں کو اور من گھڑت آیت کو ملاحظہ کیجئے، دونوں کا کوئی ربط نہیں ہے۔ ترجمہ سورہ نجم: ’’پھر تم نے کچھ غور بھی کیا، ان لات و عزیٰ پر اور تیسری ایک

اورمناۃ پر'' اس کے بعد جومن گھڑت آیت ہے وہ یہ ہے۔'' یہ بلند پایہ دیویاں ہیں ان کی شفاعت ضرور متوقع ہے۔'' اس کے بعد پھر سورہ نجم کی آیت یہ ہے۔'' کیا تمہارے لئے نرہوں اوران کے لئے بیٹیاں؟'' آپ ذرا غور کریں وہ من گھڑت آیت سیاق وسباق کی آیت سے کیا مطابقت رکھتی ہے۔کیا یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ہے کہ قریش کا سارا مجمع جو اسے سن رہا تھا بالکل ہی پاگل ہو گیا تھا کہ بعد کے جملوں میں ان دیوئیوں کی تعریف کے بعد سخت تردید ہے۔اس کے باوجود وہ کہیں گے کہ نبی سے ہمارا اختلاف ختم ہوگیا؟ یہ قصے کی اندرونی باتیں ہی بتاتی ہیں کہ یہ قصہ من گھڑت ہے۔قرین قیاس یہ ہے کہ واقعہ یوں ہوا ہو کہ ایک روز نبی کریم ﷺ حرم پاک میں جہاں قریش کے لوگوں کا ایک بڑا مجمع موجود تھا، یکا یک آپ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے، اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی زبان مبارک پر یہ خطبہ جاری ہوا، جو سورہ نجم کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔اس کلام کی تاثیر کا یہ حال تھا کہ جب آپ نے سنانا شروع کیا تو مخالفین کو شور مچانے کا موقع نہ ملا جو اکثر شور مچا کر کلام الٰہی سننے سے روکتے تھے۔سورہ کے اختتام پر جب آپ سجدے میں گئے تو سبھی سجدے میں چلے گئے۔ بعد میں انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔لوگوں نے طعنہ دینا شروع کیا کہ لوگوں کو تو قرآن سننے سے منع کرتے ہیں اور آج خود سنا اور ساتھ ہی ساتھ سجدہ کیا۔اس شرمندگی سے پیچھا چھڑانے کے لئے انہوں نے یہ جملہ گڑھ دیا۔'' تلك الغرانقة العلیٰ وان شفاعتهن لترجی''

اور کہا کہ ہم نے محمد کی زبان سے یہ سنا تو سجدہ کیا اور ہم سمجھے کہ محمد ہماری دیوئیوں کی تعریف کر رہا ہے۔ یہ ہے اس شیطانی آیات کی کہانی جسے ملعون وسیم رضوی جیسا شیطان، شیطانی آیت بنا کر پیش کرتا ہے۔ جبکہ سورہ نجم میں تمام آیتیں رحمانی ہیں اس میں کوئی شیطانی آیت نہیں۔

یہ ہے اس حقیقت کی کہانی جس پر لوگ انگلیاں اُٹھاتے ہیں۔ اس پر ناول تک لکھ ڈالے ہیں۔ جبکہ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

شان نبی میں جو کرتے ہیں توہین
خدایا میں اس کی سزا چاہتا ہوں
صبح و مسا تم کو پکارے یہ آسیؔ
دونوں جہاں میں جزا چاہتا ہوں

□□□□□□

Tahaffuze Namoos-e-Risaalat Board *ke zere ehtemamm* ***"Paigambar Muhammad Bill"*** *ko pass karane ki koshish jaari hai. Is Bill ko manzoor karane ke liye aap hamaare madadgaar ban kar is tehreek ka hissa banna chahte hain to is* ***QR Code*** *ko scan kijiye aur form bhar kar submit kar dijiye.*

"تحفظ ناموس رسالت بورڈ" کے زیر اہتمام **"پیغمبر محمد بل"** کو پاس کرانے کی جد و جہد جاری ہے۔ اس بل کو منظور کرنے کے لئے آپ ہمارے معاون بن کر اس تحریک کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو 'کیو آر کوڈ' کو اسکین کیجئے اور فارم بھر کر سبمٹ کیجئے۔

تحفظ ناموس رسالت بورڈ ممبئی

۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی ۹

+91 9152723781 • Email : tnrboard@gmail.com

RAZA OFFSET, MUMBAI